37 واں

سالانہ عرس مبارک

اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الخطیب
کتابی سلسلہ

ہے یقیں آپ کے ہیں محمد شفیع
ہادیِ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

یادگاری مجلّہ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ الباری

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی : گلزارِ حبیب ٹرسٹ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرس مبارک

وہ زندگی بھر چراغ روشن کرتے رہے۔

عشقِ رسول ﷺ ان کا شیوہ اور ذکرِ رسول ﷺ ان کا وظیفہ رہا۔

سمتوں میں ان کی صدائے حق کی گونج تھی ۔ ملک ملک ،قریہ قریہ، گلی گلی ، دینِ مبین کا پرچم اٹھائے ساری زندگی وہ اندھیرے دُور کرتے رہے، روشنی پھیلاتے رہے۔

وہ مسیحا نفس تھے، معجز بیان، جمال پیکر، کمال مظہر......

انہیں مسلکِ اہلِ سنّت کے مجدد کا رتبہ ملا اور وہ خطیبِ اعظم پاکستان کہلائے۔

وہ اعلائے کلمۂ حق کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے، وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔

مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسنِ اہلِ سنّت ، حضرت علامہ مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ الباری و نور اللہ مرقدہ ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۴/اپریل ۱۹۸۴ء کو عازم عالم بقا ہوئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

ان کے نیازمند، منتظمین مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، ارکانِ گل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ اور صاحب زادگان حسبِ روایت ماہِ رجب کی تیسری جمعرات اور جمعہ کے شب و روز اپنے مربی و مرشد کے لئے وقف کر رہے ہیں۔

37 ویں سالانہ جشن عرس سراپا قدس کی روح پرور تقریبات میں آپ کی شرکت حضرت مولانا قبلہ علیہ الرحمہ سے اظہار محبت وعقیدت کے علاوہ تجدیدِ عشق رسول بھی ہے اور تائید مسلکِ اہلِ سنّت بھی۔

عرض گزار: **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

(چیئرمین) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، گل زارِ حبیب ٹرسٹ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیبِ پاکستان علیہ الرحمۃ

ترتیب:

جمعرات: **12 مارچ 2020ء** (جامع مسجد گل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی)

عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی وگُل پاشی اور علمائے کرام کے خطابات

جمعہ: **13 مارچ 2020ء** نمازِ جمعہ سے پہلے وردِ کلام ربانی، نمازِ جمعہ کے بعد ختم شریف، دعا اور ہدیۂ دُرود و سلام

رابطہ : 53-بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400

فون : **3452 1323 , 3452 5343** مسجد گل زارِ حبیب **(009221) 3225 6532**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

عالمی یومِ خطیبِ اعظم

منایا جاتا ہے۔ ملک و بیرون ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ وخطباء کرام، خطباتِ جمعہ میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، محبّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قدّس سرّہٗ الباری ورفع اللہ درجتہ کو خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن وممدوح سے اظہارِ محبت وعقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی۔

ان شاءاللہ تعالیٰ حسبِ سابق اِس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد و مدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرِضوان کو ایصالِ ثواب کے لئے

جمعہ 13 مارچ 2020ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ **(جزاکم اللہ تعالیٰ)**

(اخبارات وجرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 3225 6532

موبائل : 0306-2208613 / 0312-2882252

gulzarehabibtrust@gmail.com

توجہ فرمائیں

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، خطیبِ اعظم حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِ فانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی۔ ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی۔ جس میں عمائدینِ حکومت، علما و مشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے۔

حضرت قبلہ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دِینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لئے تجدیدی و انقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیر وترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم) میں بلاتاخیر ہمیں بھجوا دیں۔ آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں۔ ہم اس کے لئے آپ کے شکرگزار رہوں گے۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: 92 (021) 3452 1323 , 3452 5343 +

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ایک گزارش

اہلِ ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طَور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرودشریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تاکہ دِین وملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

درسِ قرآنِ کریم

مجاہدِ اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21 ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نمازِ عشاء ختم غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لئے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

اطلاع

گزشتہ کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست (LIVE) www.facebook.com/speechesofokarvi

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeeches

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللّٰہ

”دست بستہ“

☆ اللّٰہ ربّ العزت جل مجدہ خالقِ کائنات، وحدہ لاشریک، معبودِ حقیقی ہے، اس کے کارخانہ قدرت میں ہر لمحے تغیرات رُونما ہوتے رہتے ہیں۔ کائنات ارض وسماوی میں ہلچل رہتی ہے۔ اس کی رضا کیا ہے؟ اس کی مشیت کیا ہے؟ کیا ہو چکا اور کیا ہونے والا ہے؟ دنیا کا سفر جاری ہے۔ اپنے رب کریم ورحیم سے ہم سب طالبِ عفو ہیں۔ ہم اپنے مقصدِ تخلیق سے بھی آگاہ نہیں ہو رہے، ہم غافل ہیں اور یہی ہماری کمزوری ہے۔ موسموں اور غذاؤں سے محظوظ ہونے والے ہم اپنے معبودِ کریم کے شکر گزار بھی نہیں ہوتے۔ اس کی عبادت کی طرف بھی راغب نہیں ہوتے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کی ہم پر کتنی کرم نوازی ہے، اتنے گناہوں اور اس کی مسلسل نافرمانی کے باوجود ہم پر پہلی امتوں کی طرح عذاب نازل نہیں ہوتے، ہمارے رب کریم جل شانہ کی طرف سے ہم کو بار بار توبہ کرکے اسے توڑ دینے پر بھی سنبھلنے سدھرنے کے موقع دیے جاتے ہیں مگر ہم ہیں کہ سچی توبہ نہیں کرتے۔ نافرمانی کی ہماری عادت ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ شکر کی بجاے ہماری زبانیں شکایت ہی سے آلودہ رہتی ہیں۔ دنیا سے ہماری رغبت روز افزوں ہے، ہمیں موت یاد نہیں۔ کتنا مہربان ہے ہمارا ربّ کریم کہ اپنے پیارے اور آخری رسولِ مکرم ﷺ کے صدقے ہمیں معاف فرماتا رہتا ہے اور ہماری خطاؤں پر ہماری فوری پکڑ نہیں فرماتا۔ اس کی بارگاہ میں یہی التجا ہے کہ وہ ہمیں دنیا وآخرت میں عذاب وعتاب سے محفوظ رکھے، اپنے سوا ہمیں کسی کا محتاج نہ رکھے، ہم پر رحمت فرمائے اور ہمیں زوالِ نعمت سے بچاے، ہمیں سچا پکا مسلمان رکھے۔ آمین

اللّٰہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم جل مجدہ الکریم کا بے پناہ شکر واحسان کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا، احسن تقویم کی عزت دی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اپنے سب سے پیارے اور آخری نبی ﷺ کا امتی بنایا، ہمیں ان کا نام مبارک چومنے اور ادب سے ان کی بارگاہ میں دُرود وسلام بھیجنے کی سعادت بخشی، ان کی سچی محبت کو ہمارے ایمان کی جان بنایا، ہمیں ان کی غلامی کا شرف بخشا، ان کی ہر نسبت سے پیار کا اعزاز بخشا۔ ان کی ازواجِ مطہرات، ان کی اولا د امجاد، ان کے تمام اہلِ بیت اطہار، ان کے تمام اصحاب واحباب کی تعظیم وتکریم کی توفیق بخشی۔ رسولِ پاک ﷺ ہمارے ربّ کریم کی کائنات کی سب سے افضل واعلیٰ ہستی ہیں۔ بے مثل معبود نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو بھی بے مثل بنایا، بے عیب بنایا، اپنے معبودِ کریم جل مجدہ کی اس عطا پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اپنے دین وایمان اور مسلک وعقیدہ کی عزت وعظمت اور برکت وسعادت سے صحیح عرفان وآگہی ہمیں ہمارے قبلۂ عالم خطیبِ اعظم، مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسن ملک وملت، ہمارے آقائے نعمت، ہمارے مرشدِ کریم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کے ذریعے ہوئی۔ ہمارے ربّ کریم نے انہیں بہت نوازا تھا۔ ان کا نورانی وجود ہمارے لیے رب تعالیٰ کی بیش بہا نعمت اور عنایت تھی۔ وہ سچے عاشقِ رسول تھے۔ وہ گزشتہ صدی میں قرونِ اولیٰ کے مقتدر مسلمانوں کی جیتی جاگتی

تصویر تھے۔ رسولِ پاک ﷺ کے اہلِ بیت واصحاب سے وہ والہانہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ صحیح عقائد حقہ کے وہ نہ صرف سچے بے باک ترجمان تھے بلکہ اپنے عہد میں وہ اہلِ حق کی پہچان تھے۔ اولیاے کاملین کے تو وہ محبوب تھے۔ انہیں ہر درگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں عزت ومقبولیت حاصل تھی۔ اپنی مختصر سی زندگی میں تن تنہا انہوں نے اتنے بہت سے کارہاے نمایاں انجام دیئے کہ ان پر رشک کیا جاتا ہے۔ اپنی خداداد خوبیوں کی وجہ سے وہ محسودالاقران تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ دین وملت کی تبلیغ وترویج میں گزرا، بے مثال خطیب اور بے نظیر ادیب تھے۔ وسائل کی کمی اور مسائل کی بہتات میں انہوں نے اَن تھک محنت کی، راہِ حق میں انہوں نے شدید صعوبتیں برداشت کیں، سنگ وسناں کے وار سہے لیکن ان کی حق پر غیر متزلزل استقامت نے انہیں ممتاز ومحترم کیا۔ محراب ومنبر ہی پر نہیں انہوں نے اقتدار کے ایوانوں اور ہر سطح ومیدان میں کلمۂ حق بلند کیا۔ عطاے الٰہی سے وہ ایسے شجر سایہ دار تھے کہ ہر کوئی ان کی نسبت میں امان وافتخار محسوس کرتا۔ وہ عہد آفرین شخصیت تھے۔ سمتوں میں ان کی صداے حق گونج سنی جاتی تھی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں جن خوبیوں سے نوازا تھا انہوں نے خود کو اس کا اہل ثابت کیا۔ کثیر الجہات ان کی خدمات اور کثیر الصفات ان کی ہستی سبھی کے لیے محبوب ومحترم تھی۔ جدید ٹیک نالوجی اور الیک ٹرانک ذرائع ابلاغ کے بغیر ان کی شہرت مثالی تھی۔ شبانہ روز ان کے مساعی جمیلہ سے کروڑوں فیض یاب ہوے۔ ان کو دیکھنے، سننے اور پڑھنے والے ان کے والہ وشیدا تھے۔

جماعت اہلِ سنّت کی صورت میں انہوں نے اہلِ سنّت کو بہترین مرکزی تنظیم عطا کی، ملک کی سیکڑوں مساجد ومدارس کی تعمیر وترقی ان کی مرہون منت ہے۔ ان کے مشائخ واساتذہ کو ان پر فخر رہا، اکابرو اصاغران کے گرویدہ رہے۔ وہ مثالی اور قابل تقلید ثابت ہوے۔ اہلِ سنّت کا وہ سرمایۂ افتخار تھے، آج بھی سمتوں میں ان کو محبت وعقیدت سے یاد کیا جاتا ہے۔

37 برس گزر جانے کے باوجود ہم ان کے شایانِ شان کسی قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکے، ہمیں اپنی کوتاہی اور شرمندگی کا اعتراف کیے بنا چارہ نہیں۔ بلاشبہ اور بلا مبالغہ ومغالطہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم کے فرزند وجانشین خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بحمد اللّٰہ تعالیٰ جانشینی کا حق ادا کیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے باکمال والدِ گرامی کی طرح وہ بھی ہمہ وقت دین ومسلکِ حق کے لیے جدوجہد اور کام میں مشغول رہتے ہیں۔ دنیا بھر کے اسفار ہی نہیں، تحریر و تقریر، تعمیر وتنصیب وغیرہ۔ ہر شعبے میں مثالی ثابت ہوے ہیں۔ ان کے حصے میں یہ سعادت بھی آئی کہ خطیبِ ملت نے اپنے گرامی مرتبت والدِ محترم کے نام کو روشن رکھا ہے اور مسلکِ حق کے لیے ان کی نمایاں خدمات کی وجہ سے انہیں ترجمانِ اہلِ سنّت اور سرمایۂ اہلِ سنّت کہا اور مانا جاتا ہے۔ الیک ٹرانک میڈیا کی وہ مقبول ترین شخصیت ہیں اور کلمۂ حق کے حوالے سے ان کی جرأت وہمت گویا ضرب المثل ہوگئی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں حاسدین اور شریروں سے محفوظ رکھے، انہیں درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے اور دین ملت کے لیے ہر دم اور زیادہ کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

☆ کتابی سلسلہ الخطیب، سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے، کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے

والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بارآور ہوتی ہے۔ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علما ومشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات وتاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت ومحبت سے بیان کرتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند کردیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گے بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہاے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت وعقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب ہی ہماری کوشش ہے۔ الحمدللّٰہ ہمیں اس میں کام یابی ہوئی ہے۔ پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد، مدارس، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں احباب قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کر کے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ ٹیلے فون، ای میل، ایس ایم ایس، فیس بک، وَھٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے۔ جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، الحاج ابراہیم اسمال قادری، حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے۔ انڈیا میں حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں۔ برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور اظہار کرتے رہے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے۔ بنگلا دیش سے حضرت مولانا سید ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابل قدر ہیں۔ آس ٹریلیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت وعقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصال ثواب میں جناب شیخ عمر علی (راول پنڈی)، الحاج پیر خالد اشرفی (اوکاڑا)، الحاج شیخ محمد اشرف و رفقاء (پیر محل)، مرکز فیضانِ مدینہ، دعوتِ اسلامی (کراچی)، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی (کراچی)، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی)، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی علیہ الرحمہ کے فرزندان (نوشہرہ ورکاں، میر پور)، حافظ محمد ناصر (کراچی)، شیخ نیک محمد (شرق پور شریف)، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی)، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی)، مولانا قاری محمد حفیظ

(لاہور)، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان)، متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختمات قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 36 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک و ہند کے متعدد نمایاں اخبارات و جرائد اور رسائل میں شائع ہوئی، وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

''جماعتِ اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 36 واں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گُل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ بمطابق 28 اور 29 مارچ 2019ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گُل زارِ حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر کتابی سلسلہ ''الخطیب'' کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء و مشائخ اور عقیدت مند حضرات و خواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گُل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما و مشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوۃ و سلام کا وِرد کیا گیا۔ (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں)۔ خطیبِ اعظم افریقا مولانا محمد اکبر ہزاروی، خطیبِ اہلِ سنّت پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، مولانا ڈاکٹر غفران علی صدیقی، مولانا غلام یاسین گولڑوی، مفتی محمد شفیق مدنی، سید رفیق شاہ، ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مولانا شاہدین اشرفی، انجینئر سید حماد حسین، صاحب زادہ فرحت حسن خان نوری اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔

مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ؒ اللّٰہ تعالی کی بیش بہا نعمت اور انتخاب تھے اور بلاشبہ عطاے رسول تھے، انہیں قدرت نے جو خصوصیات عطا کی تھیں ان کی بدولت انہیں قلوب و اذہان کی تسخیر کی قوت و صلاحیت بھی ملی تھی وہ ہر بارگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں محبوب و محترم تھے، وہ سچے عاشقِ رسول تھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب تھے اسی لیے سمتوں میں انہیں پذیرائی ملی۔ الیکٹرانک میڈیا اور وسائل کی بہتات کے بغیر ان کی اَن تھک جدوجہد کی وجہ سے ان کی شہرت و مقبولیت مثالی رہی جو آج بھی قائم و دائم ہے۔ کثیر الصفات ان کی شخصیت اور دین و ملت کے لیے کثیر الجہات انکی خدمات کا فیضان آج بھی جاری ہے۔ عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت کے باب میں وہ عزیمت و استقامت کے ساتھ مردِ میداں اور قابلِ تقلید امیرِ کارواں رہے، حق گوئی و بے باکی ان کا شعار رہا، وہ عہد ساز اور عہد آفرین ہستی تھے۔ ان کی خوبیوں کی وجہ سے زمانہ ان سے حسد کرتا تھا ان کے اساتذہ و مشائخ کو بھی ان پر ناز تھا اور اہلِ سنّت و جماعت کا وہ اعتبار و افتخار تھے۔ تجدید و احیاے دین کے لیے ان کے مساعی

جمیلہ ناقابل فراموش ہیں۔ تحفظِ عقائد اور اصلاح اعمال کے لیے انہوں نے کارہاے نمایاں انجام دیے۔ ان کے صدق و اخلاص اور جرأت و استقامت نے انہیں نمایاں رکھا۔ اقلیمِ خطابت کے تاج دار ہونے کے ساتھ وہ مثالی محقق و مصنف بھی تھے، ان کی ہر تصنیف کام یاب اور مقبول ہوئی۔ ملک و ملت کے لیے وہ قابلِ قدر راہ نما تھے اور انہوں نے وطنِ عزیز اور ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی شاہ کار تصنیف ذکرِ جمیل ملت پر ان کا احسان ہے۔ ان کی شہرت و مقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو آج سمتوں میں اہلِ سنّت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابل فخر رہنما ہیں۔ دنیا بھر سے اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔ مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائیں گئیں۔ اجمیر شریف میں سجادہ نشین سید محمد سرور چشتی نے درگاہ خواجہ غریب نواز میں حضرت خطیبِ اعظم ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی۔

اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے تین لاکھ تیرہ ہزار سات سو پندرہ (3,13,715) قرآنِ کریم ☆ ایک کروڑ تریسٹھ لاکھ تین ہزار ایک سو مرتبہ (1,63,03,100) قرآنی سورتیں ☆ چودہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو ستتر (14,66,677) قرآنی آیات ☆ بارہ اَرب اکسٹھ کروڑ باسٹھ لاکھ گیارہ ہزار نو سو تیس (12,61,62,11,930) دُرود شریف ☆ دو کروڑ باون لاکھ پچانوے ہزار چھ سو اکسٹھ (2,52,95,661) کلمہ طیبہ ☆ چوراسی ہزار بیاسی (84,082) اسماے حسنیٰ ☆ انیس لاکھ پچھتر ہزار دو سو چھیاسی (19,75,286) استغفار ☆ چھیاسی ہزار چار سو پینتالیس (86,445) قرآنی پاروں ☆ کروڑوں مرتبہ متفرق کلمات و تسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد و اذکار کے وِرد، ان گنت طواف، عمرے، روزوں، ان گنت نوافل، محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ عقیدت مندوں نے ایصال ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ و طواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی، ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔ اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 29 مارچ 2019ء کو دنیا بھر کے 45 ممالک میں عقیدت و احترام سے مساجد و مراکزِ اہل سنت میں سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں مولانا عاشق حسین سعیدی، الحاج غلام حیدر، مولانا اختر قادری، مولانا نوید عباسی، صاحب زادہ فاروق حیدر شاہ ہمدانی، مولانا محمد شریف نقش بندی، پیر صابر زمان، محمد عاطف بلو، الحاج توفیق قائم خانی، الحاج افتخار قائم خانی، سید محمد جنید شاہ، الحاج محمد نعیم نقش بندی، صاحب زادہ ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج جاوید اقبال، محمد آفتاب اقبال، سید عادل شاہ اسحاق، الحاج محمد ظفر علی، حافظ محمد ندیم، شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا قادری، شیخ جمیل احمد، زبیر اسحٰق، انور ابرہیم، اشفاق ابراہیم، مولانا ایوب الرحمٰن اوکاڑوی، مولانا حامد رضا مہروی، مولانا محمد اسحاق مدنی، مولانا اشرف گورمانی، امیر بیگ معصوم، مولانا غلام یاسین گولڑوی، پیر سید مختار شاہ، ڈاکٹر سید انور نیازی، طلعت محافظ، محمد خالد رضا، سید سمیع اللّٰہ حسینی، سید اسلم غزالی، سید ثاقب علی، الحاج مختار احمد رمضان، محمد اقبال، محمد نبیل رضا، سلیم لاکھانی، مولانا قاری ضیاء اللّٰہ نقشبندی، علامہ محمد عنصر، قاری غلام قاسم اویسی، قاری محمد امین، مولانا عبدالعزیز قادری، قاری محمد اصغر سعیدی، سید ریحان علی چشتی اور غلام حسین مغل، مولانا شیر محمد چشتی، مولانا محمد

شفیق نورانی، شیخ محمد شکیل اوکاڑوی، الحاج رفیق سلیمان، نبیل قادری، حاجی جاوید معرفانی، مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی قادری، شیخ محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، ملتان سے شیخ محبوب الٰہی اوران کے فرزند، گوجراں والا سے محمد خلیل مغل، امریکا سے الحاج مختار احمد رمضان، اقبال احمد، پیر محمد شفیع، سید عمیر شاہ، الحاج حنیف ہارون دھوراجی، عدیل نورانی بن ہاشم، غلام حسین، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے الحاج سید عبدالماجد وارثی مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفٰی کے محمد اکبر نقش بندی، وقاص مصطفٰی اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن طلباء اسلام اور بزم فیضان وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات وجرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چے نلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیب اعظم کا 37 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات وجمعہ 12-13 مارچ 2020ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ: حمید اللّٰہ قادری، حیدر علی قادری)''

☆ 33 ویں سالانہ عرس مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک وبیرون ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصال ثواب کے لیے سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا۔ 92 ٹی وی چے نل نے بھی صبحِ نور پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب جسٹس نذیر احمد غازی کی میزبانی میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علاوہ حضرت پیرزادہ سید محمد اشرف جیلانی اشرفی اور صاحب زادہ محمد فرحت حسن نوری نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزنامہ 92 کراچی، لاہور، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہ نامہ عقیدت (حیدرآباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدرآباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدرآباد) اور متعدد جرائد نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنّت اور مراکز میں علما ومشائخ، اساتذہ وطلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان وکارکنان اور عقیدت مندوں نے 29 مارچ 2019ء کو 36 واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں حضرت مولانا محمد اقبال چشتی، حافظ محمد اکرم، صوفی الحاج سردار محمد، ساہی وال میں حکیم شیخ محمد سعید، الحاج شیخ منظور احمد اوران کے احباب ورفقاء، پتوکی میں شیخ محمد خلیل، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم اور میاں ارسلان اقبال اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، نوجوان رہ نما جناب محمد نواز کھرل، محافل نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عمر علی، جناب میاں احمد، شیخ عقیل احمد، قاری محمد یونس قادری، راول پنڈی اوراس کے قرب وجوار میں جناب مولانا قاری مظہر عباس اوران کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزم فیضان وارثیہ کے جناب سید

عبدالماجد وارثی نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں۔ برطانیا میں پیرزادہ مصباح المالک لقمانوی، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی، الحاج محمد عرفان نقش بندی، بھارت میں تحریک فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری، مولانا غلام مصطفٰی رضوی، شیخ فرید نثار، حیدرآباد دکن میں محمد مصطفٰی اوران کے وابستگان، حضرت پیرزادہ محمد عبدالباقی اشرفی اوران کے وابستگان، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اوران کے مریدین، بنگلا دیش میں رضا اسلامک اکاڈمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی، مولانا محمد عبداللّٰہ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا سید ابوالبیان ہاشمی، مولانا محمد عبدالمنان، آس ٹرے لیا میں مولانا افتخار ہزاروی، راجا عبدالحمید، محمد نسیم خاں، مولانا محمد نواز اشرفی، ماری شس میں سنّی رضوی سوسائٹی کے ارکان، مولانا مقبول احمد اشرفی، خطیبہ مولانتا سیدہ عاکفہ رضوی، زم باب وے میں الحاج منصور رضا قادری، ڈربن جنوبی افریکا میں مولانا محمد بانا شفیعی قادری، الحاج احمد رشید، الحاج ابراہیم اسمال قادری، تنویر ہاشم منصور، رضا اکادمی کے ارکان، مولانا آفتاب قاسم، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ذالگاؤنکر اشرفی، الحاج محمد اسحٰق اشرفی اور مولانا محمد محسن اشرفی، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اوران کے رفقاء، الحاج زاہد ابراہیم کریم، الحاج ابوبکر کریم، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان، الحاج ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور، امریکا میں الحاج اے لیئق بیگ، جناب غلام فاروق رحمانی، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، الحاج چودھری عبدالحمید وبرادران، سید منور علی شاہ بخاری، محمد الیاس، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی، اِس پین، ری یونین، متحدہ عرب امارات، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلے فون، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اللّٰہ کریم احباب کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر ''کتابی سلسلہ الخطیب'' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہوگئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں۔

☆ گزشتہ برس سے تاایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات وحادثات رُونما ہوے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع وبصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوگی۔ دل ودماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کر رہی ہے؟ درد

کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہو تو دکھڑا روئیں۔

آسیہ مسیح کا جرم اور اعتراف کے باوجود رہائی کا فیصلہ آنا اور پھر اسے ملک سے باہر بھجوانا، ریاست ہائے متحدہ، امریکا اور طالبان کے مذاکرات ہونا اور انجام صفر، ساہی وال کے سنگین حادثے کے بعد CTD کے تحفظ کا کھیل، عازمین حج کے لیے سبسڈی نہ دینا، رویت ہلال کمیٹی کے حوالے سے ایک وفاقی وزیر کی شرارت، نیا بجٹ اور مہنگائی کی شدید یلغار، سعودی عرب کے ولی عہد (کراؤن پرنس محمد بن سلمان) کی پاکستان آمد، سوشیل می ڈیا کے حوالے سے حکومت مخالف پوسٹس پر کریک ڈاؤن کی باتیں، پلوامہ حملہ اور بھارتی جارحیت، زہریلی دوا سے پانچ بچوں کی ہلاکت، وفاقی وزرا فیصل واڈا، فواد چودھری، شہر یار آفریدی، فیاض چوہان اور فردوس عاشق اعوان کی زبان درازیاں، 8 مارچ کو خواتین کا مارچ اور شرم ناک مظاہرہ، کرائسٹ چرچ میں 50 افراد کا قتل، ملک ریاض سے حیرت انگیز سودے بازی، PSL پر بے تحاشا خرچ، میاں محمد نواز شریف کی 6 ہفتے کے لیے رہائی، قائداعظم یونی ورسٹی میں ہولی کا کھیل، مفتی تقی عثمانی کی کار پر حملہ، بینکوں سے 25 ہزار کی رقم نکلوانے پر بھی ٹیکس، 23 مارچ کو صرف پریڈ لیکن قرارداد کا کوئی ذکر نہ کرنا، لاہور میں حضرت سیدنا داتا گنج بخش کے دربار کے باہر دھما کا، فواد چودھری کی طرف سے قمری کلینڈر کا اعلان اور علماء سے زیادہ دین جاننے کا ہذیان، ڈیفنس سوسائٹی میں اغوا کا واقعہ اور مغوی کی واپسی، کراچی میں اسٹریٹ کرائمنر کی پھر سے بہتات، مسئلہ کشمیر پر سفارت کاری میں ناکامی، ملکی تاریخ میں بدترین مہنگائی، بستیاں اجاڑنے اور منصوبے منسوخ کرنا، بے روزگاری کی شرح میں شدید اضافہ، کراچی کے کچرے کر اٹھانے کے بلند بانگ دعوے اور نتائج صفر، مدارس دینی کے لیے پُر تشدد رویّہ، پشاور شہر کے منصوبوں میں تاخیر اور ناکامی، مہ وش حیات کے لیے تمغہ امتیاز، وزیر اعظم کا لنگر خانوں کا افتتاح کرنا، وزراء کی بدزبانی اور باہمی رنجشیں، ریلوے کے حادثات اور وزیر کا مستعفی نہ ہونا، ملک پر IMF کی حکمرانی، قرضوں کی بھرمار، صحافیوں اور می ڈیا پر پابندیاں، شادی تقریبات میں وقت کی بندش تعمیل کی منتظر، کراچی کی سڑکیں اور صفائی کا ناگفتہ بہ احوال، ملتان کی بہاؤالدین زکریا یونی ورسٹی میں جنید حفیظ کی گستاخیاں، پرویز مشرف کے خلاف عدلیہ کا فیصلہ، غدار قرار دینا اور لاش گھسیٹنے اور لٹکانے کا حکم دیا، وزیر اعظم کے بھانجے سے امتیازی سلوک، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں 1,100 سینما اور 400 مندر بنانے کی باتیں، خرشتہ لڑکی سے زیادتی کا سانحہ، پشاور میں ایک دن پہلے سرکاری طور پر عید الفطر منانا، وزیر اعظم کی تقریر میں صحابہ کرام کی توہین، ہسپتال میں غلط انجکشن سے بچی کی وفات کا واقعہ، ٹیکس کا جبری نظام، وزیر اعظم کا امریکی دورہ، کروڑوں کے خرچ سے بھرپور جلسہ لیکن کنٹینر والے انداز میں تقریر، تحریک لبیک کے خلاف اور آسیہ ملعونہ کی حمایت میں گفتگو، مقبوضہ کشمیر پر بھارتی جارحیت، حجاج کرام کی شکایات، کراچی میں بارش ہونے پر انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے بدحالی اور کے الیکٹرک کی ناقص کارکردگی سے اموات، مقبوضہ کشمیر پر موذی کا موقف اور کشمیر کی متنازع حیثیت کا خاتمہ، نمرتا کا واقعہ، سری لنکن کرکٹ ٹیم کے لیے بے پناہ خرچ، ناروے میں قرآن سوزی، برطانوی رائل فیملی کے جوڑے کی آمد اور خاتون کا مشرقی لباس، ججوں اور وزراء وغیرہ کے شرم ناک وڈیو کلپس طشت از بام ہونا، میاں نواز شریف کی لندن روانگی، زرداری کی رہائی، وزیر اعظم کا رسولِ کریم ﷺ کے لیے معاذ اللہ ''ذلیل'' کا لفظ کہنا اور معافی نہ چاہنا، وکلاء اور ڈاکٹرز کی کشیدگی، ٹماٹر اور مشیر خزانہ، کرتار پور کی راہ داری

کے لیے فیاضی، مدینہ منورہ ننگے سر جانے والے وزیر اعظم کا کرتار پور میں سر پر سکھوں کا رومال باندھ کر جانا، مقبوضہ کشمیر کے لیے ہر جمعہ احتجاج کا اعلان اور پھر رُوگردانی، (پہلے احتجاج میں وزیر اعظم کو فردوس عاشق اعوان نے کشمیر کا جھنڈا تھمانا چاہا مگر وزیر اعظم کا جھنڈا تھامنے سے انکار کرنا)، پٹرول کی قیمت میں صرف 25 پیسے کی رعایت کرنا، کم سن بچوں سے زیادتی کے واقعات، وزیر اعظم کے ملائےشیا روانگی کے اعلان کے بعد اجلاس میں عدم شرکت کا فیصلہ، بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، عدلیہ اور حکمران اداروں میں کشیدگی، آرمی چیف کے لیے توسیع کا معاملہ، ایرانی جنرل کا قتل اور خدشات کی بھرمار، آسٹریلیا میں خوف ناک آگ اور کروڑوں مویشی ہلاک ہونا، بے نظیر انکم سپورٹ سے امیروں کا رقمیں بٹورنا، نیب کے الزامات اور گرفتاریاں، الیکشن کمشنر کی تقرری میں التواء، فواد چودھری کی دینی امور پر غیر ذمہ دارانہ گفتگو، عدلیہ کے حیرت انگیز فیصلے، عدالتوں سے طویل مدت کے ریمانڈ کا تسلسل، پیمرا کی طرف سے دُہری پالیسی، ٹی وی چینلز پر غیر اخلاقی ناشائستہ پروگرام اور اشتہارات کی بھرمار۔ انڈیا میں مسلمانوں کے خلاف قوانین، وزیر اعظم کا فرمان کہ ہنسی خوشی کی زندگی کہانیوں میں اور سکون قبروں میں ہوتا ہے، وفاقی وزیر کا ٹی وی ٹاک شو میں ''جوتا'' دکھانا......

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جائے اور کیا نہ لکھا جائے! کون کون سا رونا رویا جائے؟ ان سب کے حوالے سے ہم کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے بلا تبصرہ کچھ تراشے من وعن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف و اتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوئے ''زبانِ خلق'' ملاحظہ ہو:

☆ حضرت خطیبِ ملت سے بہت زیادہ تعداد میں لوگوں نے کچھ استفسار کیے ہیں اور کہا ہے کہ وہ اہلِ سنّت کی ایک مرکزی شخصیت ہیں، ہمیں ان کی طرف سے مختصر ہی سہی مگر تحریری موقف چاہیے تا کہ عوام میں انتشار کا سدّ باب ہو سکے۔ اس حوالے سے ہم نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے عرض کی کہ وہ ہمیں اپنی تحریر سے نوازیں تا کہ ہم اس مجلّے میں شائع کر دیں۔ ہمارے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میرا موقف وہی ہے جو اپنے خطبات میں بیان کرتا ہوں تاہم میں لکھ دوں گا لیکن ان کے مشاغل کی کثرت نے انہیں مہلت نہ دی کہ وہ اس مجلّے کی اشاعت سے قبل ہمیں اپنی مفصل تحریر عطا فرما دیتے۔ انہوں نے جو تحریری جواب دیا وہ ہدیۂ قارئین ہے۔

''توجہ فرمائیں

مجھے کچھ احوال واقعی کے حوالے سے مفصل لکھنا تھا جن کے بارے میں مجھ سے متعدد مرتبہ استفسار کیے گیے۔

1- میرے والدِ گرامی قبلہ علیہ الرحمہ کی کراچی شہر میں تعمیر کردہ پہلی مسجد غوثیہ اور دارالعلوم حنفیہ غوثیہ پر جناب قاری عبدالقیوم محمود کے قبضہ کے حقائق اور ان کی طرف سے غلط تشہیر وغیرہ۔

2 : کتابی سلسلہ نعت رنگ میں لکھنے کا سلسلہ موقوف کرنے اور مشہور نعت گو شاعر جناب سید صبیح الدین صبیح رحمانی سے میرے اختلاف کی وجہ

3 : ایمان ابو طالب، حضرت امیر معاویہ کے بارے میں کچھ لوگوں کی ہرزہ سرائی،

مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی افضلیت کی باتیں، رسولِ کریم ﷺ کے بارے میں اعلانِ نبوت سے قبل ''مرتبت'' کی باتیں اور اہلِ سنّت علماء کے باہمی نزاع اور مناقشے ۔

4 : ملک میں مروجہ سیاست اور تنظیموں میں میرا حصہ نہ لینا۔

ارادہ تھا اور احباب سے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد مندرجہ بالا باتوں کے حوالے سے تفصیل اور اپنا موقف پیش کر دوں گا تا کہ مجھ سے استفسار کا سلسلہ موقوف ہو جائے لیکن اتنا وقت نہ ملا کہ تفصیل سے لکھتا، البتہ دو تین باتوں کے بارے میں مختصراً اپنا موقف پیش کر رہا ہوں۔ اللہ کریم جل شانہ نے چاہا تو دیگر حقائق واضح کرنے کے لیے آئندہ شمارے میں ضرور لکھوں گا۔

☆ جناب ابوطالب، میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے چچا ہیں، ان کے قدر دان اور نعت گو ہیں۔ ظاہری طور پر ایک سہارا اور محافظ رہے ہیں۔ ان کے اوصاف اور خدمات کی ایک تفصیل ہے۔ وہ مومن ہیں یا نہیں؟ اس پر بحث کی بجائے ہمیں اپنے ایمان کی فکر ہونی چاہیے۔

☆ جو کوئی انہیں مومن مانتا ہے، اس پہ اعتراض نہیں۔

☆ جو کوئی انہیں مومن نہیں مانتا، اس پر اصرار نہیں۔

☆ جو کوئی ان کے ایمان کے بارے میں خاموش رہتا ہے، عافیت میں ہے۔

☆ اگر ان کے بارے میں کوئی منفی بات کرے زبان و قلم دراز کرے وہ گوارا نہیں۔

ایمان ابوطالب کوئی ایسا قطعی اور اصولی مسئلہ نہیں جس کو بنیاد بنا کر ''گروہ بندی یا شدت'' کی جائے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ ان کی سگی بہن ام المومنین سیدہ امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ہیں، ان کی سگی بھانجی حضرت لیلیٰ بنت مرہ فخر کونین حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت سیدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت لیلیٰ کی والدہ کا نام میمونہ تھا اور وہ حضرت امیر معاویہ کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے بھتیجے ابوالقاسم کا نکاح حضرت سیدنا جعفر طیار کی سگی پوتی رملہ بنت محمد سے ہوا اور مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پوتے حضرت زید بن حسن کی بیٹی سیدہ نفیسہ کا نکاح حضرت امیر معاویہ کے بھتیجے ولید بن عبدالملک سے ہوا۔ آیاتِ قرآنی ''وکلا وعد اللّٰہ الحسنی (الحدید:10) رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ (التوبہ:100)'' میں حضرت امیر معاویہ بھی شامل ہیں۔ کسی امتی کو ان پر زبان طعن دراز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کی۔ ان کے ساتھ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا تعلق رہا۔ ان کے ہر فیصلے کے وہ بارگاہ الٰہی میں خود جواب دہ ہیں، کوئی امتی ان سے کسی طرح مواخذہ کرنے، ان کے خلاف کہنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا درجات و مراتب میں جو مقام ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس سے کوئی تقابل ہی نہیں۔ مرکز محبت و عقیدت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ ہی ہیں مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا احترام بھی لازم ہے، ان کی بے ادبی بلاشبہ سنگین زیاں کاری اور باعثِ نقصِ ایمان ہے۔

☆ رسولِ کریم ﷺ کے تمام صحابہ سچے پکے مومن ہیں، سارے محترم ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کے بعد

اصحاب نبوی میں کلّی فضیلت حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ انبیاء و رسل کے بعد وہ افضل البشر ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے لیے وہی موقف رکھنا چاہیے جو مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ جس مومن کو اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ زیادہ پیارے ہیں تو کوئی غلط بات نہیں لیکن مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی ایسی بات کہنا جو فی الواقع ''مبالغہ'' ہو وہ خود مولائے کائنات کو پسند نہ ہو گی اور اسے حبِّ علی نہیں مانا جائے گا۔

☆ میرے پیارے نبی پاک ﷺ باعثِ تخلیق کائنات ہیں اور اول النبیین فی الخلق ہیں۔ وہ کب سے نبی ہیں؟ جب کب تب کے لفظ یا کوئی زبان بولنے والی کوئی مخلوق بھی نہیں تھی وہ اس وقت سے نبی ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کے بارے میں اعلان نبوت سے نبی بننے یا بالقوۃ اور بالفعل نبی ہونے کی ابحاث میں وقت خرچ کرنے والوں سے عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ امت پر مہربانی فرمائیں اور اپنی علمی توانائیاں لوگوں کو رسول کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم اور ان کی محبت میں کامل و صادق کرنے پر صرف کریں۔ یہ فقیر حقیر اپنی ہر تقصیر پر اللہ کریم جل شانہ سے طالب عفو ہے۔ مجھ سے کبھی اور کہیں بھی کسی طرح جو کوئی سہواً یا غلطی ہوئی ہے تو بارگاہ الٰہی میں توبہ کرتا ہوں۔

کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہٗ

☆ ملک کے لیے منتخب کروا کے مسلط کیے گیے وزیر اعظم کی زندگی رنگا رنگ رہی ہے، ذاتیات سے قطع نظر انہیں اقتدار کا خواب پورا کرنا تھا، وہ انہوں نے جیسے کیسے پورا کر لیا۔ اقتدار سے قبل کے عمران خان اور وزیر اعظم عمران خان میں شاید کوئی مماثلت ہی نہیں بلکہ اتنے تضاد ہیں کہ کیا کہیں؟ سیاسیات کو کوئی ''کھیل'' ہی بنا لیا گیا ہے اسی لیے لوگ اسے ''ڈرٹی گیم'' کہنے لگ گئے ہیں۔ عمران خان شاید سیاست کے کھلاڑی ہی نہیں اسی لیے ان سے جو کچھ سرزد ہو رہا ہے، اس پر اچنبھے کی ضرورت نہیں اور اب تو اور زیادہ یقین ہوتا جا رہا ہے کہ وہ صرف ''مہرہ'' ہیں، چال کوئی اور چل رہا ہے۔

گفتار کے اثر کو کردار سے مشروط کیا جاتا ہے اور بات کو ذات کے ساتھ ہم آئنہ کیا جاتا ہے۔ بیس بائیس برس کا سفر خارزارِ سیاست میں جیسا بھی رہا، اقتدار کی مسند نے بتا دیا کہ وہ ''ناواقف'' تھے، انہیں مسند شاہی اور اس کی ''تلخیوں'' کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ شعلہ بار نعرے اور دھواں دار دعوے سب دھرے رہ گئے۔ ہیرا پھیری ہی منشور ہو گئی۔ وعدہ خلافی تو منافق کی علامت بتائی گئی ہے۔ اشرار پروری سے کہاں تعمیر وطن ہوتی ہے؟ عمران خان نیازی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پہلی تقریر ناموسِ رسالت کے حوالے سے کی۔ رسولِ پاک ﷺ کی عزت کی بات کرنے پر عزت ملتی ہے۔ عمران خان کے حصے میں بھی زندگی کی اس ''پہلی'' تقریر سے خوب داد و تحسین آئی لیکن عجیب شخص ہے یہ کہ اس عزت کا پاس نہ کر سکا۔

حلف اٹھاتے ہوئے اس شخص سے ''خاتم النبیین'' کا لفظ ادا نہ ہوا۔ رسولِ پاک ﷺ کے لیے (معاذ اللہ) ''پاگل'' کا لفظ اس کے منہ سے نکلا۔ اصحابِ نبوی کے لیے یہ شخص اپنی زبان قابو نہ رکھ سکا اور پھر رسولِ پاک ﷺ کے لیے (معاذ اللہ) ''ذلیل ہوئے'' کے لفظ اس کے منہ سے نکلے جس پر اس نے توبہ و معافی کی بھی ''ہمت'' نہیں کی۔

طیب اردگان اور مہاتیر محمد کے ساتھ مل کر ''انقلاب آفرین'' کام کرنے سے بھی گریزاں ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ برس میں ملک اور عوام کو بھی مایوس کیا۔ ''ریاست مدینہ'' کا نعرہ لگا کے سیاست مدینہ بھول گیا۔ تاج دارِ مدینہ (ﷺ) سے وفا یاد نہ رہی۔

خدا جانے وہ ''پیرنی صاحبہ'' کہاں رہ گئیں، انہیں بھی یاد نہیں رہا کہ ذاتِ رسول ﷺ کی بابت ''خطا'' کی پکڑ ضرور اور بہت شدید ہوتی ہے۔ آسیہ مسیح کو رہا کرنا اپنا کارنامہ جتلا کر ''غیروں'' سے داد پانا اور بھارتی پائلٹ کو رہا کرنا تو مرغوب رہا مگر کلبھوشن کو سزا دینے میں ''جھجک'' ہی رہی۔ اس روش کو ملک وقوم اور دین وملت سے ''وفاداری'' تو نہیں کہا جائے گا۔

خان صاحب کی ''ٹیم'' بہت ناقص ہے۔ ان کے وزیر دین کے حوالے سے نامناسب باتیں ''کس کی ایما'' پر کہتے ہیں؟ یہ بے احتیاطیاں بہت مہنگی پڑتی ہیں۔ قانون سب کے لیے ایک نہ رہا، ملکی معیشت اور عوام کی ناگفتہ بہ حالت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ حکمرانوں پر عوام کا اعتماد جاتا رہا۔ ''قلابازیاں'' کیا نقصان کا ازالہ کر سکیں گی؟

خان صاحب! اس ملک میں ''ریاستِ مدینہ'' کی بات کر بیٹھے ہیں تو تاج دارِ مدینہ (ﷺ) ہی کے نظام کو نافذ کیجیے ورنہ آپ کسی کے بھی ''وفادار'' شمار نہیں ہوں گے۔

☆ **کیا لبرل ازم اسلام سے ہے؟**
کیا ایک مسلمان لبرل ہو سکتا ہے؟

لِب رَل ازم ایک اصطلاح ہے اور ہر اصطلاح کی طرح یہ بھی اپنے ایک خاص معنی رکھتی ہے۔ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ کسی اصطلاح کو اس کے خاص معنی کی جگہ اپنے من چاہے معنی پہنا دیں۔ جیسے لفظ حدیث ایک خاص مذہبی اصطلاح ہے جسے کوئی مستشرق اگر مختلف معنی دینے کی کوشش کرے گا تو غلط ہوگا۔

اسی طرح لبرل ازم ایک مغربی اصطلاح ہے۔ یہ ایک سیاسی فلسفہ ہے جو آغاز میں مذہبی پاپائیت اور مطلق العنان بادشاہت کے خلاف ابھرا لیکن بعد میں اس میں شخصی آزادیوں، جمہوری تصورات، سیکولرازم اور انسانی حقوق کے تصورات شامل ہو گئے۔

تو آج اس کا مفہوم وہی ہوگا جو اس اصطلاح کے بنانے والوں نے لیے ہیں یا جو اس تصور کے ارتقا کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وہ شخص جو کسی قسم کی حکومتی روک ٹوک، مذہبی مداخلت یا پابندی کا قائل نہ ہو، اسے لبرل کہا جائے گا۔

اب یہاں ہم مسلمانوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لیے جو علمی بددیانتی کی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ چند مشترک الفاظ کی بنیاد پر مغربی تصورات کو اسلام سے زبردستی جوڑا جاتا ہے۔ ورنہ اسلام کا انسانی حقوق اور آزادی کا اپنا ایک تصور ہے جو کسی طرح بھی لبرل ازم کے تصور سے مطابقت نہیں رکھتا۔

دراصل پچھلی دو صدیوں میں تجدیدیت کے نام پر مغربی تصورات کو مشرف بہ اسلام کرنے کی مہم جاری ہے اور اس کے لیے اسلام کے کسی بھی حکم یا رائے میں سے ایک لفظ لیا جاتا ہے۔ مثلاً اسلام کہتا ہے کہ ''مشاورت'' کرو۔ اب اس لفظ مشاورت کو لے کر ایک سراسر مغربی تصور ''جمہوریت'' کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ دیکھو دیکھو! جمہوریت اسلام سے ہے لیکن اس بات پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے کہ جمہوریت کی بنیاد

یعنی ''انسان کا قانون ساز'' ہونا، اسلام کے بنیادی احکامات کے سراسر خلاف اور اللّٰہ کی حاکمیت اور رسول اللّٰہ ﷺ کی حیثیت کو چیلنج ہے اور جمہوریت سراسر ایک مغربی اصطلاح ہے۔

اسی طرح اسلام سے لفظ ''آزادی'' کو لے کر اسلام کو لبرل ثابت کیا جاتا ہے لیکن بددیانتی یہ کی جاتی ہے کہ لبرل ازم کے بنیادی تصورات یعنی مادر پدر آزادی اور مذہب بیزاری پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہیں کہ کیا اللّٰہ اجازت دیتا ہے کہ جو چاہو کھاؤ پیو، جیسا چاہو لباس پہنو، جیسے چاہو زندگی گزارو، جیسے جی چاہے دولت کماؤ، جسے چاہو پُوجو، جو منھ میں آئے، بول دو۔ چاہے زنا کرو، چاہے ہم جنس پرست رہو؟ چاہے سود کھاؤ، چاہے جسم فروشی کرو۔

ہرگز نہیں! اسلام اس قسم کی مادر پدر آزادیوں کا بالکل بھی قائل نہیں۔ یہ اسلام پر بہتان عظیم ہے۔ یہ سب لبرل آزادیوں کے تصورات ہیں۔ اسلام انسان کو ایک محدود آزادی کا تصور دیتا ہے۔ جس کی مثال حدیث میں کچھ یوں آئی ہے کہ: مومن کی مثال کھونٹے سے بندھے ہوئے گھوڑے کی ہے۔

یہ ہے اسلام کی آزادی کا تصور اور پھر اللّٰہ اس کھونٹے سے بندھے ہوئے گھوڑے کی آخری حد کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ اللّٰہ کی حدود ہیں اور انہیں پار کرنا تو دور کی بات ان کے قریب بھی مت جانا۔ اور پھر قرآن میں جا بجا خواہشوں کو اپنا خدا بنانے والوں کو سخت وعید سناتا ہے۔

قصہ مختصر اسلام اللّٰہ کی دی ہوئی حدود اور پابندیوں میں رہنے کو لبرل ازم نہیں بلکہ بندگی قرار دیتا ہے اور اس کے صلے میں اجرِ عظیم کی خوش خبری سناتا ہے۔

اب اپنے ایمان سے فیصلہ کریں کہ کیا لبرل ازم اور اسلام کی دی ہوئی آزادیاں ایک ہیں؟ کیا ایک مسلمان بیک وقت بندھا ہوا اور مادر پدر آزاد ہو سکتا ہے؟ کیا ایک مسلمان اللّٰہ کی حدود میں بھی رہ سکتا ہے اور اسے پار بھی کر سکتا ہے؟ کیا ایک آدمی بیک وقت مسلمان اور لبرل ہو سکتا ہے؟

تو سن لیجیے ہرگز نہیں! یہ ایک علمی بدنیتی اور گمراہی ہے جس کے جال میں ہمیں پھنسایا جا رہا ہے اور حکمران اور ریاست اس جرم میں براہ راست ملوث ہیں۔ **اللھم لا تجعلنا منھم**

☆ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حق میں نکالی جانے والی ریلی اگر واقعی عورتوں کے حق میں ہوتی تو اس میں آویزاں کئے گئے پلے کارڈ جس پر لکھا تھا ''میرا جسم میری مرضی''، ''میں آزاد ہوں''، ''میں بدچلن ہوں'' وغیرہ وغیرہ کی بجائے ان پلے کارڈز پر درج ذیل نعرے تحریر ہوتے تو نہ صرف معاشرہ ان کے اس عمل کا سراہتا بلکہ قوم اور ملک کی عزت میں بھی اضافہ کا سبب بنتیں۔

1- مجھے وراثت میں حصہ دو۔ 2- تعلیم میرا حق ہے۔ 3- گھر کے کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹانا حضور ﷺ کی سُنّت ہے۔ 4- بہترین مُسلمان وہ ہوتا ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آتا ہے۔
5- مومن مردوں اپنی آنکھیں نیچی رکھو۔ 6- عورت نہ صرف مرد کی بلکہ ریاست کی بھی ذمّہ داری ہے۔
7- باعزت روزگار ہر عورت کا بُنیادی حق ہے۔ 8- ماں کے قدموں تلے جنّت ہے۔ 9- بیٹیوں کو اچھی تعلیم اور تربیت دینے والا مرد جنّت میں حضور ﷺ کا ساتھی ہے۔ 10- قیامت کے دِن تُم سے عورتوں کے حقوق کے بارے پوچھ گچھ ہوگی۔ 11- بیٹیاں اللّٰہ کی رحمت ہیں۔ 12- ہمارا احترام سوسائٹی پر فرض ہے۔ 13- لڑکیوں کی اچھی تربیت جنت کی ضمانت ہے۔ 14- ہم مائیں بہنیں بیٹیاں

قوموں کی عزت ہم سے ہے۔ 15- ہم شوکیس میں رکھے کھلونے یا مارکیٹ میں بکنے والی کوئی چیز یا ٹی وی پر چلنے والا اشتہار نہیں بلکہ اک قابل عزت زندہ جیتی جاگتی حقیقت ہیں۔

☆ ایک کرسچن دہشت گرد کیا ذہنی مریض تھا؟ مگر جانتا تھا کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے، ذہنی مریض تھا، مگر جانتا تھا کہ جدید اسلحہ کیسے استعمال کرنا ہے، ذ ہنی مریض تھا، مگر جانتا تھا کہ کیمرہ سر پر لگا کر ویڈیو لائیو چلانی ہے، ذہنی مریض تھا، مگر جانتا تھا کہ ایک دو کو نہیں بلکہ تین چار درجن مسلمانوں کو شہید کرنا ہے۔ ذہنی مریض تھا مگر جانتا تھا کہ ابھی جمعے کا وقت ہے اور ابھی ہی مسجد میں جانا چاہئے...... کب تک؟؟؟ آخر کب تک؟؟؟ صرف مسلمان ہی دہشت گردی کا نشانہ بنتے رہیں گے؟؟؟ وہاں نیوزی لینڈ میں نمازیوں کو شہید کر دیا، پوری دنیا کا رخ کرائسٹ چرچ کی طرف پھیر کر وہاں اسرائیل نے غزہ پر حملہ کر دیا جس کی کسی کو خبر ہی نہیں......

وہ سب کچھ کر کے بھی امن پسند اور مسلمان کچھ نہ کر کے بھی دہشت گرد......

☆ ''قابل بنیں انگریز نہیں''

آپ ترکی اور ترک لوگوں کی ''جہالت'' کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ آپ کو شاید ہی پورے ترکی میں کوئی ایک ترک ڈاکٹر بھی ایسا نظر آئے جو انگریزی لفظ ''پین'' (درد) کے معنی جانتا ہو۔ اگر آپ ترکی نہیں بول سکتے یا آپ کے ساتھ کوئی ترجمان نہیں ہے تو پھر آپ کا ترکی گھومنا خاصا مشکل ہے۔ آپ چین کی مثال لے لیں ماؤزے تنگ کی ''جہالت'' کا یہ حال تھا کہ انھوں نے ساری زندگی کبھی انگریزی نہیں بولی۔ جب کبھی کوئی لطیفہ ان کو انگریزی میں سنایا جاتا ان کی آنکھوں کی پتلیوں تک میں کوئی جنبش نہیں ہوتی تھی اور جب کوئی وہی لطیفہ چینی زبان میں سناتا تو قہقہا لگا کر ہنستے تھے۔ وہ ہمیشہ بولتے تھے کہ چینی قوم گونگی نہیں ہے۔ ہندوستان کے سب سے متنازع اور متشدد انتہا پسند وزیر اعظم نریندر مودی کو لے لیں، ان کی ماں نے ساری زندگی گھروں میں کام کیا اور باپ نے اسٹیشن پر چائے بیچی وہ حالات کی وجہ سے گھر سے بھاگے دن رات محنت کے بعد گجرات کے وزیر اعلی بنے اور بعد ازاں ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔ آپ نریندر مودی کی کوئی تقریر اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو وہ ہندی بولتے نظر آئیں گے۔ ہندوستان کی خود اعتمادی کا یہ حال ہے کہ ان کی وزیر خارجہ سشما سوراج تک اقوام متحدہ کے اجلاس میں ہندی میں بات کرتی ہیں۔ صدر ترکی طیب اردوگان پاکستان آئے سینٹ اور قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے ترکی زبان میں خطاب کیا، پاکستانی قوم، وزیر اعظم اور پارلیمینٹ کو یہ بھی بتا گئے کہ کسی قوم کی ترقی کی علامت اس کی غیرت ہوتی ہے انگریزی نہیں اور دوسری طرف ہمارے سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف صاحب بارک اوباما کے سامنے ہاتھ میں پرچی لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کبھی آپ یوسف رضا گیلانی کی انگریزی سن لیں آپ کو انگریزی پر ترس آنا شروع ہو جائے گا۔ ہم مرعوبیت کے اس درجے پر پہنچ چکے ہیں کہ اگر ہمارا کوئی کرکٹر پاکستان سے باہر اردو میں بات کر لے تو ہم مونھ چھپا چھپا کر ہنسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی پرفارمنس کو کرکٹ سے ناپنے کے بجائے انگریزی سے ناپتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے پاس خوب صورتی کا معیار گورا رنگ اور قابلیت کا معیار انگریزی ہے۔ ہمارے ملک میں بچوں کو اسکول میں داخل کروانے کا واحد مقصد انگریزی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی میں حیران ہوتا ہوں کہ امریکا اور برطانیا میں ماں باپ بچوں کو کیوں اسکول میں داخل کرواتے ہوں گے؟ ہماری ذہنی غلامی کا تماشہ دیکھیں ہم نے اسکولز تک کو انگریزی اور اردو میڈیم بنایا

ہے۔ قوم کا غریب اور زوال پذیر طبقہ اردو پڑھے گا جب کہ امیر اور پیسے والا طبقہ انگریزی۔ دنیا کی معلوم دس ہزار سالہ تاریخ میں کسی قوم نے کسی غیر کی زبان میں ترقی نہیں کی۔ تخلیق، تحقیق اور جستجو کا تعلق انگریزی سے نہیں ہوتا اور اگر آپ ان چیزوں کا تعلق بھی انگریزی سے جوڑ دیں گے تو پھر وہی ہو گا جو اس ملک کے ساتھ ہو رہا ہے۔ آپ کو پورے ملک میں سوائے دو چار کے کوئی قابل ذکر سائنس دان، کوئی تحقیق کرنے والا ڈاکٹر اور کچھ نیا ایجاد کرنے والا انجینیر نہیں ملے گا۔ اس قوم کا نوجوان بھلا کیسے کچھ سوچ سکتا ہے جس کا واحد مقصد اپنی انگریزی درست کر کے اعلی نوکری حاصل کرنا ہو۔ جو لکیر کا فقیر بن چکا ہو۔ بے سوچے سمجھے بس رٹے لگائے جائے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب ہمارے بچوں کو انگریزی آتی نہیں ہے اور اردو مشکل لگتی ہے۔ آپ کسی بھی نوجوان کو راستے میں روکیں اور اس کو انگریزی میں ایک درخواست لکھنے کا بول دیں وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگے گا۔ اصل بیڑہ غرق اس موبائل فون کی رومن اردو نے کیا ہے۔ ہماری نئی نسل تو اردو کے الفاظ تک لکھنا بھول چکی ہے۔ حتی کے موبائل کمپنیز کے آفیشل میسجز تک رومن اردو میں موصول ہوتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا تک نہیں ہے۔ بھائی! دنیا میں اور کس زبان کے ساتھ یہ ظلم عظیم ہو رہا ہے کہ اس کے فونٹس کی موجودگی میں آپ کو ''رومن'' لکھنے کی ضرورت پڑ گئی ہے؟ کسی میں دم نہیں ہے کہ واٹس ایپ یا میسج انگریزی میں کرے ساری قوم اردو میں کرتی ہے لیکن ''رومن'' اردو میں۔ پلے اسٹور سے ایک ایپ ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر اردو لکھنے میں کون سی جان جاتی ہے میں ابھی تک سمجھنے سے قاصر ہوں۔ ہمیں لکھنی بھی اردو ہے اور اردو میں بھی نہیں لکھنی ہے۔ مجھے شاذ و نادر ہی کوئی والدین ایسے ملے ہوں کہ جنھوں نے اپنے بچے کہ اخلاق، کردار، گفتگو اور تمیز، تہذیب پر بات نہ کی ہو سارا وقت اس کی اخلاقی حالت کو روتے رہے اور آخر میں مدعا یہ ٹھرا کہ آپ کسی طرح اس کی انگریزی ٹھیک کروائیں۔ میں نے اس ملک میں اور اس دنیا میں قابلیت کا کوئی نمونہ انگریزی کی وجہ سے نہیں دیکھا۔ چین، جاپان، ترکی، جرمنی، فرانس اور اب تیزی سے ابھرتا ہوا بھارت ان میں سے کون سے ملک نے انگریزی کی وجہ سے کام یابی اور ترقی کی منازل طے کی ہیں؟ پاکستان کے سب سے بڑے موٹی ویشنل اسپیکر قاسم علی شاہ، بزنس ٹائی کون ملک ریاض اور لکھاری جاوید چوہدری ان میں سے کس نے انگریزی کی وجہ سے ترقی کی ہے؟ یا آپ نے کبھی ان کو انگریزی بولتے بھی سنا؟ اس لیے خدارا خود بھی قابل بننے کی کوشش کیجئے اور بچوں کو بھی قابل بنایئے انگریز نہیں۔ (واضح رہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم نے ایک تقریر میں اُردو کی اہمیت پر زور دیا ہے۔)

☆ پہلے ماں کی نظریں بتا دیتی تھیں کہ غلطی کر رہے ہیں اور سزا ملے گی پھر ہم نے ترقی کر لی اور ماں موم (Mom) بن گئیں اتنی موم ہو گئی کہ اچھے برے کا فرق بتانے کے لیے سختی کرنا بھول گئیں۔۔۔!!!

پہلے شام ہوتے ہی ابو کے آنے کا انتظار ہوتا تھا پھر ہم نے ترقی کر لی اور ابو ڈیڈ (Dad) بن گے اور جنریشن گیپ کے نام پہ یہ رشتہ ہی ڈیڈ (Dead) ہو گیا۔۔۔!!!

پہلے پھوپھو کے آنے پہ بہترین بستر بہترین برتن نکالے جاتے تھے بتایا جاتا تھا یہ ابو کی بہن ہیں تو یہ گھر ان کا بھی ہے پھر ہم نے ترقی کر لی اور پتا چلا پھوپھو فساد اور فتنہ ہے۔۔۔!!!

پہلے تعلیم حاصل کی جاتی تھی جو عموماً نظر آتی تھی پھر ہم نے ترقی کر لی اور ڈگریاں لینے لگے پر تعلیم کہیں گم ہو گئی۔۔۔!!!

پہلے محلّہ کے لوگوں میں آنا جانا تھا روز حیثیت کے مطابق کھانا پھل ایک دوسرے کو دیئے جاتے تھے پھر ہم نے ترقی کر لی اور پڑوسی بھوک سے خودکشی کرنے لگے بچے بیچنے لگے۔۔۔!!!

پہلے عید اور دیگر تیوہار ماں باپ اور خاندان میں گزرتے تھے پھر ہم نے ترقی کر لی اور عید تہوار دوستوں بازاروں میں گزارنے لگے۔۔۔!!!

پہلے شادی بیاہ کے معاملات خاندان کے بڑے طے کرتے تھے پھر ہم نے ترقی کر لی اور پسند کی شادی کے لئے گھر سے بھاگنے لگے۔۔۔!!!

پہلے شادی شدہ بیٹی کو صبر اور خدمت کی تلقین کی جاتی تھی پھر ہم نے ترقی کر لی اور برانڈڈ سوٹ اور سمارٹ فون افورڈ نہ کرنے والے شوہر سے علیحدگی ہوسکتی ہے۔۔۔!!!

پہلے شوہر سے جھگڑا کرنے والی بیوی رات کو شوہر کی واپسی تک جھگڑا بھول چکی ہوتی تھی پھر ہم نے ترقی کر لی اور چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی خبریں واٹس ایپ گروپوں میں شیئر ہونے لگی اور جھگڑے طول پکڑتے گئے۔۔۔!!!

پہلے شادی سے پہلے منگیتر سے ملنا غلط تھا پھر ہم نے ترقی کر لی اور انڈرسٹینڈنگ کے لیے بات ہونے لگی۔۔۔!!!

پہلے گھر میں بھی پردہ کرنا سکھایا جاتا تھا پھر ہم نے ترقی کر لی اور سب کزنز ہوگئے....!!!

پہلے پردے کے لیے چادریں اور برقعے ہوتے تھے پھر ہم نے ترقی کر لی اور پردہ نظروں میں آ گیا۔۔۔!!!

پہلے بزرگ گھر کی رونق ہوتے تھے پھر ہم نے ترقی کر لی اور وہ بوجھ بن گئے۔۔۔!!!!

اور پھر ہوا یوں کہ ہم نے ترقی کر لی۔۔۔۔!!!!

☆ خبر آئی ہے کہ ایک اور اسلامی ملک میں توہین رسالت ﷺ کی سزا موت مقرر کردی گئی۔ برونائی کے سلطان حسن البلقیہ نے برونائی میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کردیا۔ توہین رسالت کو ناقابل معافی جرم قرار دیتے ہوئے مجرم کو پھانسی پر لٹکانے کا اعلان زنا کاری لواطت اور ہم جنس پرستی کی سزا بھی سنگ ساری، پھانسی اور کوڑے متعین کردی گئی چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا نابالغ مسلمان بچوں کو کسی اور مذہب کی طرف راغب کرنے یا ذہن سازی کرنے کو جرم قرار دیتے ہوئے عمر قید تک کی سزا دی جائے گی یاد رہے برونائی ایک چھوٹا اسلامی ملک ہے جہاں کی اسی فیصد آبادی مسلمان ہے، ان تمام سزاوں پر عمل درآمد آج سے ہوگا تاہم آج سے قبل کسی ایسے گناہ میں ملوث مجرموں کو 18 اپریل تک سابقہ قوانین کے تحت سزا دی جائے گی، اس کے بعد نئی اسلامی سزائیں مکمل طور پر نافذ العمل ہوں گی، یاد رہے برونائی میں 1957 سے لے کر آج تک کسی بھی مجرم کو سزائے موت نہیں دی گئی۔

☆ **ریکوڈک**

ایک نقشہ بنایا گیا ہے جسے جیالوجی کی ٹرم میں ٹےتھیَن میگ میٹک آرک کہتے ہیں اور اسے دنیا کی سب سے امیر آرک یا بیلٹ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس بیلٹ میں قدرت نے قیمتی ترین معدنیات کے خزانے چھپا رکھے ہیں۔

یہ بیلٹ چین سے پیچھے مینگولیا سے شروع ہوکر، پاکستان، افغانستان اور یمن سے ہوتی ہوئی ایران کے راستے جنوب مشرقی یورپ تک جاتی ہے۔ سونا، تانبا اور دوسری قیمتی دھاتیں اسی بیلٹ میں موجود ہیں اور اگر آپ پچھلے چالیس برسوں میں دنیا میں جاری جنگوں کا جائزہ لیں تو سب کی سب اسی بیلٹ کے کنارے لڑی گئیں۔ اس بیلٹ کا مرکز افغانستان، پاکستان کے بلوچستان اور وزیرستان کے علاقے اور یمن کے کچھ علاقے ہیں، اور شاید یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں تورابورا کے مقام پر کلسٹر بموں کے ذریعے کئی دن مسلسل بمباری کی گئی کیونکہ مقصد طالبان کو مارنا نہیں بلکہ ایکس پلورے شن میں مدد دینا تھا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ افغانستان کے فوراً بعد امریکہ نے اگلی جنگ القاعدہ کے خلاف یمن کی پہاڑیوں میں لڑنے کا اعلان کیا کیونکہ اس بیلٹ کا اگلا پرکشش مقام یمن تھا۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے فوراً بعد بلوچستان کے حالات خراب کرنے کی کوششیں شروع ہوگئیں۔ تاہم اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے حالات قابو پا کر یہ کوشش ناکام بنادی۔

یہ پس منظر ذہن میں رکھتے ہوئے ریکوڈک کا جائزہ لیتے ہیں۔

1993 میں بلوچستان کے وزیراعلی نصیر مینگل نے آسٹریلوی کمپنی بی ایچ پی کے ساتھ چاغی کے مقام پر 56 سالہ مائننگ کا ایک معاہدہ سائن کیا جس کے تحت جو بھی جوائنٹ انویسٹمنٹ ہوئی تو اس میں بی ایچ پی کا شیئر 75 فیصد اور بلوچستان حکومت کا شیئر 25 فیصد ہوگا اور اسی حساب سے ریونیو بھی تقسیم ہوگا۔ اگر بلوچستان حکومت انویسٹ نہیں کرتی تو اسے مائننگ سے حاصل ہونے والی آمدن میں سے صرف 2 فیصد رائلٹی ملنا تھی۔

اس وقت تک کسی کو اندازہ نہ تھا کہ چاغی کے علاقے ریکوڈک میں کیا چھپا ہوا ہے۔

بی ایچ پی نے مائننگ کا لائسنس لے کر جب کان کنی شروع کی تو کہتے ہیں کہ معمولی کھدائی کے بعد اسے خالص کاپر اور گولڈ کے جو ابتدائی آثار ملے، اسے دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

بین الاقوامی مائننگ مارکیٹ میں یہ خبر ریلیز ہوئی تو بہت سی کمپنیاں پیچھے لگ گئیں۔ پھر ایک اسرائیلی نژاد کینیڈین کی کمپنی بیرک گولڈ نے چلی کی ایک کمپنی کے ساتھ جوائنٹ وینچر بنا کر بی ایچ پی سے ریکوڈک کا معاہدہ خرید لیا۔

2008 میں ریکوڈک میں ایکسلوریشن مکمل کر کے بیرک گولڈ نے پروپوزل جمع کروایا جس کے تحت انہیں باقاعدہ لائسنس دے کر وہاں سے تانبے اور سونے سمیت تمام دھاتوں کو نکالنے کا اختیار مل جانا تھا۔

بی ایچ پی کے ساتھ 1993 کو ہوئے معاہدے اور بعد میں جو مزید شرائط شامل ہوئیں، ان کے تحت بیرک گولڈ کی اس پروپوزل کا جواب بلوچستان حکومت نے ایک مہینے کے اندر اندر دینا تھا۔

پھر انہی دنوں ثمر مبارک منداور کچھ دوسرے لوگ سپریم کورٹ میں چلے گئے اور یوں یہ معاملہ عدالت میں آ گیا۔

افتخار چوہدری نے اس معاہدے کو یکطرفہ قرار دیتے ہوئے بلوچستان حکومت سے کہا کہ وہ اس پر جلد فیصلہ دے۔ بلوچستان کی مائننگ کمیٹی نے تقریباً چھ سے بارہ ماہ میں فیصلہ لیا اور بیرک گولڈ کی پروپوزل ری جیکٹ کردی۔ بیرک گولڈ نے اپیل دائر کی اور سپریم کورٹ نے اس اپیل کو مسترد کردیا۔

بیرک گولڈ نے یہ معاملہ عالمی عدالت انصاف میں اٹھانا تھا، سو اس نے 2012 میں عالمی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دسمبر 2012 میں عالمی عدالت نے ریکوڈک کا چودہ میں سے صرف انہیں دو پاکٹس پر حق تسلیم کیا جن کی ایکسپلوریشن کی تھی، باقی پر پاکستان کا حق قرار دیا، تاہم بیرک گولڈ کی اپیل منظور کر لی کیونکہ انہوں نے ڈھائی سو ملین ڈالرز کی انویسٹمنٹ کر کے ایکسپلوریشن مکمل کی تھی اور معاہدے کے تحت انہیں لائسنس جاری ہونا تھا۔

یوں ہم عالمی عدالت میں یہ مقدمہ دسمبر 2012 میں ہار چکے تھے۔ تاہم جرمانے کا تعین کرنے کیلئے عالمی عدالت نے ابھی مزید وقت لینے کا فیصلہ کیا۔

پھر مزید کارروائی ہوتی گئی۔ بیرک گولڈ نے پاکستان پر 11 بلین ڈالرز کا ہرجانہ کیا تھا جو کہ پچھلے سال اکتوبر میں منظور ہو جاتا لیکن پاکستان کے وزیر قانون فروغ نسیم نے لندن میں اپنی ٹیم کے ذریعے جواب داخل کیا جس پر مزید تین مہینے کی مہلت مل گئی۔

بالآخر 12 جولائی 2019 کو عالمی عدالت انصاف نے 11 بلین ڈالرز کی بجائے تقریباً چھ بلین ڈالرز کی اپیل منظور کرتے ہوئے پاکستان کو ہدایت کی کہ یہ رقم بیرک گولڈ کو مہیا کرے۔

اس سارے معاملے کو افتخار چوہدری کے فیصلے سے منسلک کر کے لوگ اس پر تنقید کر رہے ہیں جبکہ میرے خیال میں افتخار چوہدری نے جو بھی فیصلہ کیا، وہ ملک کیلئے بہتر تھا، کیسے، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بیرک گولڈ کے اپنے تخمینے کے مطابق اگلے 30 برس میں اسے ریکوڈک سے 240 سے 260 ارب ڈالرز کی آمدن متوقع تھی جبکہ پاکستان کے حصے سوائے دو فیصد رائلٹی کے، اور کچھ بھی نہیں آنا تھا۔ یہ دو فیصد رائلٹی بھی خام مال پر تھی، جبکہ بیرک گولڈ کا منافع ریفائنڈ پراڈکٹ پر تھا۔ چنانچہ پاکستان کے حصے سالانہ دس سے بیس ملین ڈالر ہی آنا تھا اور بیرک گولڈ کے ہاتھ آٹھ سے دس ارب ڈالرز۔

وال سٹریٹ جرنل کی چند سال قبل شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق ریکوڈک سے حاصل ہونے والی معدنیات کا تخمینہ بیرک گولڈ نے کم بتایا تھا، اصل میں یہ تخمینہ 400 سے 600 بلین ڈالرز ہے۔

ایک امریکی رپورٹ کے مطابق یہاں ایک سے تین ٹریلین ڈالرز کی معدنیات موجود ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ عالمی عدالت سے چھ ارب ڈالرز کا فیصلہ ملنے کے باوجود بیرک گولڈ کا کہنا ہے کہ وہ اب بھی پاکستان کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں اور اگر انہیں لائسنس دے دیا جائے تو وہ ہرجانہ معاف کر دیں گے۔

آج کے دور میں چھ ارب ڈالرز کی رقم اگر کوئی چھوڑتا ہے تو سمجھ جائیں کہ اس کی نظر اس سے کہیں بڑی رقم پر ہے۔

ابھی فوری طور پر ہمیں یہ رقم ادا نہیں کرنی۔ ابھی ہم اپیل میں جائیں گے، جس میں مزید دو سے تین سال لگ سکتے ہیں۔ اس دوران ہم اللہ کی مہربانی سے چین یا سعودی عرب میں سے کسی انویسٹر کو ڈھونڈ لیں گے جو بیرک گولڈ سے بہتر شرائط یعنی پچاس فیصد پارٹنرشپ پر ہمارے ساتھ کام کرنے کو تیار ہو اور بیرک گولڈ کا ہرجانہ بھی بھر دے۔

میرا دل کہتا ہے کہ اس معاہدے کی منسوخی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا، اس لئے میں تمام تر اختلافات کے باوجود افتخار چوہدری کو اس کا کریڈٹ دوں گا کہ اس نے یہ یکطرفہ معاہدہ ختم کر کے پاکستان کیلئے ایک بڑا

موقع پیدا کیا۔

آپ سب بے فکر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا کرتے رہیں، آنے والے دن انشا اللہ بہت اچھے ہوں گے!!! بقلم خود بابا کوڈا

☆ یورپ جس سیکس ایجوکیشن اور جہنم کے جس گڑھے کی طرف ہمارے اسکولز کالجز اور یونی ورسٹیز کو دھکیل رہا ہے اس کے بارے میں بھی تھوڑا سا سنو! پڑھو!

پاکستان آج کل دنیا کا پہلا سب سے زیادہ PORN (فحش سیکس) فلمیں دیکھنے والا ملک بن گیا ہے، جب کے ہماری قوم کا 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے، دنیائے کفر اس قوم کو بدنام کرنے پے متحد ہو چکی ہے، یہ ان کا 5 جنریشن وار کا ایک حربہ ہے x ویڈیوز کے معاشرے پر بد اثرات:

1 : بے اولاد افراد کا بڑھ جانا   2 : دماغی کینسر

3 : طلاق کا بڑھ جانا   4 : مثبت سوچ کا ختم ہو جانا اور کم عمری میں بالغ ہو جانا

ہم جب سوشل می ڈیا کے زریعے ڈیم بنوا سکتے ہیں، لوڈ ٹیکس ختم کروا سکتے ہیں، زینب کو انصاف دلوا سکتے ہیں، سوشل می ڈیا پر پاک فوج کے خلاف دنیائے کفر کی چلنے والی مہم بند کروا سکتے ہیں تو ہم تمام porn سائٹ پاکستان میں ہمیشہ کے لیے بند کروا سکتے ہیں۔ آج سے پہلے اس چیز کو سلطان صلاح دین ایوبی نے مکمل بند کیا تھا۔ قران پاک میں ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے۔ تم جن کی مشابہت اختیار کرو گے انہی کے ساتھ شمار کئے جاؤ گے۔ کیا پتا آپ کا ایک فارورڈ آپ کو سلطان کا سپاہی بنا دے، ہمارا مقصد تمام porn سائٹ پر ہمیشہ کے لیے پابندی عائد کرنا ہے۔ #Block_All_Sex_Websites_in_Pakistan

ہم لوگ ہر روز 24 گھنٹے سارا سارا دن Mobile استعمال کرتے ہیں آج اس کام کے لیے بھی استعمال کرو اس Message کو تب تک Forward کرتے جاؤ جب تک گندی فلمیں مکمل طور پر پاکستان میں Block نہ ہو جائیں۔ عمران خان صاحب ہمارے ملک کو آج سب سے زیادہ اس تبدیلی کی ضرورت ہے سارے نوجوانوں کی طرف سے آپ سے اپیل کی جا رہی ہے کہ تمام گندی ویب سائٹس پاکستان میں بند کریں۔ آؤ مل کر آج یہ کام کریں، اپنی نسل کا مستقبل سنواریں، پاکستان کو گندگی سے پاک کریں، FACEBOOK کی ہر Id پر یہ پر یہ میسیج ضرور ہونا چاہیئے، جو ایسا نہیں چاہتا وہ بیشک اسے Share نہ کرے وہ چاہتا ہے کہ ہماری نسل اس گندگی کی دلدل سے نہ بچے۔ مجھے آپ سب کا تعاون چاہیئے، اگر ایسا ہو جائے تو بہت سی برائیوں سے ہمارا ملک بچ سکتا ہے اور ہمارے نبی ﷺ اور ہمارا رب ہم پر راضی ہو سکتا ہے۔

☆ 22 جون سال کا سب سے بڑا دن

ہے کوئی اتناز بردست حساب کتاب رکھنے والا جو رات کو دن سے اور دن کو رات میں سے نکالتا ہے، 22 جون سے 22 دسمبر تک ہر روز 80 سیکنڈ کے فرق سے دن کو چھوٹا کرتا ہے یہاں تک کہ دن 10 گھنٹے کا اور رات 14 گھنٹے کی ہو جاتی ہے 23 دسمبر سے 21 جون تک 45 سیکنڈ کے حساب سے دن بڑا کرتا ہے یہاں تک کہ دن 14 گھنٹے کا اور رات 10 گھنٹے کی ہو جاتی ہے، جو شمالی اور جنوبی قطب میں 6 ماہ کی رات اور 6 ماہ کا دن کرتا ہے، ہر 21 مارچ اور 23 اکتوبر کو رات دن برابر کر دیتا ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر علم کو جانتا ہے اور

قادر مطلق ۔سبحان اللّٰہ

☆ ایک دن پروفیسر صاحب سے جوتا پالش کرنے والے بچے نے جوتا پالش کرتے کرتے پوچھا: ''ماسٹر صاحب! کیا میں بھی بڑا آدمی بن سکتا ہوں''، پروفیسر نے قہقہہ لگا کر جواب دیا: ''دنیا کا ہر شخص بڑا آدمی بن سکتا ہے''، بچے کا اگلا سوال تھا، ''کیسے؟'' پروفیسر نے اپنے بیگ سے چاک نکالا، اوراس کے کھوکھے کی دیوار پر دائیں سے بائیں تین لکیریں لگائیں۔پہلی لکیر پر محنت، محنت اور محنت لکھا۔دوسری لکیر پر ایمانداری، ایمانداری اور ایمانداری لکھا اور تیسری لکیر پر صرف ایک لفظ ہنر (Skill) لکھا۔

بچہ پروفیسر کو چپ چاپ دیکھتا رہا، پروفیسر یہ لکھنے کے بعد بچے کی طرف مڑا اور بولا: ترقی کے تین زینے ہوتے ہیں۔پہلا زینہ محنت ہے،آپ جو بھی ہیں' آپ اگر صبح' دوپہر اور شام تین اوقات میں محنت کر سکتے ہیں تو آپ تیس فیصد کامیاب ہو جائیں گے،آپ کوئی سا بھی کام شروع کر دیں،آپ کی دکان' فیکٹری' دفتر یا کھوکھا صبح سب سے پہلے کھلنا چاہئے اور رات کو آخر میں بند ہونا چاہئے،آپ کامیاب ہو جائیں گے''۔

پروفیسر نے کہا: ہمارے اردگرد موجود نوے فیصد لوگ سست ہیں' یہ محنت نہیں کرتے' آپ جوں ہی محنت کرتے ہیں آپ نوے فیصد سست لوگوں کی فہرست سے نکل کر دس فیصد محنتی لوگوں میں آ جاتے ہیں' آپ ترقی کیلئے اہل لوگوں میں شمار ہونے لگتے ہیں، اگلا مرحلہ ایمانداری ہوتی ہے، ایمانداری چار عادتوں کا پیکج ہے، وعدے کی پابندی' جھوٹ سے نفرت' زبان پر قائم رہنا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنا۔آپ محنت کے بعد ایمان داری کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لو' وعدہ کرو تو پورا کرو' جھوٹ کسی قیمت پر نہ بولو، زبان سے اگر ایک بار بات نکل جائے تو آپ اس پر ہمیشہ قائم رہو اور ہمیشہ اپنی غلطی' کوتاہی اور خامی کا آگے بڑھ کر اعتراف کرو، تم ایمان دار ہو جاؤ گے۔کاروبار میں اس ایمان داری کی شرح 50 فیصد ہوتی ہے،آپ پہلا تیس فیصد محنت سے حاصل کرتے ہیں،آپ کو دوسرا پچاس فیصد ایمان داری دیتی ہے،اور پیچھے رہ گیا 20 فیصد تو یہ 20 فیصد ہنر ہوتا ہے،آپ کا پروفیشنل ازم' آپ کی سکل اور آپ کا ہنر آپ کو باقی 20 فیصد بھی دے دے گا، " آپ سو فیصد کامیاب ہو جاؤ گے''۔ پروفیسر نے بچے کو بتایا۔''لیکن یہ یاد رکھو ہنر' پروفیشنل ازم اور سکل کی شرح صرف 20 فیصد ہے اور یہ 20 فیصد بھی آخر میں آتا ہے' آپ کے پاس اگر ہنر کی کمی ہے تو بھی آپ محنت اور ایمانداری سے 80 فیصد کامیاب ہو سکتے ہیں۔لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ بے ایمان اور سست ہوں اور آپ صرف ہنر کے زور پر کامیاب ہو جائیں،آپ کو محنت ہی سے سٹارٹ لینا ہوگا، ایمان داری کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنانا ہوگا،آخر میں خود کو ہنر مند ثابت کرنا ہوگا''۔

پروفیسر نے بچے کو بتایا۔"میں نے دنیا کے بے شمار ہنر مندوں اور فنکاروں کو بھوکے مرتے دیکھا، کیوں؟ کیوں کہ وہ بے ایمان بھی تھے اور سست بھی اور میں نے دنیا کے بے شمار بے ہنروں کو ذاتی جہاز اڑاتے دیکھا'۔'تم ان تین لکیروں پر چلنا شروع کر دو،تم آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگو گے''۔

☆ اسپین میں ہر سال اگست کے آخری بدھ کو ٹماٹروں کا سالانہ میلہ منعقد ہوتا ہے، جس میں ایک دوسرے پر ٹماٹر پھینکے جاتے ہیں، اس فیس ٹی وَل میں رزق کے ضائع ہونے پر کسی کو غریب یاد نہیں آتے، البتہ اسلامی احکامات مثلاً قربانی وغیرہ پر اعتراضات یاد رہتے ہیں جس میں رزق ضائع بھی نہیں کیا جاتا، اسی طرح یورپین ممالک ودیگر مقامات کی سیر وتفریح کو تو پروموٹ کیا جاتا ہے، لیکن حج وعمرہ چونکہ اسلامی حکم ہے تو

اس لئے اعتراضات شروع ہو جاتے ہیں، ہمارے بعض بھولے مسلمان بھی اس سازش کا شکار ہو جاتے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔آمین.

☆ پوری قوم پاگل ہے......

وزیراعظم، اپنے گارڈ کے ہاتھ میں گن دے کر خود نہتا، اس کے ساتھ چلتا ہے۔

لاکھوں روپے کی حفاظت کے لیے بنک 15000 روپے ماھانہ تنخواہ پر گارڈ رکھتا ہے۔

1۔ ڈرائیوروں کے اشارے اپنے ہوتے ہیں۔

رائٹ انڈیکیٹر کا مطلب ہوتا ہے۔۔۔کراس کر لو، لیفٹ انڈیکیٹر کا مطلب ہوتا ہے۔ابھی کراس نہیں کرو۔ سامنے سے گاڑی آ رہی ہے، دائیں، بائیں مڑنے کے لیے ہاتھ کا استعمال کرتے ہیں۔

2۔ اپنے سے جونیئر کو ترقی دی جائے تو فوجی استعفی دے دیتا ہے مگر سینما کی ٹکٹ بلیک کرنے والا صدر بن جائے تو اسے سیلوٹ مارتا ہے۔

3۔ ماں، بہن کی گالیوں کو مذاق سمجھتا ہے۔بیوی کی گالی سے چڑ جاتا ہے۔عورت کو عزت دو کے نعرے اور گالیاں بھی عورت ہی کے حوالے سے۔

4۔ان پڑھ قوم کے لیے ٹینکر پہ بچاؤ کی ہدایات انگریزی میں لکھتے ہیں۔

5۔ سڑک پہلے بناتے ہیں۔پھر اسے کھود کر بجلی، گیس کی لائنیں بچھاتے ہیں۔

6۔ جو پورے پاکستان سے مسترد ہو کر، صرف ایک حلقے سے 10 ووٹوں سے جیت جائے، وہ بھی وزیراعظم بن سکتا ہے اور جو الیکشن ہی نہ لڑے، منی لانڈرنگ کرے مفرور اشتہاری ہو وہ بھی وزیر خزانہ بن سکتا ہے۔

7۔ عدالت میں کیس چلتے رہیں۔بندہ پھر بھی صدر اور وزیراعظم کے منصب پہ رہ سکتا ہے

8۔ جس کو سورت اخلاص نہیں آتی، وہ وزیر داخلہ بن سکتا ہے اور جسے پورا قرآن حفظ ہے، وہ دہشت گرد قرار دیا جا سکتا ہے۔

9۔ مسجدوں سے بجلی کے بل میں ٹی۔وی لائیسنس کی فیس وصول کرتے ہیں۔اور ملک کا نام ہے۔۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

10۔ حادثات میں مرنے، جلنے والوں کے ورثا کو کروڑوں بانٹ دیں گے، مگر حادثات کی روک تھام، سزا جزا اور ایمرجنسی سے نمٹنے پر ٹکا خرچ نہیں کریں گے۔

11۔ خود قرضے پہ قرضہ لیتے رہتے ہیں اور عوام کو بچت اسکیموں کی ترغیبیں دیتے ہیں

12۔ کھلاڑیوں کو کروڑوں روپے انعام دیتے ہیں، طالب علم کو اسکولوں میں کرسیاں بھی میسر نہیں

13۔ کرمنل اور ان پڑھ لوگ، ایم پی اے۔۔ایم این اے۔۔وزیر۔۔وزیراعلی۔وزیراعظم اور صدر بن سکتے ہیں۔۔۔پڑھے لکھے نوجوانوں کے لیے، کلرکی اور پیلی ٹیکسیاں۔۔

☆ فرانس میں قتل عام پر لاہور، کراچی، اسلام آباد کی سڑکوں پر نکلنے والی موم بتی آنٹیاں نیوزی لینڈ مسجد میں قتل عام پر وفات کیوں پا گئیں؟

☆ آصف سعید کھوسہ سے پوچھنا یہ تھا کہ تم بڑے معاہدے کی باتیں کرتے ہو یہ کس معاہدے میں لکھا ہے کہ عیسائی بے قصور مسلمان کو زندہ جلا دیں ہم کو اس کا انصاف چاہیے۔تمہیں یاد ہو نہ ہو جس وحشت کے

ساتھ یوحنا آباد میں جو ظلم و بربیت حافظ نعیم کے ساتھ کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی، اس وقت موم بتی آنٹیوں نے نہ تو آنسو بہائے اور نہ ہی کوئی ریلی نکالی گئی کیوں کہ ''مرنے والا حافظِ قرآن مسلمان تھا اور مارنے والے عیسائی''

☆ سپریم کورٹ کا نیب کو بحریہ ٹاؤن کے خلاف کارروائی بند کردینے کا حکم غیر قانونی ہوگیا، قانونی ''یہ ہے نیا پاکستان ؟؟؟'' ملک ریاض ہمیشہ یہ کہتا ہے پاکستان میں رشوت دیکر کوئی بھی کرالو ہوجائے گا آج پوری دنیا نے مان بھی لیا۔ آج سپریم کورٹ نے 3 ہزار ارب کی زمین کے بدلے ملک ریاض کو 460 ارب کی رشوت کی پیشکش قبول کرکے انصاف کا گلا گھونٹ دیا۔ اسے کہتے جائز کرپشن۔

☆ عدلیہ، نیب کے NROs پر جو اعتراض کرتی تھی وہی NRO خود بحریہ ٹاؤن کے ملک ریاض کو دے دیا۔

☆ اسد عمر نے کہا ''ہمیں اگلا الیکشن خریدنا نہیں پڑے گا'' (یعنی یہ الیکشن خریدا تھا) اب شاہ محمود نے کہا ''فیصلہ ساز ادارے نواز اور زرداری کو پسند نہیں کرتے، وہ PTI کو پسند کرتے ہیں'' وہ قابل ترین وزرا کے اعترافی بیان کے بعد کس ثبوت کی ضرورت رہ جاتی ہے، اس پر بھی وہ کہتے ہیں سلیکٹڈ کیوں کہتے ہو۔

☆ ''اشتہار تلاش گم شدہ'' اسد عمر کا کیلکولیٹر جس سے دوسال قبل پیٹرول کی قیمت کا فارمولا نکالا کرتے تھے کہیں گم ہوگیا ہے، اگر کسی کو ملے تو بنی گالا پہنچا کر ثواب دارین حاصل کرے۔

☆ شکر کریں تیل کی قیمت 12 روپے نہیں بڑھائی۔ وزیر پٹرولیم

☆ پہلے 20 روپے کی ربڑ بال کے لیے 11 دوست پیسے اکٹھے کرتے تھے، اور آج بال تو اکیلے لا سکتے ہیں، پر 11 دوست اکٹھے نہیں ہوتے۔

☆ جاپان کی ہوکائدو ریلوے کمپنی نے تین برس پہلے کامی تیرا کی ریلوے اسٹیشن کے لیے اپنی سروس غیر منافع بخش ہونے کی بنا پر بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر پھر یہ فیصلہ ملتوی کردیا گیا کیوں کہ اس اسٹیشن سے ایک بچی اسکول جاتی آتی ہے۔ اب ایک ٹرین صبح سات بج کے پانچ منٹ پر صرف اس کم سن مسافر کے لیے آتی ہے اور پھر شام پانچ بجے اسے واپس لاتی ہے۔ اس بچی کا تعلیمی سال مارچ میں مکمل ہوجائے گا اور 26 مارچ کے بعد کامی تیرا کی ریلوے اسٹیشن کے لیے ہوکائدو ریلوے کی ٹرین سروس بھی بند ہوجائے گی۔ اتنی مشکل سے پالتی ہیں کچھ قومیں اپنے طلبہ کو...... (شاید جاپان جیسے ممالک کو کبھی ضربِ عضب کی ضرورت نہ پڑے)

☆ حجاب ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہرگز نہیں۔ پنجاب کی میڈیکل یونیورسٹی کی باحجاب طالبہ نے 18 گولڈ میڈلز لے کر ریکارڈ قائم کردیا۔ ماشاءاللّٰہ

☆ مسلمانوں نے اسپین پہ آٹھ سو سال حکومت کی۔ نہ عیسائیوں کا قتل عام کیا، نہ چرچ گرائے۔ بلکہ عیسائیوں کو مسلمانوں کے ساتھ مساویانہ حقوق دیئے۔ جب عیسائیوں نے دوبارہ اسپین پہ قبضہ کیا تو وہاں مسلمانوں کی نسلوں کو ختم کردیا گیا۔ بچوں تک کو قتل کردیا۔ قرآن اور دوسری مذہبی کتابوں کو جلا دیا۔ مسلمانوں کو جبراً عیسائی کیا گیا۔ مسجدوں کو گرا کر چرچ بنادیئے۔ بچے کچے مسلمانوں کو دھوکے سے جہازوں میں بھر کر بیچ سمندر ڈبو دیا۔ ان بدبودار عیسائیوں کے ناجائز بچے یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ''اسلام تلوار سے پھیلایا گیا'' اگر اسلام تلوار سے پھیلایا جاتا تو اسپین سے عیسائیوں کی نسلیں ختم ہوجاتیں، وہ دوبارہ قابض نہ ہوتے۔

☆ شیزان قادیانیوں کی اور پیپسی یہودیوں کی ہے البتہ بازار میں ملاوٹ شدہ، زہریلی اشیائے خورد

نوش الحمدللّٰہ مسلمانوں کی اپنی ہیں......!

☆ اب یہ سبسڈی بند کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے تو پارلیمنٹ ہاؤس کیفے ٹیریا، وزرا اور اراکین پارلیمنٹ کی سفری سبسڈی پٹرول، فون، بجلی کے بلوں میں سبسڈی/ رعایت/ مفت سفر......سب سے شروع کریں۔ یقین کریں کہ حج پر سبسڈی ختم کرنے سے کہیں زیادہ بچت ہوگی......

☆ کراچی پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں ایجنسیز کی کارروائی، چھاپے کے دوران خفیہ اداروں نے PC کے جنرل منیجر جیفری سکاٹ کے نویں فلور پر واقع کمرے سے کار رجسٹریشن نمبر پلیٹس اور دوسری بہت اہم اشیاء اور دستاویزات قبضے میں لے کر کمرے کو سیل کردیا۔ یاد رہے کہ جیفری اسکاٹ کو ان غیر قانونی کاموں کے لیے سندھ پولیس کے اعلی افسران کی پشت پناہی حاصل تھی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھی جس کے بعد یہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ غیر ملکیوں کی پاکستان میں ایسی جگہوں پہ ملازمت اختیار کرنا اور جرائم میں مددگار ہونا لمحہ فکریہ ہے۔

☆ امریکا کی ایک ریاست میں ایک ماں نے اپنے بیٹے کے خلاف مقدمہ کیا، وہ مقدمہ اخبارات کی زینت بھی بنا اور ٹی وی پر بھی اس کی تفصیل آئی...... ماں نے یہ مقدمہ کیا کہ میرے بیٹے نے گھر میں ایک کتا پالا ہوا ہے اور روزانہ تین چار گھنٹے اس کے ساتھ گزارتا ہے، اسے نہلاتا ہے، اس کی ضروریات پوری کرتا ہے، اسے اپنے ساتھ ٹہلنے کے لیے بھی لے جاتا ہے، روزانہ سیر کرواتا اور کھلاتا پلاتا بھی خوب ہے اور میں بھی اسی گھر میں دوسرے کمرے میں رہتی ہوں، لیکن میرا بیٹا میرے کمرے میں پانچ منٹ کے لیے بھی نہیں آتا ......اس لیے عدالت کی چاہیے کہ وہ میرے بیٹے کو روزانہ میرے کمرے میں ایک مرتبہ آنے کے لیے ضرور پابند کرے......

جب ماں نے مقدمہ کیا تو بیٹے نے بھی مقدمہ لڑنے کی تیاری کرلی...... ماں، بیٹے دونوں نے وکیل کرلیا...... دونوں وکیل جج کے سامنے پیش ہوئے اور کارروائی مکمل کرنے کے بعد جج نے جو فیصلہ سنایا، ملاحظہ کیجئے: ''عدالت آپ کے بیٹے کو آپ کے کمرے میں 5 منٹ آنے پر مجبور نہیں کرسکتی، کیوں کہ ملک کا قانون ہے کہ جب اولاد 18 سال کی ہوجائے تو اسے حق حاصل ہوتا ہے کہ چاہے تو والدین کو کچھ ٹائم دے یا نہ دے...... بالکل علیحدگی اختیار کرلے، رہی بات کتے کی تو کتے کے حقوق لازم ہیں جنہیں ادا کرنا اس پر ضروری ہے......البتہ ماں کو کوئی تکلیف ہو تو اسے چاہیے وہ حکومت سے رابطہ کرے، وہ اسے بوڑھوں کے گھر لے جائیں گے...... وہ وہاں اس کی خبر گیری کردیں گے......اللّٰہ تعالی ہمارے معاشرے کو ایسی معاشرت سے اپنی پناہ میں رکھے، آمین

☆ اگر سارا قرضہ قوم نے ہی اندھے ٹیکس دے کر اتارنا ہے تو پھر ان چوروں کو چھوڑ دو جن کا جیل میں پروٹوکول کا خرچہ بھی قوم نے دینا ہے۔

☆ کافی دن ہوگئے خان صاحب نے بتایا نہیں کہ ہر پاکستانی کتنے روپوں کا مقروض ہے پہلے تو روزانہ بتایا کرتے تھے۔

☆ حج سے لے کر ہر کھانے پینے کی چیز پر ٹیکس لگانے والوں نے شراب کی تیاری پر عائد ٹیکس ختم کردیا۔ کیا ایسے بنے گی ریاستِ مدینہ؟

☆ علیمہ خان پھنسی تو ایمنسٹی اسکیم دے دی، جہانگیر ترین کی سہولت کے لیے بزنس پر سبسڈی دے دی، جہانگیر ترین کے بیٹے نے ملتان سلطان خریدی تو ٹیکس ختم کر کے سبڈی دے دی، سینما گھروں پر سبسڈی دے دی، سکھوں کے لیے یاترا فری کردی، کیا حج اتنا ہی گیا گزرا فریضۂ اسلام ہے کہ اس پر سبسڈی نہیں دے سکتے۔

☆ سابقہ وزیر خارجہ حنا ربانی کھر کی گلیکسی ٹیکسٹائل مل جھنگ کے ذمہ بجلی کا بل -/67,700,000 روپے ہے جس کی واپڈا نے 3000 روپے ماہانہ قسط مقرر کی ہے۔ یعنی 1880 سال تک وہ اقساط ادا ہوں گی...... یہ ہے اس ملک کا کرپٹ سسٹم!!!

☆ سرفراز نے جنوبی افریقا کے کھلاڑی کی توہین کی، معافی مانگی پھر بھی سزا ملی، یہ گوروں کا قانون ہے۔ ملعونہ عاسیہ مسیح نے توہینِ رسالت ﷺ کی، پھر بھی باعزت بری ہوگئی۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قانون ہے۔

☆ پنجاب کی عوام کو مبارک ہو پنجاب اسمبلی اراکین کی تن خواہ 83,000 روپے سے بڑھا کر 200,000 روپے ماہانہ کرنے کا بل متفقہ طور پر منظور یعنی حکومت اور اپوزیشن دونوں متفق، نہ اسمبلی میں شور شرابہ ہوا نہ اسپیکر صاحب نے کسی کو باہر نکالا نہ شیم شیم کے نعرے لگے نہ ارکان گتھم گتھا ہوئے نہ واک آوٹ ہوا اور نہ ہی پنجاب اسمبلی کے باہر اجلاس ہوے، حکومت اور اپوزیشن کا عوام کے لیے واضح پیغام......

کسان کو سبسڈی نہ دو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

کھادیں مہنگی کردو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

بجلی مہنگی کردو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

تیل کی قیمتیں بڑھادو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

گیس کی قیمتیں بڑھادو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

یونین فنڈز روک دو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

ہسپتالوں کی فیس بڑھادو...... کیوں کہ خزانہ خالی ہے

بڑھانی ہے تو ارکان اسمبلی کی تن خواہ بڑھادو کیوں کہ وہ بہت غریب...... پاکستانی عوام کے لیے لمحہ فکریہ......

☆ 17 ستمبر کو وزیر اعظم ہاؤس میں ہونے والی گاڑیوں کی نیلامی نے پاکستان کو 18 کڑوڑ روپے دیئے۔ نیلامی کے لیے پیش کی گئی 102 گاڑیوں میں سے 62 نیلام ہوئیں۔ وزیر اعظم ہاؤس نے سعودی شہزادے کی آمد پہ 300 گاڑیاں 20 کروڑ روپے کرایہ پہ حاصل کرلیں۔ اسے کہتے ہیں کفایت شعاری مہم ، تبدیلی آئی رے۔

☆ پاکستان کا 90% تاجر طبقہ حاجی ہے۔ دکانوں کے زیادہ تر نام مکی، مدنی، سبحان اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ جنرل اسٹور ہیں، پھر بھی کوئی چیز خالص نہیں ملتی......

☆ 10 ہزار کی شیروانی، 5 ہزار کا کھسہ، 3 ہزار کا کلاہ پہن کر 20 ہزار کا موبائل جیب میں رکھ کر اور 50 ہزار مراثیوں پر لٹانے کے بعد...... دولہا کی یہی کوشش ہوئی ہے کہ میرا نکاح مولوی صاحب فری میں پڑھائیں۔

☆ ایم کیو ایم را کی ایجنٹ ہے۔ اگر میں ایم کیو ایم سے اتحاد کرلوں تو مجھ سے بڑا منافق کوئی نہیں ہوگی۔ عمران نیازی (2 اگست 2015ء)

ایم کیو ایم کے اراکین سے زیادہ نفیس لوگ کابینہ میں نہیں۔ وزیر اعظم

☆ ہمارے کپتان نے کس مہارت کے ساتھ ملک ریاض کو قابو کیا۔ یہ حقیقت آپ سنیں گے تو کپتان پر فخر کریں گے، ملک ریاض کے ساتھ سودا 460 اَرب روپے کا ہوا ہے جب کہ اس پر کیس 3,000 اَرب کی کرپشن کا تھا یعنی 15% پر حکومت مان گئی ہے۔ 85% پیسہ معاف کردیا گیا ہے۔ ڈیل میں لکھا گیا ہے کہ پیسہ 7 سال میں قسطوں میں دیا جائے گا، ایک قسط دینے کے بعد باقی بآسانی تاخیر کا شکار ہوسکتی ہیں اور 5 سال بعد تو حکومت بھی بدل سکتی ہے۔ ڈیل کا ڈالر کے بجائے روپے میں کرنے سے روپے کی گرتی ہوئی مانگ ملک ریاض کو فائدہ دے گی، اس طرح کی سودے بازی سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا اور اگر یوتھیوں سے پوچھ لو تو کہتے ہیں کہ خان کسی کو نہیں چھوڑے گا۔ میں پوچھتا ہوں تم نے اس ملک کا 2,540 اَرب روپیہ کس سے پوچھ کر معاف کیا؟؟ اپنا بنی گالہ تم غریبوں کو چندہ میں نہیں دے سکے آج تک، ڈیل بتاتی ہے کہ یاں ڈیلر بکاؤ تھے یاں بے وقوف۔

☆ شغلِ اعظم کے چودہ نکات:

1- قرضہ نہیں لوں گا۔ 2- پٹرول گیس بجلی سستی کروں گا۔ 3- میٹرو بس نہیں بناؤں گا۔ 4- ڈالر مہنگا نہیں کروں گا۔ 5- ہندوستان سے دوستی نہیں کروں گا۔ 6- ٹیکس ایمنسٹی اسکیم نہیں دوں گا۔ 7- آزاد امیدوار نہیں لوں گا۔ 8- سیکیورٹی اور پروٹوکول نہیں لوں گا۔ 9- وزیر اعظم ہاؤس کو لائبریری بناؤں گا، گورنر ہاؤسز بلڈوزر سے گرادوں گا۔ 10- بیرون ملک دورے نہیں کروں گا اور عام کمرشل پرواز سے سفر کروں گا۔ 11- ہیلی کاپٹر کی بجائے ہالینڈ کے وزیر اعظم کی طرح سائیکل استعمال کروں گا۔ 12- مختصر ترین کابینہ رکھوں گا۔ 13- جس پر الزام ہوگا اسے عہدہ نہیں دوں گا۔ 14- جو حلقہ کہیں گے کھول دوں گا۔ اور میں آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

☆ مٹی کے برتنوں سے اسٹیل اور پلاسٹک کے برتنوں تک اور پھر کینسر کے خوف سے دوبارہ مٹی کے برتنوں تک آجانا، انگوٹھا چھاپی سے پڑھ لکھ کر دستخطوں (Signature) پر اور پھر آخر کار انگوٹھا چھاپی (Thumb Scanning) پر آجانا، پھٹے ہوئے سادہ کپڑوں سے صاف ستھرے اور استری شدہ کپڑوں پر اور پھر فیشن کے نام پر اپنی پینٹیں پھاڑ لینا۔ زیادہ مشقت والی زندگی سے گھبرا کر پڑھنا لکھنا اور پھر پی ایچ ڈی کر کے واکنگ ٹریٹ (Walking Track) پر پسینے بہانا، قدرتی غذاؤں سے پراسس شدہ کھانوں (Canned Food) پر اور پھر بیماریوں سے بچنے کے لیے دوبارہ قدرتی کھانوں (Organic Foods) پر آجانا۔ پرانی اور سادہ چیزیں استعمال کر کے ناپائیدار برانڈڈ (Branded) آئٹمز پر اور آخر کار جی بھر جانے پر پھر (Antiques) پر اِترانا۔ بچوں کو جراثیم سے ڈرا کر مٹی میں کھیلنے سے روکنا اور ہوش آنے پر دوبارہ قوتِ مدافعت (Immunity) بڑھانے کے نام پر مٹی سے کھلانا..................!

اس کی اگر تشریح کریں تو یہ بنے گی کہ ٹیکنالوجی نے صرف یہ ثابت کیا ہے کہ مغرب نے تمہیں جو دیا اس سے بہتر وہ تھا جو تمہارے دین نے اور تمہارے کلچر نے دیا............!!!

☆ کوئی بتائے گا امریکا میں جلسہ کس کی فنڈنگ سے ہوا؟؟ اور یہ فنڈنگ کیوں کی گئی؟؟

☆ صحافی سمیع ابراہیم اور اینکر مبشر لقمان کو اگر یہی تھپڑ کسی دینی شخصیت نے مارا ہوتا آج می ڈیا اسلام مخالف زہر اگل رہا ہوتا۔ دقیانوسی وشدت پسند اور دہشت گردی کے فتوی دیئے جا رہے ہوتے۔مگر یہ پڑھے لکھے طبقہ کے وزیر نے مارا......؟؟

☆ چھٹی جماعت کی سائنس کی کتاب میں صوتی آلودگی کے ذرائع میں مسجد کی تصویر قابل مذمت اقدام، واضح ہو کہ مساجد سے دن میں پانچ بار مائک سے صرف تین سے چار منٹ کے لیے اذان کی آواز آتی ہے۔نئی نسل کو یہ سبق پڑھایا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ اذان بھی اک شور ہے جس سے آرام میں خلل آتا ہے جب کہ اذان کے الفاظ وآواز دل وروح کا سکون ہے اور اللہ کی طرف سے بلاوا ہے اس طرح اسلام میں یہ نماز کی پابندی کروا کر ایک ذمہ دار انسان بناتا ہے۔مسجد کی جگہ آپ لاؤڈ اسپیکر کی تصویر لگائیں جس پر واقعی بات کی جاسکتی ہے لیکن مسجد شور نہیں ماخذ نہیں۔

☆ چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے — غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم......حق بات پہ یکجا — اُس قوم کا حاکم ہی بس اُن کی سزا ہے

☆ دعوے سادگی کے لیکن بجٹ میں وزیر اعظم ہاؤس کے لیے ایک اَرب 17 کرُوڑ روپے مختص کئے گئے۔پچھلے بجٹ کی نسبت 18 فیصد اضافہ کیا گیا۔

اور نہ جانے ان جیسے ہزاروں کیس امیروں، وڈیروں، جاگیرداروں اور بزنس مینوں کے رزلٹ صفر۔

☆ ایک بیوہ عورت نے جس کا بیٹا افغان جہاد میں شہید ہو گیا تھا ہرات کے مجاہد کمانڈر تورن اسماعیل خان سے پوچھا: امیر صاحب جنت اچھی جگہ ہے یا فرانس؟ امیر صاحب: اس میں کیا شک ہے جنت اچھی جگہ ہے۔ بیوہ نے کہا: نہیں امیر صاحب فرانس اچھی جگہ ہے۔امیر صاحب نے پوچھا: وہ کیسے؟ بیوہ نے کہا: نہیں تو آپ اپنے بیٹے کو فرانس بھیجنے کے بجائے جہاد پر بھیجتے۔آپ نے صرف ہمارے بچے شہید کروائے اپنے بچے اس سعادت سے محروم رکھے۔ واضح رہے، برہان الدین ربانی کی بیٹی لندن میں ماڈلنگ کرتی ہے۔ قاضی حسین احمد اور فرید پراچہ دونوں کے داماد امریکا میں رہتے ہیں۔ جنرل حمید گل کا بیٹا سوئٹزر لینڈ میں بزنس کرتا ہے۔غزوہ ہند کے مجاہد اور یا مقبول کی بیٹی امریکا میں پڑھتی ہے، مگر ہمارے لیے مغرب طاغوت ہے۔(فیصل اعجاز بھلی)

☆ کیا فائدہ ہوا، کس کا فائدہ ہوا؟ شرجیل میمن پکڑا گیا......چھوٹ گیا۔شہباز شریف پکڑا گیا...... ضمانت پر چھوٹ گیا۔نواز شریف پکڑا گیا......رہا ہوا۔پھر پکڑا گیا......پھر رہا، پھر گرفتار۔ڈاکٹر علیم گرفتار...... اربوں کا کیس، پھر باعزت بری۔علیم خان کو بھی لاہوری عدالت نے رہا کر دیا۔اب زرداری پکڑا گیا...... پروڈکشن آرڈر کی تیاریاں۔عوام نے گرفتاری اور رہائی کو چاٹنا ہے کیا؟ کچھ ریکوری ہوئی تو وہ بتاؤ۔کوئی ملک کا لوٹا ہوا پیسہ واپس آیا تو وہ بتاؤ؟ مہنگائی پر مہنگائی اور ٹیکس پر ٹیکس۔رہائی و گرفتاری کا کھیل! جس جس نے بھی کرپشن کی اس سے لوٹا ہوا پیسہ واپس نکالو چاہے وہ نواز شریف ہو، زرداری ہو یا کوئی اور۔ملک اور عوام کے فائدے کے لیے کچھ کیا ہوا نظر آنا اور محسوس ہونا چاہیے ورنہ حال تمہارا بھی پہلے جیسوں کا ہوگا۔

☆ کراچی کے نجی ہسپتال میں غلط ٹیکے کا شکار ہونے والی 9 ماہ کی بچی نشوا کی کئی روز تک زیر علاج رہنے

کے بعد زندگی کی بازی ہار گئی۔

☆ کراچی گلشن اقبال میں ایک بڑی کا مشہور ہسپتال ہے اس ہسپتال کے مالک کے گھر کو ایک میڈیسن کمپنی نے ایک کروڑ روپے کی لاگت سے دوبارہ تیار کروا کر دیا ہے، بدلے میں ڈاکٹر صاحب ایک سال تک ہر مریض کو اس کمپنی کی دوائی لکھنے کے پابند ہیں۔ یہ ایک ہسپتال کی کہانی نہیں سارے پاکستان میں ڈاکٹروں کا یہی حال ہے۔

ایسا پہلا واقعہ نہیں ہے، ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں کوئی پوچھنے والا نہیں، کوئی بولتا بھی ہے تو پیسا دے کر چپ کروا دیا جاتا ہے، افسوس

☆ آپ نے کبھی غور کیا؟ دنیا میں ہزاروں خطرناک بیماریاں ہیں لیکن امیر ترین عالمی طاقتوں کی طرف سے نہ کسی ملک کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں اور نہ ہی ان ادویات کا استعمال لازم قرار دیا جاتا ہے۔تو پھر پولیو کی مرتبہ ایسا کیوں ہے؟ ہمارے آنے والی نسلوں کی عمر کم کرنے کے لیے؟ انہیں بانجھ کرنے کے لیے؟ انہیں ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار کرنے کے لیے؟ آخر کوئی تو وجہ ہوگی۔ذرا سوچیے!

☆ آٹھ سرکاری بھینسیں 23 لاکھ میں بیچنے والی تبدیلی سرکار طوطے کے پنجرے پر ساڑھے 19 لاکھ لگانے کو تیار، ایوان صدر میں مکاؤ طوطے کے لیے پنجرے بنانے کے لیے ٹینڈر اور لاکھوں کے اخباری اشتہار جاری۔

☆ جج ارشد ملک کے بیان حلفی پہ چند سوالات؟

1- دورانِ سماعت جج نواز شریف کے ساتھیوں مہر جیلانی، ناصر جنجوعہ، ناصر بٹ اور خرم یوسف سے کیوں ملتے رہے؟

2- رشوت کی پیش کش اور دھمکیوں کے بعد بھی وہ ناصر بٹ اور خرم یوسف سے کیوں ملے؟

3- انہیں بلیک میل والی ویڈیو فیصلوں کے بعد کیوں دکھائی پہلے کیوں نہیں؟

4- جج صاحب اتنے مروت والے تھے کہ ناصر بٹ کے کہنے پہ صرف نواز شریف کو مطمئن کرنے کے لیے جاتی امراء ان سے ملنے بھی پہنچ گئے؟

5- مریم نواز یا کسی نے ان پہ دباؤ ڈالنے والے کسی فرد یا ادارے کا نام نہیں لیا تو جج نے اپنے بیان حلفی میں عدلیہ اور آرمی کا نام کیوں لیا؟

6- نواز شریف کے مونھ میں میرٹ پہ فیصلہ دینے کا مؤقف اختیار کرنے کے بعد بھی معزز جج ناصر بٹ کو گھر بلا کر اپیل کے مسودے کے لیے رہنمائی کیوں کی اور قانونی موشگافیوں سے کیوں آگاہ کیا؟

7- اتنی دھمکیوں کے بعد بھی جج صاحب مسلسل ناصر بٹ کی ٹیلی فون کالز کیوں سنتے رہے؟

8- اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی معزز جج نے مدینہ میں حسین نواز سے کیوں ملاقات کی؟

9- یہ سب کچھ ہوتا رہا اور جج صاحب خاموشی سے سب برداشت کرتے رہے کیوں؟

آخر میں صرف اتنا کہ اگر یہ سب سچ تو کیا اتنے بھولے بندے کا جج کے منصب پہ فائز ہونا بنتا ہے؟

☆ رات کو شب براءت تھی مگر مجال ہے کہ وزیر اعظم عمران خان نے اپنے مونھ سے کوئی کلمہ ادا کیا ہو یا ٹویٹ کی ہو۔مگر آج عیسائیوں کا کوئی تیوہار ہو یا ہندوؤں کا تیوہار یا پھر یہودیوں کا کوئی تیوہار ہمارے وزیر

اعظم سب سے پہلے ٹویٹ کرتے ہیں۔

☆ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے اب تک امریکا 37 مختلف مما لک پر حملے کر کے تقریباً دو کڑوڑ لوگوں کو قتل کر چکا ہے۔گلوبل ریسرچ رپورٹ

☆ مسجد سے جوتے چرانے والے غریب آدمی کو نشان عبرت بنانے والے جوشیلے عوام اربوں روپے لوٹنے والے کی جوتیاں سیدھی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

☆ چپکے چپکے چینی 50 سے 75 روپے پہ چلی گئی یہ کون سا ڈالر سے آتی ہے بلکہ یہ تو 180 روپے من والے گنے سے بنتی ہے۔جس چیز میں آپ کا مکمل کنٹرول ہے آپ اس چیز پر غریب عوام کو ریلیف نہیں دے سکتے تو باقی چیزوں پہ آپ سے کیا امید کرے کوئی؟؟؟

☆ روٹی پہ ٹیکس نہیں لگایا، شبر زیدی۔آٹے پر 17% ٹیکس لگا دیا، جس سے روٹی بنتی ہے۔گیس کی قیمت میں 400% اضافہ کر دیا جس سے تندور چلتے ہیں۔بجلی کی قیمت میں 127% اضافہ کر دیا جس سے فلور ملیں چلتی ہیں۔روٹی 5 روپے سے 15 روپے کی ہو گئی لیکن............روٹی پر ٹیکس نہیں لگایا، شبر زیدی

☆ پرانا موقف: لیڈر ٹھیک ہو تو نیچے ٹیم خود بخود کام صحیح کرتی ہے۔نیا موقف: نیچے ٹیم ہی نہ ٹھیک ہو تو اوپر خان کیا کرے؟؟فلم ابھی جاری ہے۔

☆ فری علاج بند۔پیسہ نہیں، یونی ورسٹی اسکالرشپ بند۔پیسہ نہیں، ترقیاتی کام بند۔پیسہ نہیں، نئی نوکریاں بند، پیسہ ختم، عوام پر ٹیکس ہی ٹیکس۔پیسہ نہیں، پھر اچانک چند دوستوں کو تین سو اَرب معاف کر دیے جاتے ہیں۔

☆ صلاح الدین سے بڑے ذہنی مریض وہ پولیس والے تھے جنھوں نے اس پر تشدد کیا، اس کیس کو مثال بنایا جائے، قانون سازی کی جائے اور پولیس سے یوں ملزمان پر تشدد کرنے کا اختیار ہمیشہ کے لیے چھینا جائے۔

☆ چاہیئے تو یہ تھا کہ صلاح الدین کے واقعے کے بعد وزیر اعلی پنجاب یہ اعلان کرتے کہ پنجاب کے سارے تھانوں کی CCTV کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جائے گی تا کہ پولیس والے کچھ انسان بنیں لیکن افسوس کہ آئی جی پنجاب نے تھانوں میں کیمرے والا فون لے جانے پر پابندی لگا دی۔واہ رے انصاف

☆ 4,445 روپے فی گھنٹہ، 32 لاکھ فی ماہ، اس کے علاوہ مراعات الگ سے، مصباح الحق قومی ٹیم کے ہیڈ کوچ مقرر، جہاں غریب عوام کو دو وقت کی روٹی نہیں مل رہی اس کے پاس بچوں کے علاج کے پیسہ نہیں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں خودکشیاں کر رہے ہوں وہاں پیسے کا اتنا بے دریغ استعمال، عمران خان تم نے تو کہا تھا قومی خزانے کی حفاظت میں خود کروں گا اس قومی خزانے سے آج تک کسی غریب کو کوئی فائدہ ہوا۔

☆ بائیس سال تک نیازی کہتا رہا کہ اس کے پاس 200 ماہر معاشیات کی ٹیم ہے بعد میں پتہ چلا کہ وہ سارے ماہر منشیات تھے۔

☆ پلی بارگین قانونی بدمعاشی ہے۔100 اَرب لوٹو 10-15 اَرب دو پاک صاف چھوٹ جاؤ۔پولیس ہر سڑک پہ پکڑتی ہے۔2 ہزار کا چالان نہیں کرانا 500 دو۔صاف پلی بارگین کرو چھوٹ جاؤ۔ایف بی آر میں 50 لاکھ ٹیکس کے نوٹس پہ 5 لاکھ انسپکٹر کو دی 5 لاکھ حکومت کو جمع کرائیں 40 لاکھ بچائیں پلی بارگین پرفیکٹ۔زمین کی منتقلی پہ 20 لاکھ ٹیکس لگتا ہو تو رات کو تحصیل دار کی بیٹھک میں پٹواری کے ساتھ پلی بارگین

کرو۔ایک لاکھ پٹواری، 2 لاکھ تحصیل دار اور صرف 50 ہزار حکومت کو دیں موج کریں پلی بارگین مکمل۔دفاتر، نیب، عدلیہ، بلدیہ، ہسپتال ہر جگہ پلی بارگین کا راج ہے۔کہاں ہے مملکت پاکستان المعروف ریاست مدینہ؟ (جنید ملک)

☆ 2017ء : خان صاحب کو غریبوں کی وجہ سے نیند نہیں آتی تھی۔ 2019ء : غریبوں کو خان صاحب کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

☆ ایک لمحہ فکریہ، یہ بچے ہمارے ہیں......

1990ء کے ٹائمز میں یہ خبر چھپی کہ 20 یا 50 سال کے بعد پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا، انگلینڈ وغیرہ کے ماہرین اکٹھے ہوئے، کافی غور وفکر کے بعد کچھ سمجھ میں نہ آیا، آخرکام روم میں جان پال پوپ سیکنڈ کے پاس مسئلہ لے کر گئے تو اس نے ایک سوال کیا کہ یہ بتاؤ کہ مسلمانوں کے بچے زیادہ تر اسکولوں اور خاص طور پر انگلش میڈیم اسکولوں میں پڑھتے ہیں یا مکتب و مدرسہ میں؟ تو ماہرین نے کہا کہ 80 فیصد سے زیادہ بچے اسکولوں میں پڑھتے ہیں اور بہت کم بچے مدارس و مکاتب دینیہ میں پڑھتے ہیں تو پوپ نے ایک فقرہ کہا، کانوں میں روئی ڈال کر سو جاؤ! فکر نہ کرو! یہ بچے ہمارے ہیں! مسلمانوں کے نہیں!

☆ سانحہ نیوزی لینڈ، مسلمانوں نے PSL میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی اور کافروں نے پارلیمینٹ میں قرآن پاک پڑھا، ریاست مدینہ

☆ ریاست مدینہ کی بات کرنے والے وزیر اعظم عمران خان سے میری درخواست ہے کہ Lux ایوارڈ کے موقع پر بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ایسے ایوارڈز کو منعقد کرانے والوں کی بھی پوچھ گچھ کی جائے۔معاشرہ میں فحاشی پھیلانے کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

☆ عورت کی میت کو نامحرم نہیں دیکھ سکتا تو زندہ عورت کس جواز کے تحت اپنی نمایش کرتی پھرتی ہے، بات کڑوی ضرور ہے، مگر قابل غور ہے۔

☆ وزیر اعظم ہاؤس کی بھینسوں کو 23 لاکھ میں نیلام کیا اور صدر نے 36 لاکھ میں محفل مشاعرہ کروا کر ن لیگ کی سازش بے نقاب کر ڈالی۔

☆ یہ ہے اصل تبدیلی

مشرف کے خلاف فیصلہ روک دیا جائے، فارن فنڈنگ کیس کا فیصلہ روک دیا جائے، مالم جبہ کیس نہ کھولا جائے، پشاور بی آر ٹی کا نہ پوچھا جائے، حکومتی وزراء کو ہاتھ نہ لگایا جائے، علیمہ خان سے حساب نہ مانگا جائے، پی ٹی وی حملہ کیس ختم کیا جائے۔پھر کہا جائے کہ قانون سب کے لیے ایک۔

☆ اپیل۔اگر آئی ایم ایف سے قرض لینا مجبوری ہے اور ملکی مفاد میں ہے تو ضرور لیں......لیکن کیوں نہ اس بار اس قرض کا بوجھ عوام پر نئے ٹیکس لگانے کی بجائے یہ کیا جائے کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ ساتھ قومی اسمبلی و سینیٹ کے تمام ممبران اور صوبائی و وفاقی وزراء اور وزیر اعظم و صدر، آرمی چیف اور تمام جج صاحبان اور تمام افسر شاہی سے سوائے اپنی تن خواہ کے علاوہ تمام تر مراعات واپس لے لی جائیں۔ان کا ہاؤس رینٹ، بجلی و گیس بل، ڈیزل و پٹرول خرچ، ماہانہ لاکھوں الاؤنس، ماہانہ ریفریشمنٹ خرچ، گاڑیاں، پروٹوکول، سب کچھ یہ سب خود اپنی جیب سے برداشت کریں...... پھر دیکھتے ہیں مہنگائی کم ہوتی ہے یا بڑھتی

ہے۔ پٹرولیم مصنوعات، گیس بجلی کم ہوتی ہے یا بڑھتی ہے، ملکی خسارہ کم ہوتا ہے یا بڑھتا ہے، ملک پہ قرض کا بوجھ کب تک رہتا ہے......؟؟؟

☆ عمران خان کے 105 یوٹرنز

1- 50لاکھ گھر 2- 200ارب منوھہ پر مارنا 3- ایک کروڑ نوکریاں 4- 2روپے یونٹ بجلی
5- 45روپے پیٹرول 6- نوکریوں کی بارش 7- باہر سے لوگ کام ڈھونڈنے آئیں گے
8- بھیک نہیں مانگیں گے 9- بھیک مانگنے پر خودکشی 10- باہر پڑا سارا پیسہ واپس لائیں گے
11- ریاست مدینہ بنائیں گے 12- نواں پاکستان بنے گا 13- کشمیر آزاد کرائیں گے
14- ایکسٹینشن نہیں دیں گے 15- غریب کو روزگار فراہم کریں گے 16- علاج فری ہوگا
17- ملک ترقی کرے گا 18- کاروبار وافر ہوں گے 19- فیکٹریاں لگیں گی 20- چپڑاسی نہیں رکھوں گا 21- شیدا ٹلی شیخ رشید جیسے آدمی کو اپنا چپڑاسی بھی نہ رکھوں اور پھر ایسا یوٹرن لیا کہ اب کہتے ہیں شیخ رشید اور ہماری سوچ ایک ہے۔(اب وزیر ریلوے) 22- کپتان نے بابر اعوان کو چور کہا اور پھر اسے ہی اپنا وکیل بھی رکھ لیا۔ 23- چوروں کی اسمبلی ہے میں نہیں بیٹھوں گا 24- سول نافرمانی
25- 22سال حکمران ٹیکس چور پھر اب عوام ٹیکس چور 26- جمعہ کو چھٹی 27- ویلنٹائن ڈے پر پابندی
28- ٹک ٹاک بند کرنے کا اعلان 29- منی چینجر آؤٹ لٹ بند کرنے کا اعلان 30- ڈالر جلاوں گا
31- ایمنسٹی اسکیم نہیں دوں گا 32- این آر او نہیں دوں گا 33- چوروں کو نہیں چھوڑوں گا
34- انصاف سب کے لیے ایک ہوگا 35- قانون سب کے لیے برابر ہوگا 36- پولیس میں اصلاحات لاؤں گا 37- قطر سے واپسی پر مجرموں کو عبرت کا نشان بناوں گا 38- عمران خان نے پرویز الٰہی کو سب سے بڑا ڈاکو قرار دیا اور اس کے بعد فرمایا پرویز الٰہی اور ہم مل کر کرپشن کے خلاف لڑیں گے
39- پھر وہی ڈاکو نفیس ترین لوگوں میں شامل بلکہ اس کی پوری پارٹی 40- اتحاد نہیں کروں گا
41- لوٹے نہیں خریدوں گا 42- اداروں کا سیاسی کردار ختم کروں گا 43- منظور پشتین کے مطالبات درست ہیں حمایت کرتا ہوں 44- جنرل کو گالیاں 45- آرمی آئی ایس آئی پر الزامات 46- الیکشن کمیشن پر الزامات 47- عدلیہ پر الزامات 48- ختم نبوت کی شقوں میں تبدیلی میں ملوث
49- قادیانیوں کی مکمل حمایت کی اور تسلی دی 50- 200ماہرین کی ٹیم 51- پی ٹی آئی کا برین (بعد میں فیل ہوگیا) 52- نوکریوں کی بارش نا ہوئی تو گردن وڈ دینا 53- 4ہفتے بعد خوشحالی آئے گی
54- کراچی کے قریب سمندر میں کنواں کھود رہے ہیں، پھر گیس لیک کرگئی 55- 12ارب ڈیلی کی کرپشن رک گی پیسہ کہاں گیا 56- عافیہ صدیقی کو لاوں گا 57- 3000قیدی سعودی جیل سے چھڑوائے (بعد میں صرف ماموں کا بیٹا کامران ہی نکلا بس) 58- صاف چلی شفاف چلی (لوٹے خرید کے) 59- موروثی سیاست ختم (جہانگیر ترین کے بیٹے کو ٹکٹ) 60- بنی گالہ جمائما نے گفٹ کیا
61- بنی گالہ لندن فلیٹس بیچنے پر ملنے والے پیسے سے خریدا 62- پی ٹی وی پر حملہ کیا اور صادق امین رہے
63- اسلام آباد تھانے ہر ہلّا بولا قیدی چھڑائے 64- جعلی ڈگری والے اور چور نہیں لوں گا
65- دھرنا دینے والوں کو کنٹینر دوں گا 66- پارلیمنٹ پر لعنت بھیج کر ڈاکوؤں کی آماجگاہ کہہ کر اسی کی تنخواہ

لیتا رہا 67- الیکشن میں وسیع پیمانے پر دھاندلی کا الزام لگایا اور ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ پھر بھی صادق و امین کہلاتا ہے۔ 68- 2013ء میں عمران خان نے نجم سیٹھی پر پینتیس پنکچر کا الزام لگایا اور دعویٰ کیا کہ میرے پاس ٹیپ موجود ہے لیکن بعد میں یوٹرن لیتے ہوئے کہا کہ بیان سیاسی تھا۔ 69- خان صاحب سابق چیف جسٹس پر بھی دھاندلی کا الزام لگا کر دستبردار ہو چکے ہیں۔ جناب نے کہا تھا افتخار چودھری اس ملک کی آخری امید ہیں اور پھر فرمایا کہ افتخار چودھری بھی دھاندلی میں ملوث ہیں۔ 70- شہباز شریف پر الزام لگایا اور اب ہرجانہ کیس میں کورٹ میں ثبوت نہیں دے پا رہا 71- نواز شریف کے استعفے تک شادی نہیں کروں گا لیکن پھر دھرنے کے دوران ہی کہہ دیا کہ دھرنا اس لئے دے رہا ہوں تاکہ میں شادی کر سکوں۔
72- پھر طلاق پر کہا کہ طلاق کی باتیں میڈیا کر رہا ہے، سب جھوٹ ہے لیکن جب طلاق ہوگئی تو فرمایا طلاق میرا ذاتی مسئلہ ہے، کوئی بات نہ کرے۔ 73- بشریٰ مانیکا کی خبر لیک ہوئی تو کہا صرف پیغام بھیجا ہے۔ پھر انہی گواہان کی گواہی پر نکاح بھی کرلیا 74- جناب نے اعلان کیا کہ نواز شریف کو وزیراعظم نہیں مانتا پھر اسی کے لگائے ہوئے آرمی چیف کو مبارکباد بھی پیش کرتے رہے۔ 75- نواز شریف کی نااہلی کو بہترین فیصلہ قرار دیا اور پھر خود ہی کہہ دیا کہ کمزور فیصلہ دیا ہے 76- خان صاحب نے کہا آف شور کمپنی رکھنے والے چور ہیں، پھر جب اپنی نکل آئی تو کہا میں نے آف شور کمپنی اس لئے بنائی تاکہ ٹیکس بچا سکوں
77- بنی گالہ ہی کے بارے میں اک بیان، کاؤنٹی کے پیسوں سے خریدا پھر اچانک یوٹرن لیا اور کہا نہیں نہیں بنی گالہ تو جمائما نے گفٹ کیا۔ 78- پانامہ اسکینڈل کے ہمارے پاس ثبوت ہیں لیکن جب ثبوت عدالت نے مانگے تو کہا ثبوت دینا حکومت کا کام ہے۔ اسی طرح جب خود عمران خان پر کیس ہوا تو کہا کہ ثبوت وہ دیتا ہے جو الزام لگاتا ہے۔ 79- آصف زرداری کو بیماری قرار دیا اور پھر سینیٹ میں اسی بیمار کو ووٹ بھی دے دیا 80- میرے لوگوں کو خریدا نہیں جا سکتا۔ پھر کہا کہ میرے لوگ بک گئے۔
81- میٹرو کو جنگلا بس کہتے تھکتے نہیں تھے لیکن پشاور میں یہی جنگلا بس بنالی۔ 82- پنجاب میں میٹرو بس کے ایلی وے ٹِڈ ٹریک پر بھی تنقید کی اور کہا دنیا کے کسی ملک میں بس اوپر ہوا میں نہیں چلتی پھر پشاور میں بھی ایلی ویٹڈ ٹریک بنالیا اور کہا نیچے جگہ نہیں تھی۔ 83- دھرنے کے دوران نواز شریف کے استعفے کا مطالبہ کیا لیکن اپنے ہی نمائندوں کے اسمبلی سے استعفے دلوا دیئے۔ 84- عمران خان نے 2009ء میں الطاف حسین کی تعریف کی اور پھر قاتل اور دہشت گرد کہا اور تو اور زہرہ شاہد کے قتل کا الزام بھی ایم کیو ایم والوں پر لگا دیا۔
85- عمران خان پرویز مشرف، افتخار محمد چودھری، چیف الیکشن کمشنر فخر الدین جی ابراہیم کی تعریفیں کیں اور اس کے بعد ان پر تنقیدی نشتر برسائے۔ 86- پارلیمنٹ کا بائیکاٹ کیا اور پھر خود ہی واپس بھی آگئے۔ کتنی بار یہ مجھے یاد نہیں 87- تئیس اکتوبر کو اسلام آباد بند کرنے کا اعلان کیا پھر یوٹرن لے کر دھرنے کی تاریخ تبدیل کر کے دو نومبر کر دی۔ 88- دھرنے سے پہلے خان صاحب نے شیخ رشید کے ساتھ لال حویلی کے سامنے ٹریلر دکھانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح مکر گئے اور ٹریلر نہیں دکھایا 89- انتخابات فوری ہونے چاہئیے اور اسی میں ملک کے مسائل کا حل ہے اس مطالبے سے بھی پھر گئے، ہم نے جماعت سے مشاورت کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ انتخابات وقت پر ہی ہونے چاہئیے۔ 90- نیازی نے یہودی دوست کی

الیکشن کمپین چلائیں اوراس کے لیے ووٹ مانگے حالانکہ اس کے مقابلے میں ایک مسلمان صادق خان بھی لندن کے میئر کے الیکشن میں کھڑا تھا اور پھر عمران خان کی مخالفت کے باوجود صادق خان جیت جاتا ہے۔

91- پہلے 5ارب درخت لگائے پھر کہا 1ارب (12 آدمی 8دن میں وہ گن لیتے ہیں) 92- یوٹرن کی سیاست نہیں کرتا پھر کہا جو یوٹرن نالے وہ لیڈر نہیں میں یوٹرن وزیراعظم ہوں 93- پروٹوکول نہیں لوں گا 94- سائیکل پر وزیراعظم ہاؤس جاؤنگا 95- وزیراعظم ہاؤس یونیورسٹی بناؤں گا 96- گورنر ہاؤس پر بلڈوزر چڑھاؤں گا 97- پہلے تین ماہ میں وزیراعظم کے بیرونی دورے پر پابندی ہوگی 98- دوروں پر خصوصی جہاز نہیں استعمال کیاجائے گا 99- بنگالی اور افغانیوں کوشہریت دینے کا اعلان

100- پیٹرولیم اورگیس کی قیمتیں نہیں بڑھاؤں گا 101- ٹیکس نہیں لگاوں گا 102- بیوروکریسی سے سیاست کو پاک کروں گا 103- اہم عہدوں پرتعیناتی میرٹ پر ہوگی (نجم سیٹھی کی بطور پی سی بی چیئرمین تقرری پرتو خاص طور پرانھوں نے نوازحکومت کوآڑے ہاتھوں لیا تھا بلکہ عمران خان چیئرمین پی سی بی تعیناتی کا اختیار وزیراعظم کے پاس ہونے کے ہی خلاف تھے لیکن وزیراعظم بننے کے بعدانھوں نے احسان مانی کو پی سی بی چیئرمین تعینات کردیا۔) 104- منصوبوں کا افتتاح متعلقہ محکموں کے سربراہان کریں گے

105- دھاندلی کے الزامات پرجس حلقے کا کہیں گےاسے دوبارہ کھولوں گا دھرنا ہی تمام مسائل کا حل ہے پھر یوٹرن لے کر کہنا کہ "دھرنا مسائل کا حل نہیں ہوتا" یہ بھی سب نے سنا ہے۔۔۔۔۔

باتوں سے زیادہ عملی اقدامات ہی مفید ہوتے ہیں نا؟؟

دوستو! آپ کا کیا خیال ہے؟

☆ ’’جن کے سر پر دوپٹا ہونا چاہئے وہ ننگے سر کھڑی ہیں اور بابے نے سر پر ترپال ڈالا ہوا ہے،‘‘ یہ مضمون ایک یہودی نوجوان نے لکھا ہے،

عربی سے اردو ترجمہ۔’’میں یہودی ہوں اور اپنے یہودی ہونے پرفخر کرتا ہوں جب کہ تم اب مسلمان کہلاتے ہوئے شرماتے ہو...... جب کہ آج دنیا میں ہماری حکومت ہے،تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ ہم تمہاری سڑکوں پہ پھرے تو ہمیں تمہارا حال پسند نہیں آیا،تو پتہ ہے ہم نے کیا کیا؟ بہت آسانی سے تمہاری لڑکیوں کے سروں سے حجاب اتروادیا، دوسرے طریقوں سے قرآن بھی بُھلوادیا،،تم لوگوں کے پاس اپنا لباس بھیجا، اپنے بازاروں کو دیکھو سارے عریاں لباس کی نمائش گاہ ہیں اورتمہاری تہذیب کا لباس تمہارے بازاروں میں ڈھونڈے نہیں ملتا، اورمزے کی بات یہ ہے کہ تم نے سب قبول کرلیا،کیا تم کونہیں معلوم کہ یہی حال قوم لوط کا تھا، کتنے بیوقوف ہوتم کہ کہتے رہتے ہو، یہودیوں نے ہماری زمین چھین لی،قرآن اورسنت کو ختم کروادیا،تم کہاں مرگئے ہو؟ کچھ کیوں نہیں کرتے؟ سڑکوں پرتمہاری لڑکیاں ایسے لباس میں گھوم رہی ہیں کہ نام کو لباس ہے پہلے ہم نے تمھاری عورتوں کا حجاب اتارا پھر چادریں پھر دوپٹا پھر لباس چست کیا شلواریں اونچی کیں اب شلوار کی جگہ ٹائیٹس پہنا دیا ہم نے انھیں بازاروں راستوں میں برہنہ کردیا اب وہ ہمارا بنایا ہوا لباس فخر سے پہنتی ہیں اور تمھارا لباس پہنتے ہوئے انھیں شرم آتی ھے، کیا مضحکہ خیز بات ہے، تمہارا حال بہت برا ہوگیا،ہمیں تم لوگوں کی تعلیم میں ترقی پسند نہ آئی تو ہم نے تمہارا نصاب بدل وادیا، اور تمہارے ٹیلی ویژن کو ذلت آمیز پروگراموں اورشرم ناک ڈراموں میں بدل دیا،تمہیں اورتمھارے علماء کو

کچھ بولنے کی ضرورت نہیں،تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے، ہم نے تمہارے نوجوانوں کو بھٹکا دیا،ایک دورتھا کہ تم ایک پاکیزہ اور غالب امت تھے، آج تم ذلت کی پستیوں میں اتر گئے ہو...... بے چارے! ہم نے محسوس کیا کہ تم لوگوں کی زبان عربی بہت خوب صورت ہے جس سے تم قرآن پڑھتے ہو،اوراہل جنت کی بھی یہی زبان ہوگی.....تو ہم نے تمہاری زبان کو بے فائدہ اورفضول قرار دیا،اورتم لوگوں نے فوراًیقین کرلیا، پھر تم دوسری زبانوں پرفخر کرنے لگے، (ہائے ، بائے ، ہیلو،مرسی ، برسٹیج وغیرہ وغیرہ)اورتم نے اپنے دعائیہ خوب صورت کلمات (السلام علیکم) کوچھوڑ کرانہی کا استعمال شروع کردیا اور ہم تمہیں اسی طرح پسند کرتے ہیں اور ہمیں یہ بھی پسند نہیں آیا کہ تم لوگوں کو متحد دیکھیں تو ہم نے تمہاری مسجدوں کواڑادیا اورالزام بھی تم پر ہی لگایا، اس سے تمہارے درمیان باہمی لڑائیاں ہوئیں۔‘‘

☆ آپ ایشیاء کوسرخ یا سبز کرنے کی عظیم جدوجہد سے فارغ ہوچکے ہوں تو آیئے چندسوالات پرغور فرمالیں۔ بازاروں میں تو آپ کا اکثر جانا ہوتا ہے۔آپ کوئی چیزخریدنے جاتے ہیں،رسید کےاوپرلکھا ہوتا ہے’’خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہ ہوگا‘‘۔کبھی آپ نے سوچا کہ خریدا ہوا یہ مال کیوں واپس یا تبدیل نہیں ہوگا؟ کیا ہم جانتے ہیں یہ شرط کس حدتک جائز اور قانونی ہےاور یہ تاجر کس طرح بطور خریدار ہمارے حقوق کو پامال کررہے ہیں؟ فرض کریں آپ ایک ہوٹل پرکھانا کھانے جاتے ہیں، وہ ہوٹل آپ کے سامنے کھانے کے ساتھ مِن رَل واٹر کی بوتل لاکر رکھ دیتا ہے۔کیا آپ مٹی کے مادھو کی طرح سارادن دھوپ میں پڑی اس بوتل کا زہریلا پانی پی جاتے ہیں یا کبھی آپ نے ہوٹل والے سے پوچھا کہ گاہک کوکھانے کے ساتھ صاف پانی فراہم کرنا تمہارے لائسنس کی بنیادی شرائط میں سے ایک ہےتو ذرا دکھاؤ توسہی تم نے صاف پانی کے لیے فلٹر کہاں رکھا ہےاور وہاں سے پانی کیوں نہیں دے رہے؟ فرض کریں ہوٹل والا جواب میں بدتمیزی کرتا ہے کیا آپ کومعلوم ہےاس کے خلاف آپ نے کہاں اورکس کو شکایت کرنی ہے؟

☆ آپ کو یقیناً علم ہوگا کہ پاکستان میں اقتدار کے ایوانوں میں کیا ہورہا ہےاورآپ ہردس منٹ بعد اندر کی خبر دوستوں سے شیئر فرماتے ہوں گےاورآپ کو یہ بھی پتا ہوگا کہ یہودی اس وقت تل ابیب کے کون سے ہوٹل کے کس تہہ خانے میں بیٹھ کر عالم اسلام کے خلاف کون کون سی سازشیں کررہے ہیں لیکن جوسوال میں نے پوچھا ہےاس کی آپ کو یقیناً درست اورمکمل خبر نہیں ہوگی۔فرض کریں میری طرح آپ اسلام آباد کے ایک بڑے ہسپتال میں شفاء کی تلاش میں جاتے ہیں اورتین سال سے ایک دوا استعمال کررہے ہیں جو صرف اسی ہسپتال سے ملتی ہے۔ایک روزآپ وہ دوا لینے جاتے ہیں تو بتایا جاتا ہےوہ دوا کمپنی نے اٹھالی۔ آپ پوچھتے ہیں دوا کمپنی نے کیوں اٹھائی؟ کیا وہ مضرصحت تھی؟ آپ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ اس دوا سے کیا کیا نقصان اٹھا چکے تاکہ آپ حفاظتی تدابیر لیں لیکن آپ کو بتایا جاتا ہے اس ہسپتال سے صرف مہنگے داموں شفا ملتی ہے، سچ نہیں بتایا جاتا۔

آپ کہتے ہیں ڈاکٹر سے ملوا دیجیے میں ذرا پوچھ لوں متبادل کون سی لوں وہ کہتے ہیں مبلغ تین ہزار فیس جمع کروا دیجیے۔کیا آپ کو کچھ معلوم ہےاس صورت میں آپ کوکیا کرنا چاہیےاورآپ کے پاس اپنا حق لینے کا کون سا راستہ موجود ہے؟ ہسپتالوں کا عالم یہ ہے کہ لاش پر قبضہ کرلیتے ہیں کہ پہلے بھاری بل ادا کرو پھر لاش دیں گے۔یہ غیر قانونی حرکت ہے۔بل کی ریکوری کے لیے ہسپتال لاش قبضے میں نہیں رکھ سکتا اسے

قانونی طریقے سے بل لینا ہوگا۔لیکن کیا ہم جانتے ہیں اس صورت میں کیا کرنا چاہیے، اور کیا اس صورت میں عام آدمی کے پاس کوئی ریلیف ہے بھی سہی؟ فرض کریں آپ ایک ایسی دکان سے جوتا لیتے ہیں جہاں سے آپ کے والد آپ کو جوتا لے کر دیتے تھے اور آپ کے بچپن میں وہ ایک کامیاب برانڈ ہوتا تھا۔ آپ کو نہیں پتا اب وہ جوتے خود نہیں بنا رہے بلکہ انہوں نے چین سے ناقص مال منگوا کر دکانیں بھر لی ہیں۔ آپ اسی پرانے اعتماد پر جاتے ہیں اور جوتا دوسرے ہی ہفتے ٹوٹ جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں اس صورت میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ ایک مہنگا سوٹ خریدتے ہیں اور ایک بہترین چین کے حوالے کرتے ہیں۔ جب وہ لاہور سے سل کر آتا ہے تو یوں لگتا ہے درزی نے نہیں کسی قصاب نے سیا ہے۔ کپڑا بھی تباہ، سلائی کے پیسے بھی ضائع اور ذہنی کوفت الگ سے، کیا آپ کو کچھ خبر ہے اس صورت میں آپ کے پاس کیا آپشن موجود ہیں؟ دنیا بھر میں خریدی ہوئی چیز مختلف شرائط پر واپس بھی ہوتی اور تبدیل بھی۔ حتیٰ کہ سیل میں خریدی ہوئی چیز بھی۔ لیکن پاکستان میں آپ نے جو چیز لے لی اب وہ جیسی بھی نکلے اسے برداشت کرنا ہوگا۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کا بڑا غلغلہ رہا کہ خریدار کے حق میں انقلاب آ گیا۔ لیکن اس کی دفعہ 20 میں صرف یہ بات کی گئی ہے کہ تاجر واپسی یا تبدیلی کے بارے میں اپنی پالیسی واضح طور پر بیان کرے گا۔ چنانچہ تاجروں نے اپنی پالیسی واضح لکھ کر لگا دی کہ خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہ ہوگا۔ تاجر اکٹھے ہو کر حکومت کو دبا لیتے ہیں اور خریدار یہی سوچتا رہتا ہے کہ اس کا کپتان کتنا ہینڈسم ہے، اس کا بلاول کتنی اچھی انگریزی بولتا ہے اور اس کے میاں نواز شریف کے پاس کتنا لازوال قسم کا بیانیہ ہے۔ اپنے حقوق کا اسے کچھ پتا ہے نہ کبھی اس نے اس فضول چیز پر غور کیا۔ صرف بنکوں نے لکھ کر لگا رکھا ہے شکایت کی صورت میں یہاں اس نمبر پر رابطہ کیجیے۔ ایسا ہی ایک پیغام میڈیکل سٹورز، نجی ہسپتالوں اور نجی تعلیمی اداروں، ہوٹلوں اور مارکیٹوں میں کیوں نہیں آویزاں کیا جاتا تا کہ لوگوں میں شعور تو پیدا ہو کہ ازالے کی ایک صورت بھی موجود ہے۔

یہاں عالم یہ ہے کہ کنزیومر کورٹس بنائی گئی ہیں لیکن ان کی کوئی تشہیر نہیں کی گئی کہ عوام کو کچھ معلوم ہو سکے، یہ کیا ہیں؟ کہاں ہیں؟ اور ان سے اپنا حق کیسے مانگا جائے؟ یہاں وزیراعظم کی پریشانی صرف اتنی ہے کہ عثمان بزدار کی عظیم قومی خدمات کی مناسب تشہیر کیوں نہیں ہو پا رہی۔ جب آپ ایشیاء کو سرخ، یورپ کو سبز، افریقہ کو نیلا اور آسٹریلیا کو پیلا کر لیں اور جب آپ نواز شریف کی عزیمت، عمران خان کی شجاعت، بلاول کی سخاوت، آصف زرداری کی حکمت اور حمزہ شہباز کی بصیرت پر دیوان لکھ لیں تو از راہ کرم اپنے مقامی اور حقیقی مسائل پر بھی توجہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

☆ اہتمام کہتے ہیں کسی چیز کیلئے وقت نکال کر، اس کے لوازمات کا لحاظ رکھتے ہوئے، پہلے سے اس کی تیاری کرنا جیسے دفتر جانے کا اہتمام ہوتا ہے، ایک روز قبل کپڑے استری، جوتے پالش، وقت پر پہنچنے کی فکر اور حتی الامکان چھٹی نا کرنے کی کوشش جیسے دعوت میں جانے کا اہتمام ہوتا ہے، نہانا دھونا، صاف کپڑے، وقت پر پہنچنا، وغیرہ حاصل یہ کہ اہتمام کسی چیز کی اہمیت کی علامت ہے حق تعالیٰ کے دین سے متعلق تمام وعدہ بھی اہتمام کرنے والوں کے لیے ہیں لیکن کیا ہم اہتمام کرتے ہیں؟ وقت مل گیا تو جماعت سے نماز پڑھ لی، ورنہ غائب، کوئی اور کام نہ ہوا اور وقت مل گیا تو کسی نیک مجلس یا بیان میں چلے گئے، ورنہ غائب، وقت مل گیا

تو تلاوت کر لی، ورنہ غائب، وقت مل گیا تو ذکر کر لیا ورنہ غائب، وقت مل گیا تو کسی اللّٰہ والے کے پاس چلے گئے ورنہ مہینوں غائب، وقت مل گیا تو بیوی بچوں کو کسی نیک مجلس میں لے گئے ورنہ غائب، کیا ہم دین کا ویسا ہی اہتمام کرتے ہیں جیسا دنیاوی تعلقات کا؟ جب بندے خدا سے تعلق کو اہمیت نہ دیں، اہتمام نہ کریں، بے نیازی دکھائیں تو پھر خدا تو سب سے بے نیاز ہے ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کیا ہم اہتمام کرتے ہیں؟ مصروفیت کوئی چیز نہیں، بات صرف ترجیحات کی ہے کیا دین ہماری ترجیح ہے؟

☆ پاکستان دنیا کا وہ امیر ترین ملک ہے جہاں 120 وزیر+مشیر بھاری تن خواہ پر صرف یہ بتانے کے لیے رکھے گئے ہیں کہ پچھلی حکومت کرپٹ تھی۔

☆ پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں کا ایک طبقہ پاکستان سے زیادہ ایران کا وفادار ہے۔ ایک طبقہ پاکستان سے زیادہ سعودی عرب کا وفادار ہے۔ ایک طبقہ پاکستان سے زیادہ امریکا کا وفادار ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان تینوں ممالک کو اپنے مفادات میں پاکستان سے زیادہ بھارت عزیز ہے۔

☆ ’’ایم بی بی ایس بمقابلہ ایل ایل بی ہوے، لیکن ہم نصاب مدارس کا بدلیں گے۔‘‘

☆ ہر شہر میں لنگر خانہ بنانے سے اچھا ہے آٹا، گھی، چینی، دال، دودھ سستا کر دیا جائے تو غریب لوگ گھر میں بیٹھ کر عزت سے روٹی کھا سکیں۔

☆ ’’میرٹ‘‘ کا کہہ کر ’’میٹرک‘‘ والا وزیر تعلیم لے آنا بھی بڑا لیڈر ہونے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

☆ کپتان دنیا کا پہلا وزیراعظم ہے جس کی مخالفت میں اپوزیشن کے بیان کے بجائے اس کا اپنا ہی ماضی کا بیان چلا دیا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں سب سے زیادہ سچ شراب خانے میں شراب پی کر بولا جاتا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹ عدالتوں میں مقدس کتاب پر ہاتھ رکھ کر بولا جاتا ہے!!

☆ خان صاحب دو پولیو کے قطرے اپنی حکومت کو بھی پلا دیں۔ 16 ماہ سے پاؤں پر کھڑی ہونے سے قاصر ہے۔

☆ عوام سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ ایک ریٹائرڈ شخص کی ملازمت میں توسیع کے لیے سب ایک ہو گئے لیکن آمدن سے زائد مہنگائی کے خلاف کیوں نہیں ایک ہوتے؟

☆ خان صاحب خدا کا واسطہ پوری قوم نے شیلٹر ہوم میں نہیں رہنا، مہنگائی پر کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں۔

☆ 4 ماہ پہلے گندم 1,120 روپے من کاشت کار سے خرید کر آج آٹا 2,200 روپے من فروخت۔ چور تو سارے جیل میں ہیں یہ منافع کون کھا رہا ہے؟

☆ 5 کلو گھی کا ڈبہ 300 روپے میں اضافے کے ساتھ 760 سے 1,160 روپے کا ہو گیا، مبارک ہو تبدیلی۔

☆ باز آ جاؤ پیٹرول صرف 3 روپے مہنگا ہونے پر چیخ رہے ہو جب اکٹھا 25 پیسے سستا ہوا تھا تب کہاں تھے؟

☆ اچھا فرض کریں ان وکلا اور ڈاکٹروں کی جگہ خدانخواستہ کوئی مولوی ہوتے؟ اللّٰہ نہ کرے مدارس کے بچے ہوتے؟ تو اب تک ملک میں مسجد، مولوی اور مدرسے کے خلاف کریک ڈاؤن کا طوفان آ چکا ہوتا۔

نصاب کی تبدیلی پر پروگرامات ہورہے ہوتے ، بے شمار گرفتاریوں اور مساجد مدارس کو بند کیا جا چکا ہوتا۔

☆ وکیل ڈاکٹروں کو چھوڑیں یہاں آکس فورڈ سے فارغ شخص نے بل جلائے ،سول نافرمانی، سپریم کورٹ اور PTV پر حملہ کیا اور وزیراعظم بن گیا۔سچ جان کر جیو

☆ سیاست دان پچھلی کئی دہائیوں سے کہہ رہے ہیں کہ قومی اسمبلی ملک کا سب سے سپریم ادارہ ہے...... مگر عوام کو کیسا بے وقوف بنایا ہوا ہے کہ اس ادارے میں آنے والے کے لیے کوئی تعلیم نہیں ہے یعنی ملک چلانے کے لیے اَن پڑھ بندہ قابل قبول ہے.....مگر عوام کو چھوٹی سی نوکری کے لیے تعلیم ضروری ہے...... مان لیا عوام تو بھیڑ بکریوں کا ٹولہ ہے مگر جج صاحبان تو عقل اور شعور رکھتے ہیں ...... اگر آرمی چیف کا نوٹس لیا جاسکتا ہے تو پھر اَن پڑھ سیاست دانوں کا کیوں نہیں جو ملک کے سب سے بڑے ادارے میں آتے ہیں

......ذرا سوچیے.......................

☆ ہماری حکومتیں عطائی ڈاکٹر

حکومت علماء، وکلاء،شہریوں پر دہشت گردی کے مقدمات ایسے درج کر رہی ہے کہ وہ وقت دور نہیں کہ پاکستان کی تمام قانون کی کتابیں ختم کر کے صرف ایک ہی دفعہ دہشتگردی کی رہ جائے گی۔ سائیکل چوری، ڈکیتی،قتل، لاوڈ اسپیکر کا استعمال، راستہ بند کرنا، ہمسائے سے لڑائی ،ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی الغرض ہر سول و کرمنل جرم پر دہشت گردی کی دفعہ لگا کرے گی۔ جیسے عطائی طبیبوں کے پاس ہر مرض کی ایک ہی دوا ہوتی ہے۔

لال رنگ کا شربت اور مختلف رنگوں کہ تین گولیاں طبیعت زیادہ خراب ہو تو رتے (لال) یا سفید رنگ کا ٹیکا۔

ادھار لے کر چلنے والی اس قوم سے ابھی تک دہشت گردی کا قانون ہی وضع نہیں ہو سکا کہ کس جرم پر دہشت گردی کی دفعہ لگائی جائے گی اور کس پر نہیں۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم پیسے سے لے کر علمی و قانونی و اخلاقی اصطلاحات، تعلیمی و تربیتی نصاب اور نظریات بھی مغرب سے ادھار لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے دہشت گردی کا قانون اور اس لفظ کو مغرب سے ادھار لیا ہے۔ حالانکہ مغرب نے کبھی بھی اپنے شہریوں پر دہشت گردی کی دفعہ نہیں لگائی۔ بلکہ مسلمانوں پر اور مسلمان ملکوں پر الزام عائد کر کے اسلامی ممالک کو تباہ و برباد کیا۔ ناموس رسالت ﷺ کے سورج کی طرح روشن و واضح اور غیر مبہم قانون کو یہ کہہ کر متنازعہ بنانے والے کہ اس کا غلط استعمال ہوتا ہے وہ پہلے دہشتگردی اور منسوخ شدہ قانون نظر بندی کے قانون کا تو غلط استعمال روک لیں اور اس کی تو وضاحت کر لیں۔ ریاست خود اس قانون کا غلط استعمال کر کے دہشت گردی کی مرتکب ہو رہی ہے۔

تحریر: سید فاروق حیدر نقوی الحسینی

☆ موم بتی آنٹیاں اور حقوقِ خواتین

پاکستان میں لبرل ازم والحاد فکر کے معدودے لوگ بستے ہیں جو گاہے بگاہے مختلف طریقوں سے اسلام بیزاری کا زہر اُگلتے رہتے ہیں، حالیہ دنوں بھی طلباء یونین بحالی احتجاج کے نام پہ اس غلیظ فکر کو پرموٹ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے، جس میں ''میرا جسم میری مرضی'' کی پیداوار عورت نما بازاری...... نے اسلام و پاکستان کا مذاق اڑاتے ہوئے شرم وحیا کا ایک بار پھر سے جنازہ نکال دیا، اور یہ نعرہ لگایا کہ ہم لے کے رہیں گی آزادی، ہے حق ہمارا آزادی، ہمارا سوال یہ ہے کہ تم کس سے آزادی مانگ رہی

ہو؟ اور کون سی آزادی مانگ رہی ہو؟

اگر تو تم اپنے باپ ، بھائی ، بیٹوں اور شوہروں سے آزادی چاہتی ہو تو یوں بازاری کھلونا نہ بنو اپنے گھر کے مردوں سے بات کرو کہ ہمیں آزاد کرو کیونکہ ہم بھی جانوروں کی طرح ...... اور اگر اپنے سکول، کالج، یونیورسٹی کی کسی پابندی سے رہائی چاہتی ہو تو متعلقہ ادارے سے درخواست کرو یوں اپنے بدن کی نمائش نہ کرو، اور اگر اپنے ملک کے کسی آئین سے چھٹکارا چاہتی ہو تو عدالتوں کا رخ کرو اپنے خاندانوں کی غیرتوں کو سرِ بازاریوں نیلام نہ کرو، اور اگر اسلام ہی سے خلاصی چاہتی ہو تو سرِ راہ تماشہ لگانے کی کیا ضرورت ہے اپنے ارتداد و بے دینی کا کھلم کھلا اعلان کر کے پاکستان سے دفع ہو جاؤ، جا کر یورپ کے کسی نائٹ کلب کی زینت بن جاؤ؟ اور ہاں تم کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ اسلام نے تم کو بے جا پابندیوں میں نہیں جکڑا بلکہ تم کو وہ حقوق اور وہ عزت عطا فرمادی ہے کہ جو نہ کبھی تم کو ملی اور نہ کبھی ملے گی، کیا تمہیں وہ وقت بھول گیا ہے کہ پیدا ہونے والی بیٹی کو نحوست و شرمندگی سمجھتے ہوئے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، ماہواری کے دنوں میں عورت کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا جاتا، اس کے برتن بستر سب الگ کر دیے جاتے ،اس کے ہاتھ کا کھانا پینا سب بند کر دیا جاتا بوڑھی ماں کو بھیڑ بکری کی طرح منڈیوں میں فروخت کر دیا جاتا، جس کا شوہر فوت ہو جاتا بطور عدت کے ایک سال تک اسے کال کوٹھری میں بند کر دیا جاتا، لباس و آب ہوا کی تبدیلی کے بغیر اس کا کھانا پینا، بول و براز سب ادھر ہی ہوتا، سال بھر کے بعد جب باہر نکلتی تو گویا وہ چڑیل بن چکی ہوتی ، مذہبِ عیسائیت میں طلاق کا تصور ہی نہیں شوہر میں لاکھ عیب ہوں نبھانی پڑے گی ، مذہب یہودیت میں لوگ ہزار ہزار طلاقیں دے کے پھر ناجائز طریقے سے بسا لیتے ، بسا اوقات تو نہ طلاق دیتے نہ اس کے قریب جاتے عمر بھر اسی تختِ دار پہ معلق رکھتے ،عورت کو وراثت سے حصہ ملنے کا دور دور تک تصور نہ تھا، گویا عورت ایک ذریعہ تلذّذ اور بازاری کھلونے سے زیادہ کچھ اہمیت نہ رکھتی تھی ، دنیا کے کئی دانش خوروں نے تو عورت کو انسان ماننے سے ہی انکار کر دیا ہے، یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیٹی ، بہن ، بیوی اور ماں کو انتہائی عزت و تکریم سے نوازا ہے حد یہ ہے کہ جنت ہی ماں کے قدموں تلے رکھ دی، تم کون سی آزادی چاہتی ہو؟ کیا دوبارہ پتھر کی دنیا میں جانا چاہتی ہو؟ اے وہ مردو جو اِن عورتوں کے بھائی ، باپ، شوہر یا بیٹے ہو یاد رکھنا خدا نہ کرے اگر اس نام نہاد ملحدہ عورت کو اس کی مطلوبہ آزادی مل گئی تو پھر بیک وقت چار عورتیں (ماں، بہن، بیٹی، اور بیوی) مل کر تم سے ہر ایک مرد کے ساتھ کتّے جیسا سلوک کریں گی جیسا کہ عہد رفتہ کی تصویر پکار پکار کے تمہیں جھنجھوڑ رہی ہے، اور خاندان کے سر چڑھ کے رقص و سرور کی محفلیں گرمائے گی جیسا کہ موجودہ دَور کی تصویر سے عیاں ہے، اور تم مجبوراً اپنے ہاتھوں سے اسکی عزت کی بولی، جسم کا ریٹ لگانے میں فخر محسوس کرو گے جیسا کہ آئندہ دَور کی تصویر سے ظاہر ہے، خدارا ان کو سمجھاؤ، انہیں ان کا مقام بتاؤ، انہیں چادر اور چار دیواری کے تقدس سے آگاہ کرو،

تنبیہ! بلا شبہ احتجاج کرنا ہر ایک کا جمہوری حق ہے، مگر ایک مسلمان عورت کو قطعاً زیبا نہیں کہ اس انداز سے جسم نمائی و عفت فروشی کرتی پھرے

ؔ خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر — لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

ے آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی،

تحریر: سجاد علی فیضی

☆ آج عورت گوشت کی دکان لگتی ہے اور باہر کتے انتظار میں کھڑے ہیں کہ......آج عورت کے پھٹے کپڑے سے اسکی غربت کا احساس نہیں ہوتا بلکہ جسم دیکھنے کی سوچ ھوتی ہے۔

کیا اسلام نے عورت کو عزّت دِی ہے یا آج کے جدید و ترقی یافتہ مُعاشرے نے؟ آج اگر ایک پاؤ گوشت لیں تو شاپنگ بیگ میں بند کر کے لے جاتے ہیں، اور پچاس کلو کی عورت بغیر پردے کے بازاروں میں گھومتی ہے۔ کیا یہی ہے آج کا جدید معاشرہ کہ کھانا تو پاکیزہ ہو اور پکانے والی چاہے جیسی بھی ہو؟

''جدید معاشرے کا عجیب فلسفہ''

لوگ اپنی گاڑیوں کو تو ڈھانپ کر رکھتے ہیں تا کہ اُنہیں دھول مٹی سے بچا سکیں، مگر اپنی عورتوں کو بے پردہ گھومنے دیتے ہیں چاہے اُن پر کتنی ہی گندی نظریں کیوں نہ پڑیں۔؟ کرسیاں ڈھانپی جاتی ہیں مگر بیٹھنے والی بے ڈھکی رہتی ہیں۔

''دورِ جدید کی جاہلیت''

عورت کی تصاویر استعمال کر کے چھوٹی بڑی تمام کمپنیاں اپنی تجارت کو فروغ دیتی ہیں، یہاں تک کہ شیونگ کریم میں بھی اس کی تصاویر ہوتی ہیں۔ فرانس و امریکا میں جسم فروشی کا شمار نفع بخش تجارت کے زمرے میں آتا ہے۔ ان لوگوں نے اسلامی ممالک میں بھی ڈورے ڈال لئے ہیں۔ مسلمان عورت کو بھی جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ چناں چہ مسلمان عورت تہذیب جدید کے نام پر بے پردہ پھرنے لگی ہے۔

ماسٹر پلان کے ذریعے نئی نسل کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ غور کیجئے، ہر اشتہار میں لڑکا لڑکی کے عشق کی کہانی ملے گی۔ ذرا سوچیئے! سیون اپ کے اشتہار میں محبت کا کیا کام۔ ترنگ چائے کے اشتہار میں گلے لگنے اور ناچنے کا کیا کام۔ موبائل کے اشتہار میں لڑکے لڑکیوں کی محبت کا کیا کام۔ دیکھیے! آج کوئی نوجوان اس فحاشی سے بچ نہیں پایا۔ سکھایا جا رہا ہے کہ آپ بھی شیطان کی پیروی کریں، فحاشی کریں، موج کریں۔ آج عورت خود اتنی بے حس ہو چکی ہے کہ جو بھی پردے کی بات کرے اس کے خلاف سڑکوں پر نکل آتی ہے۔ جبکہ ایک ایک روپے کی ٹافیوں، جوتوں، حتیٰ کہ مردوں کی شیو کرنے کے سامان تک کے ساتھ بکنے پر کوئی احتجاج نہیں کرتی، بلکہ اسے روشن خیالی کی علامت سمجھتی ہے۔ شرمندگی: آج ہر بکنے والی چیز کے ساتھ عورت کی حیاء اور مرد کی غیرت بھی بک رہی ہے۔ نام نہاد پردہ......

☆ فہد مصطفیٰ اپنے شو میں آواز لگاتا ہے ''مجھے لڑکیاں چاہئیں۔ کہاں ہیں لڑکیاں''۔ پھر لڑکیاں اپنی سیٹ سے کھڑی ہو کر ہاتھ ہلاتی ہیں۔ ان میں سے خوش شکل لڑکیوں کی بلاتا ہے۔ ان لڑکیوں کے ساتھ آئے ہوئے ان کے شوہر، بھائی اور باپ خوش ہوتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں......اصل کنجر وہ ہوتے ہیں۔ جو اپنی بہن، بیٹی اور بیوی کی تشہیر کراتے ہیں۔ فہد مصطفیٰ کی کیا غلطی ہے۔ اس کو تو دوسروں کی عورتیں نچانے کا معاوضہ ملتا ہے۔ اس نے کبھی اپنے گھر کی کوئی عورت شو میں بلائی ہے۔ لخ دی لعنت ایسے شو پر۔ پھر کہتے ہیں پاکستان اسلام کے نفاذ کے لیے بنا تھا۔

☆ آسٹریلیا کے جنگلات میں آگ لگی تو سب دنیا کی انسانیت جاگ گئی سب کو جان وَروں کے

حقوق یاد آنے لگے لیکن کشمیر میں 72 سال سے لگی آگ ان منافقوں کو نظر نہیں آتی کیا کشمیر آسٹریلیا کے جنگل سے بھی گیا گزرا ہے جس کی آہیں سسکیاں کسی کو سنائی نہیں دیتی۔

ھَئی برڈ

(جناب کرنل غلام جیلانی خان اور جناب احمد آزاد کی تحریروں سے استفادہ)

☆ ''ہائی برڈ وارفیئر'' سے مراد ایک ایسا جامع طرز کا طریقۂ جنگ کا ہے جس کی تاثیر روایتی طریقۂ جنگ سے کئی گنا زیادہ ہوگی۔ عسکری اصطلاح میں ''ہائی برڈ وارفیئر'' ایک ایسی فوجی حکمت عملی (اسٹریٹجی) کا نام ہے جو روایتی اور غیر روایتی طریقہ ہائے جنگ کو آپس میں ''شیر و شکر'' کرتی ہے۔ جن قارئین کو دفاعی امور سے کوئی دلچسپی ہے تو ان کو اس طرح کی خشک اور مشکل پروفیشنل اصطلاحات کی تلخ گولی نگلنی پڑے گی۔

اسی طرح کی ایک اور اصطلاح کائی نیٹک (Kinetic) بھی ہے۔ اس کا لغوی مفہوم تو 'متحرک' یا 'حرکتی' ہے لیکن کائی نیٹک آپریشنوں سے وہ آپریشن مراد لیے جاتے ہیں جو متحرک تو ہوتے ہیں لیکن ان میں جسم و جان کا فوری نقصان بھی شامل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے اگر ہلکے یا بھاری ہتھیاروں کا استعمال ہوگا تو ان سے ہلاکتیں بھی ہوں گی اور جراحتیں بھی۔ اس تصادم میں طرفین مرتے بھی ہیں اور زخمی بھی ہوتے ہیں۔ لہو بہتا ہے، اعضا کٹتے ہیں اور یوں لڑنے والے افراد مجروح، معذور اور اپاہج ہو جاتے ہیں۔ ان سب کارروائیوں کو کائی نیٹک آپریشن کہا جائے گا۔ لیکن ایسے آپریشن جن میں کوئی ہلکا یا بھاری اسلحہ استعمال نہ کیا جائے، لوگوں کا خون بھی نہ بہے لیکن اموات واقع ہو جائیں، لڑنے والے جسمانی طور پر تو فٹ (Fit) نظر آئیں لیکن اعضائے جسم کام کرنا چھوڑ دیں، عمل اور ردِعمل کا سلسلہ ناکارہ ہونے لگے تو ایسے آپریشنوں کو 'نان کائی نیٹک' آپریشنز کا نام دیا جائے گا۔ ایسے آپریشنوں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بقول شخصے ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آتا ہے۔ ان آپریشنوں میں حملہ آور ایسے ایسے غیر محسوس اور نفسیاتی ہتھیار استعمال کرتے ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتے لیکن ان کے نتائج کائی نیٹک آپریشنوں کے برابر ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو ان سے کئی گنا زیادہ کارگر اور موثر ہوتے ہیں......اسی طریقۂ جنگ کو 'ہائی برڈ وارفیئر' کا نام دیا جاتا ہے۔

اس وارفیئر کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ منگولوں کے قلعہ میناروں کی حقیقت سے لے کر 'مولا جٹ' کی بڑھکوں تک یہ طریقۂ جنگ، جنگوں میں استعمال ہوتا رہا ہے اور جوں جوں دن گزر رہے ہیں، کائی نیٹک وار فیئر زیادہ سنگدل اور بے رحم ہونے لگا ہے اور ہائی برڈ وارفیئر اس کے مقابلے میں زیادہ موثر اور زیادہ کارگر ہو کر سامنے آنے لگا ہے۔ آج کا دشمن دونوں طرح کے طریقے ملا جلا کر استعمال کرتا ہے......روایتی بھی اور غیر روایتی بھی......ان غیر روایتی طریقوں میں اقتصادی طریقۂ جنگ، سیاسی اور سفارتی طریقۂ جنگ، سائبر وانفرمیشن طریقۂ جنگ اور نیم روایتی طریقۂ جنگ شامل ہیں......ہم سطورِ ذیل میں ان کو ایک ایک کر کے ذرا مزید تفصیل سے بیان کرنا چاہیں گے:

1- اقتصادی طریقۂ جنگ : اس اکنامک وارفیئر کے اثرات ہم آج سے 30 سال پہلے سوویت یونین کے ٹوٹ جانے اور سکڑ کر صرف رشین فیڈریشن رہ جانے کی شکل میں دیکھ چکے ہیں۔ انڈیا اگر رقبے، آبادی اور وسائل کے حوالے سے پاکستان سے 6 گنا بڑا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس پاکستان سے 6 گنا زیادہ پیسہ ہے۔ پاکستان اگر انڈیا کے ساتھ برابری کی دوڑ میں شریک نہ بھی ہو تو پھر بھی

اسے ایک حد تک اقتصادی ڈیٹرنس تو قائم رکھنا ہی پڑے گا۔ پاکستان کو اپنی بقاء کے لیے اگر ایک ڈالر درکار ہے تو انڈیا کو 6 ڈالروں کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اگر انڈیا کے پاس 60 ڈالروں کا اقتصادی اثاثہ موجود ہو تو پاکستان کو کم سے کم 10 ڈالروں کا بندوبست تو کرنا پڑے گا جو آج کل پاکستان کی ٹکسال میں نہیں ہیں...... یہی وہ اقتصادی عدم مساوات ہے جو پاکستان کو IMF وغیرہ کے دروازے پر لے جاتی ہے اور دوستوں سے بھی التماس کرنی پڑتی ہے کہ وہ مدد کو آئیں۔ اگر پاکستان اپنی اقتصادیات کو انڈیا کے برابر لے آئے تو ایسا کرنا کوئی ناممکن تو نہیں لیکن اس کے لیے ترقی یافتہ ملکوں کی تقلید کرنی پڑتی ہے...... آج کے پاکستان کو یہی چیلنج درپیش ہے۔

2- سیاسی اور سفارتی طریقۂ جنگ : ستمبر 2016ء میں اوڑی پر کشمیری مجاہدین کا حملہ ہو یا پلوامہ پر کشمیری حریت پسندوں کا حملہ، انڈیا نے ان حملوں کو نہ صرف یہ کہ اندرونی طور پر اپنی پبلک کو پاکستان کے خلاف بھڑکانے میں استعمال کیا بلکہ بیرونی دنیا کو بھی اس بات کا قائل کرلیا کہ یہ حملے پاکستان نے کروائے ہیں۔ اگر ہم نے اوڑی اور پلواما کے حملوں کا ویسا ہی توڑ کیا ہوتا جیسا کہ 5 اگست 2019ء کو مقبوضہ جموں و کشمیر کا آئینی اِسٹےٹس ختم کرنے پر کیا تو بین الاقوامی برادری انڈیا کو اسی طرح ذمہ دار گردانتی جس طرح وہ آج کشمیری مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم اور شہریت ایکٹ کی منظوری کے بعد انڈیا کے طول و عرض میں احتجاجی مظاہروں کے ردعمل کا ذمہ دار قرار دے رہی ہے۔

3- سائبر وانفرمیشن وارفیئر : ہائی برڈ وارفیئر کا یہ حصہ (Segment) سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس میں دو لفظ سائبر (Cyber) اور انفرمیشن غور طلب ہیں۔ سائبر کا لغوی معنی جو انگلش اردو لغاتوں میں لکھا ملتا ہے وہ ''خیالی'' اور ''کمپیوٹر سے متعلق'' ہے لیکن سائبر کا تعلق اگرچہ کمپیوٹر سے ہے لیکن یہ خیالی ہرگز نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ انفرمیشن کا حال بھی یہی ہے۔ ہم معلومات واطلاعات کے ''متعدی دور'' میں جی رہے ہیں۔ انفرمیشن کے اس دور نے ملکوں اور ان میں زندگی بسر کرنے والے بعض گروپوں کی طرف سے لانچ کی گئی جنگ و جدال اور سیکیورٹی کے تناظر کو از حد متاثر کیا ہے۔ ذرا اس امر پر بھی غور کیجئے کہ اگرچہ ممالک اور ریاستیں سیاسی وحدتوں کی صورت میں موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر قائم ودائم ہیں لیکن ٹیکنالوجی کے فروغ نے اطلاعات ومعلومات کو ان زمینی وحدتوں سے اوپر اٹھا کر فضا اور خلا کی لامحدود وسعتوں میں بکھیر دیا ہے۔ ہم آج کل جو کچھ سوشیل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر دیکھ اور سن رہے ہیں وہ چند برس پہلے تک کہاں تھا۔ آج آپ کسی بھی انفرمیشن کو ہوا کے دوش پر سوار کردیں تو وہ آن کی آن میں مشرق ومغرب کی طنابیں کھینچ کر کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے۔ کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کو کون بھیج رہا ہے اور اگر کافی تگ ودو اور ریاضت کے بعد یہ سراغ لگا بھی لیا جائے کہ اسے کون ہوا کے دوش پر ارسال کر رہا ہے تو تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

ملکوں کے درمیان زمینی سرحدیں تو موجود رہتی ہیں لیکن سائبر سرحدیں موجود ہونے کے باوجود نظر نہیں آتیں۔ انڈیا اور پاکستان دو زمینی حقیقتیں ہیں۔ لیکن ان میں انفرمیشن کا باہمی اگرچہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے لیکن سائبر اسپیس میں موجود ہوتا ہے جسے دونوں ملکوں کے باسی بیک وقت دیکھ، پڑھ اور سن سکتے ہیں۔ یہ صورت حال بہت پیچیدہ ہے اور اس کے اثرات روائتی جنگ سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ یہ جنگ سائبر اسپیس (Syber Space) میں لڑی جارہی ہے اور اس طریقۂ جنگ کے لڑنے کی چالیں

(Tactics) بڑی مختلف اور نرالی ہیں۔ مثلاً سائبر جاسوسی، ویب سائٹس کی چوریاں چکاریاں، سائبر ڈاٹا کو اکٹھا کرنا، جنگ لڑنے کے مختلف ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی معلومات کو اچک لینا، ساز وسامانِ جنگ مینوفیکچر کرنے اور بنانے والی فرموں اور کارخانوں کی ویب سائٹس (Web Sites) خلل ڈالنا، ان کو درہم برہم کردینا، کسی نازک اور اہم (Critical) انفراسٹکچر پر حملہ کردینا، حکومت کے کسی کمپیوٹر سسٹم کو ہیک (Hack) کرلینا یا اس میں خلل اندازی (Disruption) وغیرہ سب سائبر وانفرمیشن وارفیئر کی چند مثالیں کہی جاسکتی ہیں۔

یہ ''انفرمیشن وارفیئر'' پاکستان کے لیے ایک نیا میدانِ جنگ ہے اور اس میدانِ جنگ کئے اہداف جو زیرِ خطر (Vulnerable) ہیں ان میں پاکستان کی سالمیت، علاقائی سلامتی، ثقافتی شناخت، نظریاتی وحدت، نسلی انسلاک، جوہری اثاثے اور اس کی مسلح افواج ہیں جن میں اس کی انٹیلی جنس ایجنسیاں بھی شامل ہیں، پیش پیش ہیں۔

4- نیم روائتی طریقۂ جنگ : یہ نیا طریقۂ جنگ بہت موثر ہے۔ 2001ء کے بعد جب سے امریکہ اور انڈیا ہمارے ہمسائے افغانستان میں آکر بیٹھ گئے ہیں اور تحریکِ طالبان پاکستان (TTP) اور بلوچستان لبریشن آرمی (BLA) وغیرہ کے نام سے جو کارروائیاں ماضی میں ہوتی رہی ہیں وہ سب نیم روائتی یا ''سب کنونشل وارفیئر'' کی ذیل میں آتی ہیں۔ کلبھوشن کا کیس ہو کہ بلوچستان میں شیعہ (ہزارہ) برادری پر حملے ہوں یہ تمام کے تمام پاکستان کو فرقہ وارانہ جنگ وجدل میں دھکیلنے کے مظاہرات ہی تو ہیں۔

القصہ ہائی برڈ وارفیئر ایک زندہ و پائندہ حقیقت کے طور پر ہمارے سامنے ہے۔ ہر پاکستانی شہری کو اس کا ادراک کرنا چاہیے۔ یہ ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لیکن اس کی تفصیلات جاننا ہم سب کا فریضہ ہے۔ انڈیا بڑے منظّم طریقہ سے یہ کھیل، کھیل رہا ہے اس لیے ہمارے معاشرے کے ہر شعبے کو اس کا ادراک کرنا چاہیے۔ دشمن پاکستان کی سویلین اور عسکری لیڈرشپ کے خلاف پراپیگنڈے کے جو حربے استعمال کر رہا ہے، وہ آج ہمارے الیکٹرانک، سوشیل اور پرنٹ میڈیا پر بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان سب امور کا تجزیہ کرنا اور اس موضوع پر کالم نگاری کرنا ایک اہم ترین چیلنج ہے۔

آج کل کا دور جہاں جدید سے جدید آلات حرب لے کر آیا ہے وہیں طرز جنگ بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ پہلے جنگ دو مسلح افواج کے درمیان ہوتی تھیں اب جنگیں دو قوموں، دو ملکوں اور دو تہذیبوں کے درمیان ہو رہی ہیں۔ اگرچہ یہ طرز جنگ پہلے بھی موجود تھا اور صلیبی افواج و سپہ سالاروں نے اسی طرز کی جنگ مسلمانوں کے خلاف لڑی ہے لیکن اس بار یہ جنگ اپنے مفہوم میں خاصی پیچیدگی لیے ہوئے ہے۔ فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ اور فورتھ جنریشن وارفیئر کے بعد آج کی دنیا ففتھ جنریشن وارفیئر کا سامنا کر رہی ہے۔ ہائی برڈ وارفیئر ہاٹ وارفیئر سے زیادہ خطرناک اور پیچیدہ ہے۔ ہاٹ وارفیئر (گرم انداز جنگ وجدل) میں تو دو تربیت یافتہ اور منصوبہ سازی سے لیس افواج آمنے سامنے ہوتی ہیں اور اپنی تربیت کے مطابق حالات و واقعات کو ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن یہ طریقہ جنگ تو عرصہ ہوا پُرانا ہو چکا۔ اس کے بعد جتنی بھی جنگیں ہوئی وہ علاقائی جنگیں وہ علاقائی جنگیں تھیں اور ان کا نقطہ نظر جوہری ممالک کی عالمی حکمرانی کا قیام تھا۔ آپ انہیں پراکسی جنگیں کہہ سکتے ہیں جو کہ بظاہر دو ملکوں کے مابین تھیں لیکن ان میں طاقت کا توازن نہ تھا اور ان

جنگوں سے ترقی یافتہ ممالک کے مفاد وابستہ تھے۔ ان ہی بعض جنگوں میں بعض فریقین غیر مقامی تھے جو کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر اپنا اسلحہ و تربیت کو پرکھنے کے لیے چڑھ دوڑے اور اس غریب و ناچار ملک کا تیا پانچا کر کے رکھ دیا۔ آج کا دور ہائی برڈ وارفیئر کا دور ہے۔ ہائی برڈ وارفیئر میں بظاہر نظر آنے والی متحارب قوتوں سے ہٹ کر بھی کچھ قوتیں ملوث ہوتی ہیں جو کہ نظر آنے والی قوتوں سے زیادہ متحرک اور موثر ہوتی ہیں اور یہ قوتیں نظر نہیں آتیں اور یہی نظر نہ آنے والی قوتیں جنگوں کی ہار جیت کے فیصلے کرتی ہیں۔ یہی نظر نہ آنے والی چیز/قوت جنگوں کی طرز کو ہائی برڈ وارفیئر میں لا کھڑا کرتی ہے۔ نظر نہ آنا جہاں ایک صفر ہے وہیں اس سے ہٹ کر بھی کچھ پہلو ہیں جو اسے مزید پیچیدہ و خطرناک بنا دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ مہلک اور خطرناک اس جنگ میں اقتصادیات کا معاملہ ہے اور اس کے بعد نفسیات کا مسئلہ ہے۔ باقاعدہ افواج، اسپیشل فوج، بے قاعدہ فوج سے ہٹ کر ہائی برڈ وارفیئر میں اقتصادی جنگ، سفارت کاری، غلط معلومات کو پھیلانا، سائبر حملے، علاقوں میں بدامنی پھیلانے جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ ماضی میں اگر کسی فوج کی سپلائی لائن کاٹ دی جاتی تھی تو وہ بے دست و پا ہو کر آخر کار ہتھیار ڈال دیتی تھی جس کی نئی شکل اب اقتصادی جنگ ہے۔ جب ایک سپاہی کو کھانے کو روٹی، پہننے کو کپڑا، رہنے کو مکان اور لڑنے کے لیے ہتھیار ہی نہ ملیں تو وہ لڑے گا کیسے اور اگر کوئی سر پھرا لڑ بھی جائے تو کب تک دشمن کے ہتھیاروں کے سامنے ٹک پائے گا؟ پاکستان کے دشمن اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان کی مالی امداد بند کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ارد گرد کا ماحول ناقابل برداشت کر کے اس کی افواج سے لڑنے کا حوصلہ چھین لینا چاہتا تھا۔ پھر نفسیات کی جنگ یہاں بھی دشمن اپنے حربے استعمال کر رہا ہے۔ غلط اور جعلی خبریں پھیلا کر پاک فوج کا مورال ڈاؤن کرنے اور قوم کا ان پر سے اعتماد ختم کرنے کی کوشش ماضی قریب و بعید میں بھی کی جاتی رہی ہے اور اب بھی یہ چیز عروج پر ہے۔ چند ایک غداران قوم و ملت کے ہاتھوں ملک کا امیج خراب کروانے کی کوشش اور منظور پشتین جیسے گماشتے کو سامنے رکھ کر اپنے مفادات کو پورا کرنے کا حربہ بھی اسی ہائی برڈ وارفیئر کا اک حصہ ہے۔ منظور پشتین کے ساتھ جڑے ہوئے لوگ کسی دوسرے ملک کے سانحے یا کسی اور وقت و جگہ کی تصاویر کو لے کر اپنے الفاظ میں پھیلاتے ہیں اور کم علم و کم فہم لوگوں کے ذہنوں کی برین واشنگ کرتے ہیں اس چیز کو ہم غلط معلومات کو پھیلانا کہہ سکتے ہیں۔ امریکا نے جب ملا منصور پر ڈرون حملہ کیا تھا اس کے ساتھ ہی ان کی تنظیم سے جڑے لوگوں کے سوشل اکاؤنٹس و یب سائٹس کو ہیک کر لیا گیا تھا تا کہ وہ اس خبر کو لے کر معلومات نہ عوام کو دے سکیں۔ مشہور زمانہ ممبئی حملوں کو کون بھول سکتا ہے کہ جس میں اجمل قصاب نامی ایک بندہ پکڑا گیا تھا جس کے متعلق اس وقت کچھ سینیئر پاکستانی صحافیوں تک نے دعوی کر دیا تھا کہ وہ پاکستانی ہے لیکن ابھی چند دن قبل ہی اس بندے کا ڈراپ سین ہوا ہے جب ہند میں اس کا ڈومیسائل بنایا گیا تھا۔ اس ڈراپ سین اور دیگر شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ممبئی حملوں میں ہند یا پھر ہند کے اندر کی قوتیں ملوث تھیں لیکن اس سارے کا ملبہ پاکستان پر ڈالا گیا اور اس قدر شدید پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پاکستان کو چند قدم پیچھے ہٹنا پڑا۔ الغرض یہ سب غلط پروپیگنڈہ ہے جس کا استعمال امریکا، روس، چین اور دیگر ممالک اپنے اپنے حالات کے مطابق کرتے رہتے ہیں۔

پاکستانی افواج نے طرز جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت کا ادراک کرتے ہوئے اپنے قرب و جوار میں

ہونے والے واقعات کو دیکھ کر سمجھ کر اور مستقبل پر نظر رکھتے ہوئے تربیت کی ہے۔ پاکستانی قوم کی نوجوان نسل بھی سوشل میڈیا پر اس حوالے سے کافی متحرک نظر آتی ہے۔ اپنے طور پر لوگوں نے سوشل میڈیا پر چھوٹے بڑے گروپ بنائے ہوئے ہیں جو ملکی سالمیت کے حوالے سے ہمہ وقت مصروف نظر آتے ہیں اور تحریک طالبان پاکستان اور منظور پشتین جیسے لوگوں سے سوشل میڈیا پر بخوبی نمٹ رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جب ایس پی طاہر داوڑ شہید کے حوالے سے پی ٹی ایم والوں نے ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش کی تو پاکستانی نوجوان نسل نے ان کا بھرپور مقابلہ کیا جس میں ایک بڑی تعداد پختونوں کی تھی......

☆ حدیث شریف ہے: اَلا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ

آگاہ ہو جاؤ، بدترین شر (برائی) علمائے شر کا شر ہے اور بہترین خیر (بھلائی) علمائے خیر کی بھلائی ہے۔ یعنی سب سے اچھے بھی علماء ہیں اور سب سے بُرے بھی علماء ہیں۔ چاہیں تو بھلائی پھیلائیں، چاہیں تو برائی پھیلائیں۔ علمائے حق اور علمائے سُوء کا فرق ان کے قول و فعل سے واضح ہوتا ہے۔

سوشل می ڈیا کے سمندر میں ہر طرح کا ''طوفان'' رہتا ہے، لیکن افسوس زیادہ اس بات کا ہے کہ دینی و مذہبی عنوان سے بھی کچھ لوگ اس می ڈیا پر اپنا ہذیان اگلنے میں کسر نہیں رکھتے۔ انہیں کچھ احساس نہیں کہ وہ ملت میں کتنے انتشار کا سبب بن رہے ہیں۔ ایسے علم کی کسے حاجت جو ادب و اخلاق کی خوبیوں سے دور کر دے۔ عقیدے اور بگاڑ دے۔ وہ مسائل یا موضوعات جن کا حاصل شاید کچھ بھی نہیں وہ بھی یوں اچھالے جا رہے ہیں جیسے وہ ضروریاتِ دین ہوں۔ اتا مرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے مصداق یہ ''علماء'' سازشوں کو بھی شاید نہیں سمجھتے، عُجب اور گھمنڈ کے شکار ہو جانے والے لوگ ہر بات کو ''اعلائے کلمۃ الحق'' قرار دے کر جوشِ خطابت کا اظہار کیوں ضروری گردانتے ہیں؟ ان کی ترجیحات میں وہ کچھ کیوں نہیں جو ہونا چاہیئے؟ علامہ اقبال نے شاید ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا تھا کہ ؎ ''دین ملاّ فی سبیل اللہ فساد''۔ (حسیب احمد چودھری)

☆ انگریزی خواں قارئین کے لیے اس مجلّے میں تین علمائے کرام کی تحریروں کے تراجم شامل کیے جا رہے ہیں۔ ''مقام رسول (ﷺ)'' جیسی یادگار کتاب کے مؤلف اور دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا پیرزادہ منظور احمد صاحب فیضی علیہ الرحمہ کا محبت و عقیدت سے لبریز مکتوب جو الخطیب کتابی سلسلہ کے شمارہ 21 میں شائع ہوا تھا۔ برطانیا میں مقیم مفکر اسلام حضرت مولانا محمد قمر الزماں اعظمی حفظ اللہ تعالی کی وہ تحریر جو کتابی سلسلہ الخطیب کے شمارہ 29 میں شائع ہوئی اور بنگلا دیش کے مولانا محمد زکریا چوہدری کی تحریر جو شمارہ 17 میں شائع ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں ''ھئی برِڈ'' کے حوالے سے محترمہ سیدہ نازیہ زیدی کی تیار کی ہوئی انگریزی اور اُردو تحریر بھی اس مجلّے میں آپ نے ملاحظہ کی ہے۔

بھارت کے حضرت مولانا محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی ممتاز شاعر بھی ہیں۔ حضرت خطیبِ ملت کے کہنے پر انہوں نے منقبت عطا کی ہے، ان کے صوتی پیغام کے ساتھ اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ جناب خلیل احمد رانا، الحاج فدا حسین قریشی، جناب ایوب حیدر اور بشیر احمد بھٹی کی مختصر اُردو تحریریں بھی شامل اشاعت کی جا رہی ہیں۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اولین تصانیف میں ''الذکر

الحسین فی سیرۃ النبی الامین (ﷺ)''، بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ تاخیر کی وجہ کیا ہوئی اس کے تذکرے کے ساتھ الحمدللہ یہ کتاب شائع ہوگئی ہے۔

اس دوران خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید و سیاہ کے پشتو تراجم بھی شائع ہوگئے ہیں۔

حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب ''طلاقِ ثلاثہ'' کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے، علاوہ ازیں حضرت خطیبِ اعظم کی یادگار کتاب سفینۂ نوح (حصہ دوم) کا انگریزی ترجمہ بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تذکرے پر مشتمل یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' کے سولہویں (16) ایڈیشن میں پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بہت غلطیاں رہ گئی تھیں جو بلاشبہ بہت بڑی کوتاہی تھی۔ اس کتاب کا تصحیح شدہ نسخہ 17 واں ایڈیشن ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہوگیا ہے اور اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔

سفینۂ نوح کے حصہ اول اور دوم کے اُردو ایڈیشن بھی تصحیح کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو طباعت کے لیے بھیج دیئے گئے ہیں۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی معرکۃ الآرا تصنیف سفید و سیاہ اور مسئلہ امامت کے انگریزی تراجم بھی جلد شائع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام کتب انٹرنیٹ پر بھی مطالعے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر دست یاب ہیں۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' کے انگریزی ترجمے کی رونمائی ماہِ محرم 1440ھ کے پہلے جمعۃ المبارک میں ہوئی، ڈیڑھ سال کی مسلسل شبانہ روز محنت شاقہ کے بعد اس کتاب کا ترجمہ مکمل ہوا۔ بلاشبہ یہ کتاب عشقِ رسول (ﷺ) میں سرشار کردینے والی یادگار کتاب ہے۔ 70 برس سے یہ اردو میں شائع ہو رہی تھی۔ دنیا بھر سے احباب کا اصرار تھا کہ اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے۔ الحمدللہ تعالیٰ انگریزی میں اس کی طباعت ہوگئی ہے۔ دنیا بھر کی چند اہم لائبریریوں اور جامعات میں محفوظ بھی کروادی گئی ہے۔ انٹرنیٹ پر بھی اَپ لوڈ کردی گئی ہے۔ ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:

http://www.kaukabnooraniokarvi.com

☆ گزشتہ برس سے یادگاری مجلّے کی اشاعت کے بعد تاحال حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بحمدہ تعالیٰ تین مرتبہ حرمین شریفین کا سفر کیا اور زیارت وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔

☆ ماہِ صیام، یومِ عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں میٹرو وَن، ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی چینلز سے حضرت خطیبِ مِلّت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلے کاسٹ ہوئے اور بحمد اللہ تعالیٰ بہت پسند کیے گیے۔ کئی ٹی وی چینلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلے کاسٹ کیں۔ بول ٹی وی پر 30 پروگرام، ''حقیقت اور عقیدت کے بول علامہ اوکاڑوی کے ساتھ'' کی رکارڈنگ بول ٹی وی چے

نل نے جناب سید حماد حسین کی میزبانی میں دوبارہ نشر کیے گئے۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفتگو کو بحمدہ تعالیٰ بہت پذیرائی ملی۔

یکم رمضان المبارک سے 29 رمضان المبارک تک افطاری اور سحری نشریات میں پی ٹی وی اور جیو ٹی وی چینلز سے حضرت خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے ماہِ رمضان ٹرانس میشن میں روزانہ پروگرام پیش کیے گیے۔ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو عالمی پذیرائی ملی۔ ملک و بیرون ملک ناظرین کی بڑی تعداد نے اسے دیکھا اور سراہا۔ یہ تمام پروگرام اس ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کردیئے گئے ہیں۔ بول ٹی وی چینلز نے دو برس پہلے کے پروگرام کی رکارڈنگ ٹیلے کاسٹ کی اور جیو ٹی وی کے دوسرے چینلز سے بھی کچھ رکارڈنگ پیش کی گئی۔

www.youtube.com/user/okarvispeeches

ماہ صیام میں روزنامہ جنگ کراچی میں ایک مکمل رنگین صفحہ پر خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کا انٹرویو شائع ہوا۔

☆ نبیرہ قطبِ مدینہ حضرت علامہ ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن اور ڈاکٹر خلیل الرحمٰن کراچی آئے تو جامع مسجد گلزارِ حبیب بھی تشریف لائے، حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر فاتحہ خوانی کی اور خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات کی۔ مدینہ منورہ سے الحاج قاضی یعقوب اور جرمنی سے جناب سید نظام الدین چشتی، امریکا سے جناب محمد شفیق مہر، الحاج مختار احمد رمضان، محمد ہارون مرزا مع والدہ، برطانیا سے صوفی محمد اقبال، بیرسٹر ذی شان نعیم، متحدہ عرب امارات سے سید قمر نسیم بھی خطیبِ ملت سے ملاقات کے لیے آئے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیر قرآن بیان فرمائی۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 36 برس میں سورۃ الفرقان تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اور اب سورۃ الشعراء پارہ 19 کی تفسیر کا بیان پورا ہو رہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گلزارِ حبیب کے آفیشیل فین پیج بنائے ہوئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے ازخود فین پیج بنا رکھیں ہیں اور ان میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ ان کی محبت وعقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوئے فین پیج ختم کردیں تا کہ کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے بارہ برس سے زیادہ ہو رہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ دیے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کر دینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اور کون سا ''ترقیاتی کام'' ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔ سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جو سامان کیا ہے اس کا ''نوٹس'' لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کر کے سگنل فری کورے ڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بارہ ربیع النور کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں افطاری کا اہتمام بھی احباب کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ کراچی کے مخدوش حالات کے پیشِ نظر مسجد کے اندر اور اطراف سیکیورٹی کیمرے بھی لگائے گئے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ مسجد میں آنے والے نمازیوں کو ہر طرح سہولت اور آسانی رہے۔ مسجد کے اطراف کی دیوار کا ایک حصہ بفضلہٖ تعالیٰ مسجد نبوی شریف کے نقشے کے مطابق بنا لیا گیا ہے، ان شاءاللہ باقی حصے کی تعمیر کا کام بھی جلد مکمل کیا جائے گا۔ مسجد کے مینار کی تعمیر بھی ابھی نامکمل ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ تعمیر میں تعاون فرمائیں اور دعا بھی فرمائیں کہ جلد یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

☆ جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں خواتین کے لئے ''مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب'' کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا وِرد اور اجتماعی دُعا مسائل و مشکلات کے حل میں بحمدہٖ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہفتہ 30 نومبر 2019ء کو سالانہ محفل و عرس شریف کا انعقاد ہوا۔ مجلسِ خواتین کی نگران محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت و احترام کے ساتھ نعت و مناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں درس و حلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ و شوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔ یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل وِرد کا ہدیہ

شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔ مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت و عقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ''بلاگ'' (Blog) بنا دیا ہے۔ لفظ ''www.okarvi'' ٹائپ کیجئے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔ علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فَین پیج بنائے گئے ہیں۔ کچھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگس اس میں جمع کی ہیں۔ پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جا رہی ہیں۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تادمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔

پیر جی الحاج محمد شفیع قادری کی جواں سال دختر (کراچی)، حضرت الحاج پیر شوکت حسن خان نوری علیہ الرحمہ کی جواں سال دختر (کراچی)، حکیم شیخ محمد سعید (ساہی وال)، مفتی محمد قاسم عطاری کے والدِ محترم (کراچی)، نام ور ثنا خواں الحاج محمد اعظم چشتی کے فرزند محمد ارشاد اعظم چشتی (لاہور)، جناب سلیم محمد چشتی (کراچی)، مولانا قاری احمد میاں ملتانی (ملتان)، علامہ پروفیسر ریاض احمد بدایونی (کراچی)، الحاج محمد یونس دہلوی (بھارت)، حضرت مولانا احمد نثار بیگ (برطانیا)، حضرت پیر خضر حسین شاہ سیالوی (گجرات)، جناب حاجی محمد صدیق کی اہلیہ محترمہ (راول پنڈی)، شیخ خالد جاوید کی والدہ اور الحاج شیخ مختار احمد کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، جناب شیخ حفیظ الدین (لاہور)، حضرت مولانا سعید احمد اسعد کے فرزند چودھری محمد اکرم (فیصل آباد)، خطیبِ ملت کے خالہ زاد بھائی شیخ محمد افضل (لاہور)، جواں سال غوثیہ انوار (شکاگو، امریکا)، مفتی محمد علیم الدین نقش بندی (گل ہار شریف)، دعوت اسلامی کے مرکزی نگران حاجی محمد عمران عطاری کے والدِ محترم محمد حنیف خانانی (کراچی)، الحاج محمد فاضل قادری دبئ والے (کراچی)، جناب محمد اقبال پٹنی کی بھابھی (کراچی)، الحاج سید مسعود احمد شاہ ساکن مدینہ کی والدہ محترمہ (کراچی)، حکیم فیض سلطان کی والدہ محترمہ (کراچی)، حضرت پیر قاری غلام عباس شرق پوری (شیخو پورہ)، کوریئر سروس کے جناب الحاج محمد عمران قادری کے والدِ محترم (کراچی)، جناب عرفان الدین کی ساس صاحبہ (کراچی)، جامع مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسی نعت خواں طارق صاحب کی والدہ محترمہ (کراچی)، خطیبِ ملت کے بہنوئی الحاج شیخ محمد افضل کی بھابھی اور بھتیجی اور بھانجی (فیصل آباد)، سابق انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب حاجی حبیب الرحمٰن کے بھائی (لاہور)، مفتی سید شاہد علی رضوی (رام پور، انڈیا)، الحاج مفتی عزیز الحق سعیدی (چاٹ گام، بنگلا

دیش)، جناب سید قیصر بخاری، الحاج شیخ ارشد جاوید کی بھابھی صاحبہ (راول پنڈی)، الحاج واحد علی رحمانی (کراچی)، الحاج پیر محمد عاصم مہاروی کی دادی صاحبہ، مسجد گلِ زارِ حبیب کے پڑوسی اور معاون جناب طفیل بابا (کراچی)، الحاج شکیل ملکانی کی والدہ محترمہ، الحاج یونس میمن (جنوبی افریقا)، الحاج شعیب مدنی کے بھائی کے سسر (کراچی)، الحاج موسیٰ کریم کی اہلیہ (جنوبی افریقا)، محافل نعت کے نقیب غلام یاسین قادری (کراچی)، حضرت مفتی غلام یاسین اشرفی کی والدہ محترمہ (اوکاڑا)، سابق ڈپٹی کمشنر الحاج عمران الحق کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر ثریا عمران (ساہی وال)، حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ، اہلیہ الحاج محمد اکرم (اوکاڑا)، مولانا قاضی منیر عثمانی، مسجد کے پڑوسی جناب ارشد، مفکرِ اسلام حضرت مولانا قمر الزمان اعظمی کی اہلیہ محترمہ (برطانیا)، محترمہ نبیلہ اظہر کی والدہ محترمہ (لاہور)، حضرت مولانا محمد یعقوب کیماڑی والے (کراچی)، مولانا سید منظور شاہ ہمدانی (کراچی)، مفتی آفاق احمد نقش بندی (انڈیا)، مولانا حافظ عبدالواحد اشرفی (بھارت)، رئیس القراء قاری صداقت علی کی ساس صاحبہ (لاہور)، حضرت مولانا منیر احمد یوسفی (لاہور)، شاہد ایوب قریشی کے ماموں (کراچی)، روفی بلڈر والے جناب عبدالسلام الٰہی (کراچی)، مشہور نعت خواں الحاج ذوالفقار علی حسینی (کراچی)، پیر محمد عبدالقادر صاحب (واہ کینٹ)، نقیب محافل ڈاکٹر فہیم دانش کی والدہ محترمہ (کراچی)، مسجد کے پڑوسی عبدالوحید کے جواں سال فرزند (کراچی)، خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے دیرینہ عقیدت مند پیر جی محمد شفیع قادری (کراچی)، جناب سید صبیح الدین صبیح رحمانی کے والد محترم سید اسحاق الدین (کراچی)، حضرت مولانا پیر منظور احمد شاہ (ساہی وال)، ہاشم منصور فندی (جنوبی افریقا)، خانوادہ خواجہ غریب نواز کے سید آل مشہود معینی (راول پنڈی)، خطیب ملت کے دوست الحاج شیخ محمد شریف ابن حاجی کرم بخش (کراچی)، نقیب محافل رئیس احمد صاحب کے بھائی رؤف احمد (کراچی)، انجمن طلبہ اسلام کے عبدالرشید بھٹی، نوجوان نعت خواں راشد اعظم (کراچی)، مفتی لیاقت علی صاحب (راول پنڈی)، الحاج سید مسعود احمد شاہ مدنی کی خالہ صاحبہ سائرہ اسمٰعیل (کراچی)، الحاج عبدالحمید قادری کے جواں سال بھتیجے محمد انور (یوباسٹی، امریکا)، کاروانِ حرمت حرمین کے شیخ محمد رشید کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، خطیبِ ملت کے دیرینہ عقیدت مند صوفی درویش الحاج غلام حیدر قادری (محمود آباد، کراچی)، حسیب احمد چودھری کی ممانی صاحبہ (جڑاں والا)، نام وَر نعت خواں الحاج محمد یوسف میمن (کراچی)، جناب محمد ارشاد مغل کے عم زاد (وہاڑی)، الحاج چودہری مقصود کے بھائی چودھری محفوظ الحق (ببانیاں، گجرات)، پیر سید زبیر شاہ (کھوٹا)، الحاج محمد شمس الحق (راول پنڈی)، ڈاکٹر عمر کریم (جنوبی افریقا)، خطیب ملت کے اسکول ٹیچر جناب اقتدار احمد اکبر (کراچی)، حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ کاظمی سلطان پوری کی دختر (راول پنڈی)، غزالی دوراں حضرت علامہ کاظمی صاحب کے خلیفہ صوفی محمد افضل جبلہ قریشی (کراچی)، شیر نیپال مفتی جیش محمد (نیپال)، الحاج ایوب قریشی کی بھتیجی (کراچی)، مفتی شیر حسن روناہی (بھارت)، خطیبِ ملت کے خالہ زاد شیخ محمد اکرام (چشتیاں)، شیخ کامران ایوب کی خالہ محترمہ (جڑاں والا)، سید شفقت صاحب کے بھائی سید زاہد شاہ (فیصل آباد)، حضرت مفتی احمد میاں برکاتی کی اہلیہ محترمہ (حیدر آباد)، حضرت مولانا محمد حسن حقانی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، الحاج محمد پرویز اشرف کے چچا محمد

اصغر (گجرات)، نیو یارک میں مقیم پیر سید صفدر شاہ کے برادر بزرگ سید عنایت شاہ (جہلم)، سیرت نگار ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری (فیصل آباد)، پیر سید طاہر حسین شاہ ترمذی (ڈھینڈا شریف)، مشہور نعت خواں حافظ محمد طاہر قادری کی دادی صاحبہ (کراچی)، خطیبِ ملت کی والدہ محترمہ کے چچا زاد بھائی الحاج شیخ منظور احمد (ساہی وال)، مولانا سید عمران شاہ ضیائی کے سسر جناب شریف حسن (جنوبی افریقا)، الحاج محمد احمد منصور بوائکی (سوازی لینڈ)، شارح بخاری حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، پاکستان کونسل آف یوتھ کے سربراہ انجینئر سید حماد حسین کے سُسر جناب شکیل احمد اور پھوپھی صاحبہ (کراچی)،...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ **ربنا اغفر لنا و لا خواننا الذین سبقونا بالایمان**، آمین

ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ ان تمام حضرات وخواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنھوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔ اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہما الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آ گہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے وِرد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ تلخ وترش باتیں بھی اصلاح وتعمیر کی غرض سے کرتے ہیں، کسی کی دل آزاری یا تضحیک وتحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالیٰ ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لئے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔ کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

من جانب

صوفی محمد حبیب الرحمٰن شفیعی	صوفی صوبہ خان قادری	شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یواے ای
محمد لیاقت خان قادری	محمد رضوان عباسی	شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا
صوفی غلام قادر قادری	الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور)	شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی

مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور
عبدالقادر کامران، سوازی لینڈ
حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا
شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا
صوفی محمد عرب، یواے ای
شاہد ایوب قریشی
سید تجمل یاسین (آسٹریا)
صوفی ابو محمد قادری
مفتی محمد آصف قادری
شیخ محمد عمر، راول پنڈی
عبداللطیف قادری
محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا
سید منور علی شاہ بخاری، امریکا
مولانا محمد محسن اشرفی (جنوبی افریقا)
زمرد ثقلین
احمد رشید، جنوبی افریقا
سید محمد جنید قادری
الحاج حنیف ہارون دھوراجی
سید نورانی حفیظ قادری
محمد نواز، امریکا
ملک محمد رمضان
شیخ فرید نثار، بھارت
عبدالاحد حسن
حاجی محمد انور (اوکاڑوی)
محمد راشد خان قادری
الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد
محمد عارف قریشی، چائنا
حاجی عظیم حسین
جنید لیاقت
سید ثاقب علی

حاجی جاوید معرفانی
مولانا محمد اکبر نقش بندی
مطلوب الرحمٰن زاہد
صوفی اقبال احمد، برطانیا
شیخ محمد اشرف، پیر محل
محمد سلمان قریشی
صابر علی حقانی، امریکا
سید محمد ساجد قادری
مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک
محمد زبیر خان قادری، بھارت
حیدر علی قادری
حمید اللّٰہ قادری
محمد الیاس، ہائی پوائنٹ
شہریار رحمانی (آسٹریا)
حاجی رحیم الدین قریشی
حاجی محمد حسین میمن
محمد عثمان قلندری
شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد
شبیر احمد قادری، مانسہرہ
محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت)
غلام رسول قادری
غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت
مولانا محمد عرفان قادری
مولانا علاء الدین قادری
محمد ارشد عباسی
محمد زبیر الدین قریشی
محمد الطاف قریشی قادری
سید سمیع اللّٰہ حسینی
انجینئر سید حماد حسین
حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان

ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا
الحاج افتخار الدین ارشد (جرمنی)
حافظ سعید احمد مکی، برطانیا
مولانا شیراز منصور قادری، افریقا
مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور
پروفیسر ازہر عباس (ویانا)
شیخ نیک محمد، شرق پور شریف
شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف
خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ
میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ
ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا
راجا عبدالحمید، آسٹریلیا
حافظ اللّٰہ رکھا (امریکا)
محمد حمزہ سجاد (راول پنڈی)
شیخ منظور احمد قادری، لاہور
شیخ محمد شفیق، لاہور
پیر مقصود احمد سعید، رائے ونڈ
صوفی منظور احمد، وزیر آباد
محمد خلیل مغل، گوجراں والا
محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب
محمد نادر خان قادری
شیخ عمر علی، راول پنڈی
ندیم نیاز
محمد عالم عباسی
اصغر علی
حافظ محمد ناصر قادری
محمد نور خان قادری
محمد فرقان خان لالی
سید شعیب حسین
جنید رضا، بہاول پور

ہارون رشید، ابوظبی
سید اسحٰق عادل شاہ قادری
گل ریز قادری (بہاول پور)
شیخ شکیل بہاری
سید اسلام شاہ و برادران (امریکا)
رضوان ملک
وقاص مصطفیٰ قادری
شیخ عدیل لیاقت و برادران (پاک پتن)
الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا
عبدالرافع (مانی شیخ)
عبدالشکور
حاجی ساجد یعقوب
محمد امین بیگ قادری
سید اخلاق حسین شاہ
عمر احمد صدیقی

محمد سلیم سنّی
محمد پرویز اشرف (امریکا)
عامر خاں درانی (آسٹریلیا)
محمد ابرار قادری (سعودی عرب)
محمد علی تالیا (یواے ای)
مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی
کاشف ایوب قریشی
محمد الیاس حسین (امریکا)
محمد ربیع حسین کوکبی
شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا)
رضوان اسلم
الحاج ملک محمد خلیل (لاہور)
سید محمد ناصر
محمد مبشر رضا
سید مدبر حسینی

عبدالغفار داؤد
چودھری محمد شفیق مہر (امریکا)
احسن عبدالرحمٰن
نسیم عطاری
عجب چانڈیو
احسان اللّٰہ قریشی
سید شاہ حسین راجا
ملک بابر اعوان قادری
محمد زین قادری
محمد آصف خان
فہد رحمٰن خان
سید شارف علی بخاری
حسیب احمد چودھری
سید ریحان علی چشتی
شجاعت صدیقی

خادمین و معاونین
مولانا اوکاڑوی ؒ اکادمی (العالمی)

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ان شاء اللّٰہ تعالیٰ، حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا **38 واں** سالانہ مرکزی دو روزہ **عرس مبارک** جمعرات، جمعہ **4-5 مارچ 2021ء** اور **38 واں** سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **05 مارچ 2021ء** کو منایا جائے گا۔

اہلِ سنّت کی پہچان

تحریر: محترم جناب **فدا حسین قریشی**
چیئر مین ’’بزمِ مصطفیٰ کراچی‘‘
R-48، روفی روز پیٹلز، 15/A، گلزارِ ہجری، اسکیم 33 کراچی

یہ ستر (70ء) کی دہائی کی بات ہے جب میرا انجمن طلباء اسلام میں ابتدائی دور تھا اور حیدر آباد سندھ کے مشہور علاقے پھلیلی پریٹ آباد میں انجمن کا یونٹ قائم ہوا تھا تو ساتھیوں نے ATI کی تشہیر اور لوگوں خصوصاً طلباء کو اس کی طرف راغب کرنے کے لیے کچھ کرنے کا ارادہ کیا، طے پایا کہ ایک عظیم الشان جلسہ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا جائے جس میں طلباء کو خصوصی طور پر مدعو کیا جائے۔ اب مرحلہ تھا خطابت کا لیکن یہ مسئلہ تو چند منٹوں میں ہی حل ہو گیا کیوں کہ سب کی متفقہ رائے تھی کہ جلسے کی کام یابی کی ضمانت صرف ایک ہی شخصیت ہے جو کہ بچوں، بوڑھوں، طلباء اور خواتین میں یکساں مقبول اور سب کی محبوب ہے اور وہ ہیں خطیبِ پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ۔ میری خوش قسمتی کہ آپ سے وقت لینے کی ذمہ داری بھی راقم الحروف اور میرے ساتھی ملک محمد رمضان کو سونپی گئی اور ہم دونوں کراچی ATI کے صدر حاجی محمد حنیف طیب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے مدعا بیان کیا۔ جس پر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا، مجھے آج بھی یاد ہے حنیف بھائی نے اپنی مشہور زمانہ ہنڈا 175 موٹر سائیکل پر ہم دونوں کو بٹھایا اور حضرت کے دولت خانے پر حاضر ہوئے لیکن زہے نصیب کہ حضرت سے شرفِ ملاقات حاصل نہ ہو سکا (جس کا آج تک مجھے افسوس ہے اور رہے گا) اور یہ ذمہ داری حنیف بھائی نے لے لی، اور ہم حیدر آباد روانہ ہو گئے۔ چند روز بعد ہی حنیف بھائی نے ہمیں خوش خبری سنائی کہ حضرت نے وقت عنایت فرما دیا ہے اور اب ہم خوشی خوشی جلسے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ ATI کے ساتھی خوشی میں جھومتے ہوئے تشہیر کا فریضہ انجام دے رہے تھے اور مجھ سمیت سب کو زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ قریب سے حضرت کی زیارت اور دست بوسی کا شرف تو حاصل ہو ہی جائے گا۔ کیوں کہ اب تک دور دور سے ہی حضرت کا دیدار ہوتا تھا۔ اللّٰہ اللّٰہ کر کے جلسے کا دن آ ہی گیا اور جب جلسے کی حاضری دیکھی تو ساتھیوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی لوگوں کا ایک جمِ غفیر تھا اور کیوں نہ ہوتا۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ حضرت کا فرمانا ہے ’’میاں آپ کا کام دریاں بچھانا، شامیانے لگانے اور دیگر انتظام کرنا ہے لوگوں کو بلانا میرا کام ہے‘‘ اور حقیقت بھی یہی ہے ایک جلسہ نہیں خاکسار نے اپنے والد کے ساتھ حضرت کئی جلسوں میں شرکت کی ہے۔ یوں تو جلسہ گاہ میں پہلے سے ہی لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی تھی لیکن جوں ہی حضرت خطبہ ارشاد فرمانا شروع کرتے تھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے لوگوں کا گھروں میں بیٹھنا ناممکن ہو گیا ہے اور وہ جوق در جوق جلسہ گاہ کی طرف دوڑے چلے آتے، اب کوئی اس

کو گفتگو کی شیرینی کہے، زورِ خطابت کہے یا خوش الحانی یہ سب اپنی جگہ مسلّم لیکن خاکسار تو اس کو صرف اور صرف حضرت کی کرامت ہی کہے گا۔

جلسے کے بعد ہمیں انجمن کا پیغام پہنچانے میں کوئی مشکل نہ رہی کیوں کہ سب جان گئے کہ یہ ’’خطیبِ پاکستان‘‘ کے چاہنے والوں کی تنظیم ہے۔

یوں تو حضرت نے اپنے وجود اور خطابت سے بہت سی تنظیموں کی پہچان بخشی لیکن آپ کے بہت سے کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ ’’جماعتِ اہلِ سنّت‘‘ کا قیام ہے جس کے ذریعے آپ نے اپنی اَن تھک محنت اور کاوشوں سے عوام اہلِ سنّت کو ایک ایسا پلیٹ فارم عطا کیا جو آج تک ہماری پہچان بنا ہوا ہے (گو کہ آج کی جماعتِ اہلِ سنّت تنظیمی فقدان کا شکار ہے اور شاید اس کی وجہ بھی حضرت کی چھوڑی گئی تنظیمی صلاحیتوں سے استفادہ نہ کرنا ہے)۔

اللّٰہ ربّ العزت ہماری اس پہچان کو قائم رکھے اور حضرت کے لگائے ہوئے پودے کو ایک پھل آور درخت بنائے (آمین) لیکن اس کے لیے ہمیں بھی حضرت کی تعلیمات، شخصیت اور تنظیمی صلاحیتوں سے خلوص کے ساتھ بھرپور استفادہ کرنے کی ضرورت ہے اور ہماری خوش نصیبی ہے کہ ربِ کریم نے آپ کے فرزند حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی صورت میں ہمیں ایک اور خطیبِ پاکستان بلکہ نہیں نہیں ’’خطیبِ ملت‘‘، حلیم الطّبع مذہبی اسکالر یعنی ’’ثانی اوکاڑوی‘‘ عطا فرمایا جو اپنے والدِ گرامی کے عظیم مشن کو بعینہ لے کر آگے چل رہے ہیں۔ اب یہ ہماری مرضی ہے کہ حضرت کی شخصیت سے کتنا استفادہ کرتے ہیں اور اس نعمت سے اپنے آپ کو کس طرح بہرہ مند کرتے ہیں۔ کیوں کہ خاکسار تو صرف اتنا جانتا ہے کہ جس طرح حیدر آباد میں ATI کو طلباء اور عوام الناس میں روشناس کرانے حضرت حضرت خطیبِ پاکستان کی ذات سے روشنی حاصل کی اس طرح گزشتہ کئی سالوں سے ’’بزمِ مصطفیٰ ﷺ کراچی‘‘ آپ کے فرزند ارجمند کی شخصیت سے استفادہ کر رہی ہے اور یہ حضرت کی کرم فرمائی ہے کہ وہ بزم اور بزم والوں سے محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔

اللّٰہ ربّ العزت حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ جیسا عشقِ رسول ﷺ ہمیں بھی عطا فرمائے، آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا رکھے اور آپ کی شخصیت سے ہمیں ہمیشہ فیض حاصل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆

شارحِ کلامِ امام احمد رضا قدس سرہ
علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ

تحریر: محترم جناب **خلیل احمد رانا**
جہانیاں منڈی

یاد پڑتا ہے کہ 1971ء کی بات ہے، ہمارے قصبہ کی مرکزی جامع مسجد جیلانی میں مولانا محمد صدیق ملتانی خطیب مقرر ہوئے، چوں کہ آپ خطیبِ اہلِ سنت حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے شاگرد مشہور تھے، اورانہیں کی طرز پر خطابت کرتے تھے، ایک مرتبہ لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ اپنے استاذ مکرم علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب (علیہ الرحمۃ) کو جلسہ کر لیے دعوت دیں، تا کہ قصبہ کے لوگ ان کے بیان دل پذیر سے مستفیض ہوں، چناں چہ انہوں نے ایک بڑے جلسہ کا اہتمام کیا اور جس میں جلسہ کی صدارت کے لیے حضرت میاں جمیل احمد شرق پوری (علیہ الرحمہ) کو اور خطاب کے لیے حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کو مدعو کیا، ناچیز کو یاد پڑتا ہے کہ خانیوال کے صوفی ریاض صاحب مرحوم نے اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا کلام ''زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے'' اپنے مخصوص انداز میں پڑھی تھی، حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ نے جلسہ کی ابتدائی کارروائی کے بعد امام عاشقاں مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ اسی مشہور منقبت ''زمین و زماں تمہارے لئے، مکین و مکاں تمہارے لیے'' کے ایک شعر ؂

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے تین گھنٹے اسی شعر کی تشریح کی، شفاعت کبری اور عقائدِ اہلِ سنّت کا کھل کر بیان فرمایا جس کی حلاوت ابھی تک دل و دماغ میں ہے، سبحان اللّٰہ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ نے اپنی تقاریر کے ذریعے جس طرح عقائد اہلِ سنّت کو بیان کیا شاید ہی کوئی کر سکے، بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔

☆☆☆

حضرت علامہ قبلہ کوکب نورانی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

تحریر: جناب **محمد ایوب حیدر**
خداداد کالونی
پیر خانہ: سلسلہ القادریہ، الراودیہ
المعالیہ، الحیدریہ، میکلوڈ روڈ۔ لاہور

میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان کو بچپن سے سنتا تھا، ماشاءاللّٰہ اندازِ بیان محض کوئی خطیبانہ ہی نہیں بلکہ عالمانہ، محققانہ اور حسبِ ضرورت جابجا دلائلِ شرعیہ سے ہی ہوتا تھا۔ اللّٰہ تعالی خطیبِ اعظم پاکستان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تقاریر اور تحریر سے ایمان والوں کو اور زیادہ فیض اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین

میں اُس وقت حیدر آباد محلّہ دادن شاہ حضرت سرفراز کلہوڑ و شہید رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف کے پاس رہتا تھا اور میں تقریباً 1967ء میں بیعت ہوا۔ حضرت شاہ ابوالمعالی بندگی رِکرمانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اولاد پاک سے یعنی حضرت پیر حیدر علی شاہ بندگی رِکرمانی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے جن کے مزار شریف نزد لاہور ہوٹل میکلوڈ روڈ لاہور میں ہیں میں جب حالات خراب کی وجہ سے 5 جون 1992ء کو نزد غوثیہ قادریہ مسجد خداداد کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہوا تو وہاں مسجد کے ٹرسٹی جناب مرحوم ظہور محمد کریمی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان کا ایک سلسلہ ختمِ خواجگان اور ہر اتوار صبح کے وقت مختلف گھروں میں قرآن خوانی کا بھی سلسلہ تھا۔ مجھے انہوں نے بہت ہی محبت سے اس سلسلے میں آنے کی دعوت دی اور یہ میری آرزو بہت دیر سے تھی کہ کوئی تو ایسا ملے کہ میں دین کے ساتھ جڑ جاؤں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ اور اپنے کامل ولیوں کے صدقے سے میری یہ مراد بھی پوری کردی الحمدللّٰہ۔ اب وہ مجھے اپنے ساتھ روزانہ کہیں نہ کہیں محفلوں میں ضرور لے کر جاتے اور اس دوران ہمارے پیر صاحب کے نواسے جناب پیر سید ماجد علی شاہ بندگی کرمانی صاحب کراچی تشریف لائے تو انہوں نے مجھے اس رنگ میں دیکھا تو بہت خوش ہوے اور مجھے ایک تحفے کی صورت میں ختمِ غوثیہ عنایت فرمایا اور کہا کہ اب آپ اپنے گھر پر بھی ہر ماہ کی دس تاریخ گیارویں شب کو ختمِ غوثیہ کی محفل سجائیں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں نے یہ محفل پاک ان کے کہنے پر اپنے گھر میں سجانی شروع کردی۔ اسی دوران بروز جمعۃ المبارک کو سید ماجد علی شاہ صاحب کو خطیبِ پاکستان کے مزار شریف پر بھی لے کر گئے، نمازِ جمعہ بھی ادا کی۔

جناب ظہور محمد کریمی صاحب کے ساتھ میں اس وقت آپ کے دولت کدہ پر سالانہ محفل جو آپ کے چھوٹے بھائی حامد ربّانی صاحب سجایا کرتے ہیں۔ اس میں برابر شرکت کی ہے۔ ظہور صاحب کا اپریل 2003ء میں انتقال ہوگیا تھا وہ اکثر مجھے خطیبِ اعظم پاکستان کے بارے میں بہت کچھ بتاتے رہتے تھے۔ خطیبِ اعظم پاکستان کا ان کے گھر پر بھی کبھی کبھار آنا جانا ہوتا اور اکثر پھول والی گلی خداداد

کالونی میں محفل نعت و بیان ان کا ہی ہوا کرتا تھا۔ظہور صاحب کا کیوں کہ بھینسوں کا باڑا تھا تو کچھ عرصہ تک دودھ بھی خطیبِ اعظم پاکستان کے گھر انہیں کا جاتا تھا۔تو اصل مدعا یہ ہے کہ میں جب یہاں آیا تو یہ جان کر میرا کرب اور بڑھا کہ کاش میں یہاں ہوتا تو اپنی آنکھوں سے ان کی (خطیبِ اعظم پاکستان) کی زیارت کرتا۔تو ظہور صاحب سے اس بات کا ذکر کیا تو اس دوران غالباً 18 واں عرس شریف تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کوئی بات نہیں عرس شریف میں چلیں گے اور آپ کو ان کی قبر شریف کی زیارت کروادیں گے جب ہم دونوں عرس شریف میں پہنچے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی اتنی بڑی مسجد میرا تو تصور یہ تھا کہ دو تین سو گز پر مسجد ہوگی اور مزار شریف بھی آس پاس ہوگا مگر یہ دیکھ کر حضرت خطیبِ اعظم کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل نہ ہونے کا میرا کرب اور بڑھ گیا سبحان اللّٰہ ، ماشاءاللّٰہ ۔جیسے میں بغداد شریف میں آ گیا ہوں ۔اب کیا تھا کہ ظہور صاحب نے مجھے مزار شریف پر بٹھا کر وضو کا کہہ کر چلے گئے میں نے بڑے ادب کے ساتھ سلام پیش کیا۔درود و سلام پڑھتا ہوا قبر شریف کی طرف چہرہ اور آنکھ بند کر کے بیٹھ گیا اور ختم شریف پڑھنے لگا وہاں اس وقت میرا خیال ہے کوئی نہیں تھا۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی حضرت خطیبِ اعظم پاکستان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے مجھے اپنی زیارت کرادی۔سبحان اللّٰہ سفید ترین جُبہ اور آنکھوں میں گلابی رنگ کا سُرمہ لگا ہوا، مجھے دیکھے جا رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔تقریباً 2 منٹ یہ زیارت کا نظارہ ہوا کہ کسی کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور ختم شریف ہونٹوں پہ جاری تھا کہ یوں حضرت خطیبِ پاکستان کی زیارت ہوگئی اور میرے لیے یہ شرفِ سعادت بنا اور میری آرزو یوں پوری ہوگئی۔الحمدللّٰہ

وہ مل جاتے تو مل لینے کی صورت اور ہو جاتی / یقیناً اور سے میری طبیعت اور ہو جاتی
جانے کس لمحۂ تسخیر میں تو مجھ سے ملا!!!! / اب تو جس شے کو بھی چھولوں تیری مہکار آئے
روز ملنے پر تو ہم کو اصرار نہیں / ہاں کبھی کبھی ملتے رہو روز بڑھانے کے لیے

☆☆☆

السلام علیکم

آپ سے ملا اور آپ کے والد صاحب کی باتیں آپ کو سنائیں تو آپ نے کہا کہ لکھ کر ہمیں دو۔ حضرت صاحب مجھ کو کوئی خاص لکھنا نہیں آتا اور مجھ سے لکھا بھی نہیں جائے گا۔

حضرت سرکار خطیبِ اعظم ہمارے گاؤں آتے تھے اور ہم ہر مہینے جلسہ کرواتے تھے اور حضرت صاحب کو اوڈا قائد آباد سے تانگے پر بٹھا کر اپنے گاؤں میں لاتے تھے اور ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب حضرت رحمت علی مدنی صاحب کے سرکار دوست طبعی تھے اور پیار محبت آپ سرکار ہم سب سے کرتے تھے۔ میں اس وقت گاؤں میں طالب علم تھا۔سرکار جب محفل میلاد میں اپنی جادو بھری آواز میں پُر جوش تقریر جب کرتے تھے وہ کیفیت اور منظر میں بیان ہی نہیں کرسکتا۔سرکار اس وقت جوان تھے جب کہ میں دس بارہ سال کا تھا۔ انہیں کوئی نہیں بھول سکتا۔وہ بہت اچھے بزرگ تھے۔اللّٰہ کے ولی تھے اور بہت بڑے عالم بھی۔کتنی دنیا ان کو صرف دیکھنے کے لیے آتی تھی اور بڑے شوق سے ساری رات ان کا بیان سب سنتے تھے۔یادیں تو آپ سرکار کی بہت ساری ہیں جو میں لفظوں میں پوری طرح بیان ہی نہیں کرسکتا۔ والسلام

آپ کا خادم
بشیر احمد بھٹی
چک نمبر 58/5-L
گنوں بھٹیاں، تحصیل وضلع ساہی وال

☆☆☆

آخر اختلاف کیوں؟

خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے تعاون سے مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے ایک وڈیو کیسیٹ اور سی ڈی تیار کی ہے جسے امریکا، جنوبی افریکا، برطانیا اور دیگر متعدد مما لک میں بے پناہ پسند کیا گیا ہے اور اس سے ہزاروں افراد کے عقائد کی اصلاح ہوئی ہے- اس کیسیٹ اور سی ڈی کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ آپ اسے دیکھ کر ہی کرسکیں گے، اس میں سُنّی بریلوی اور دیوبندی وہابی اختلاف کے وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں جو آپ نے کسی حد تک شاید صرف پڑھے سُنے ہوں گے- اس اختلاف کے حقائق کو ناقابلِ تردید دستاویزی ثبوت کے ساتھ دیکھنے کے لئے یہ کیسیٹ اور سی ڈی ضرور حاصل کریں اور مسلکِ حق پر ثابت وقائم رہنے کے لئے اس کیسیٹ اور سی ڈی کو پھیلائیں، یہ کیسیٹ اور سی ڈی مکتبہ گُل زارِ حبیب میں دست یاب ہے- علاوہ ازیں علامہ اوکاڑوی کے اس مشہور ٹی وی پروگرام کی کیسیٹ بھی دست یاب ہے جس میں انہوں نے مزاراتِ اولیاء کے بارے میں دیوبندی علماء کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہوئے جناب احترام الحق تھانوی کی ہرزہ سرائی کا جواب دیا ہے-

مِن جانب: مکتبہ گل زارِ حبیب (جامع مسجد گل زارِ حبیب)
گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

اللّٰہ تبارک وتعالی بہت بہت کرم فرمائے اورآپ کے والدِ گرامی کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے اوران کے فنون کے کچھ حصے ہمیں بھی عطا فرمائے۔ خاص طور سے ان کی جرأت، بہادری، ہمت اور جو بے با کی ہے اور جس انداز میں کام کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ آج کے دور میں اس انداز میں کام کرنے والا کوئی خطیب، کوئی قائد نظر نہیں آتا ہے۔ اللّٰہ تبارک وتعالی ان کا نعم البدل عطا فرمائے اورآپ کے لیے بھی بہت بہت ہم سب کی دعائیں ہیں۔ ہم اہلِ ہند جو ہیں آپ جیسی شخصیات سے نا آشنا نہیں ہیں۔ ہندوستان کا بچہ بچہ جو بھی ذرا اُردو جانتا ہے یا اہلِ علم سے شغف رکھتا ہے۔ ماشاءاللّٰہ آپ کے والد گرامی کو بھی اور آپ کو بھی بہت اچھی طرح سے جانتا اور پہچانتا ہے۔ ہم لوگ جب بالکل حفظ وغیرہ کے درس گاہ میں تھے اس وقت بے انتہا تقریریں ہر جگہ ہر علاقے میں آپ کے والد کی ہم لوگ سنا کرتے تھے خاص طور سے محرم میں تو جگہ جگہ کیسیٹیں لگی ہوتی تھیں اور آج بھی وہی عالم ہے کہ اب تو خیر پروگرام ہر ہر کونے میں ہونے لگے ہیں پہلے اتنے پروگرام نہیں ہوتے تھے تو کیسیٹوں سے لوگ کام چلاتے تھے لیکن ابھی بھی جس دن پروگرام نہیں ہے اس دن محرم الحرام میں خاص طور پہ کیسٹیں چلتی ہیں اور خوب لوگ سنتے ہیں اور آپ کو بھی اس کے بعد ہم لوگ جاننے لگے اور والد صاحب کے بعد خاص طور سے اکثر جگہ آپ کا تذکرہ اور ذکر آنے لگا اور ماشاء اللّٰہ اب تو آپ کی تقریریں بھی یوٹیوب پہ کافی Available ہیں اور کچھ مناظرے جیسی جو بھی چیزیں ہیں وہ بھی آپ کی Available ہیں تو بہت اچھا لگتا ہے۔ میری بہت بہت دعا ہے کہ اللّٰہ تبارک وتعالی آپ کا سایہ تمام اہلِ حق اہلِ سنّت پہ دراز فرمائے۔ آپ کا وجود یقیناً آپ کے والدِ گرامی کی جو شہرت اور کام تھا اس کو آپ نے آگے بڑھایا اور مجھے امید ہے کہ آپ کے والدِ گرامی کی نسلوں میں آپ کی نسلوں میں ان شاء اللّٰہ تعالی ویسے قائدین پیدا ہوتے رہیں گے۔ آپ بھی دعا فرمایئے کہ ہم سب آپ کے اور آپ کے والدِ گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں۔ میں اور بھی منقبتیں لکھوں گا اور اس بات کا خیال رکھوں گا کہ حضرت یا کسی مناسب لقب کے ساتھ قافیہ ورد یف رکھوں۔

یادِ خطیبِ اعظم

مجاہدِ سُنیت، عاشقِ رسول، مُحبِ صحابہ و آلِ بتول، ناشرِ فکرِ رضا
بے باک وجری حضرت علامہ **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمہ کی شان میں

از: حضرت مولانا محمد **سلمان رضا فریدی** صدیقی مصباحی
نوری جامع مسجد، مسقط عمان

اہلِ سنن کے میر شفیع اوکاڑوی — ملت کے دست گیر شفیع اوکاڑوی
بزمِ سخن نے دیکھا نہ اُس طرز کا خطیب — اک شمع بے نظیر شفیع اوکاڑوی
لہجہ ہے یا حدیقۂ مدحت کا کوئی پھول — واعظ ہیں یا عبیر شفیع اوکاڑوی
بُلبل بھی اُس ترنم شہد آفریں پہ مست — مدّاحِ دل پذیر شفیع اوکاڑوی
گفتار دل نواز، تو کردار حق طراز — ہر راہ کے امیر شفیع اوکاڑوی

اُن کو ڈرا سکی نہ جفا اور قید و بند — تھے عشق کے اسیر شفیع اوکاڑوی
سب کچھ سَہا، وفاؤں کا سودا نہیں کیا — اک مَرد باضمیر شفیع اوکاڑوی
سیفِ حیات، ختمِ نبوت کی پہرے دار — سچائی کے سفیر شفیع اوکاڑوی
مرزائیت پہ جس نے لگائی ہے کاری ضرب — غیرت کے ایک تیر شفیع اوکاڑوی
ہر معرکے میں دشمن دیں کو چٹائی دُھول — ملت کے ہیں ظہیر شفیع اوکاڑوی
ٹوٹی ہوئی چٹائی پہ شاہوں سے بڑھ کے راج — طیبہ کے اک فقیر شفیع اوکاڑوی
لاکھوں نہیں، کروڑوں کی فطرت سنوار دی — اک قائدِ شہیر شفیع اوکاڑوی
دریائے فن میں فکرِ رضا کی روانی ہے — ہر دم ہیں موجِ گیر شفیع اوکاڑوی
صَدر الصُدور بزمِ سخن میں رضا کی ذات — اک نائب و وزیر شفیع اوکاڑوی
خُلق نبی کا آئینہ ان کی حیاتِ پاک — بیحد کرم خمیر شفیع اوکاڑوی
فن خانۂ غلام علی، درسِ کاظمی — دونوں سے مستنیر شفیع اوکاڑوی
ثانی میاں جو بھائی ہیں ربّانی شیر کے — اُس در کے فیض گیر شفیع اوکاڑوی
حاضر جواب، نکتہ بیاں، خوش قلم ادیب — نبّاض اور خبیر شفیع اوکاڑوی
ہر رنج و غم میں اہلِ محبت کے واسطے — اک جلوۂ بشیر شفیع اوکاڑوی
وہ مرکزی جماعت اہل سنن کی روح — اور بانی و مدیر شفیع اوکاڑوی
اُن سے ملی ہے پایۂ ملت کو پختگی — اسلام کے نصیر شفیع اوکاڑوی
وہ صدہا جامعات و مساجد کے راہ ساز — خیرات کے مشیر شفیع اوکاڑوی
اَجداد کی نجابت ہستی کا آئینہ — اک زاہدِ کبیر شفیع اوکاڑوی
ربّانی شیر کی ہے بشارت کا یہ ثمر — ہیں فکرو فن کے مِیر شفیع اوکاڑوی
پچپن برس کی عمر میں دنیا سے چل دیئے — وہ داعئ کبیر شفیع اوکاڑوی
سوئے ہیں اب حبیب کے گل زار فیض میں — پاکر عطا کثیر شفیع اوکاڑوی
شہ زادے ان کے، حضرتِ کوکب ہیں لاجواب — والد ہیں بے نظیر شفیع اوکاڑوی
مثلِ عروس، خُفتہ بآرام در لَحد — بر بسترِ حَریر شفیع اوکاڑوی
در نغمۂ حبیب نَواسنج روز و شب — آغاز تا اخیر شفیع اوکاڑوی
لمحہ بہ لمحہ ذکرِ جمیلش فزوں شود — از نور حق منیر شفیع اوکاڑوی
یا رب شگفتہ باد گلستانِ آلِ او — پائندہ باد پیر شفیع اوکاڑوی

گوید فریدی از لبِ صدق ویقیں تمام
درخلد جا پذیر شفیع اوکاڑوی

بہت ضروری IMPORTANT

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت ضروری IMPORTANT

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نے اکیڈمی کے نام کا ایک فین پیج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درج ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سِوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members of the Maulana Okarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other pages and therefore are not responsible for the content on the unofficial sites.
http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.kaukab-noorani-okarvi.com/
http://www.okarvi.com
http://hazratkhateeb-e-azam.weebly.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/
https://plus.google.com/+AllamahKaukabNooraniOkarvi

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage/
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi/
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/
https://www.linkedin.com/in/allamah-kaukab-noorani-okarvi-02862433/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com

ہم خُرما وہم ثواب

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت ، محسنِ ملک وملت ، عاشقِ رسول (ﷺ) ، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول ، محبوبِ اولیاء ، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قدس سرہ الباری و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ 313 (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو مَیں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا - ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی -
الحمدللہ ! حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہو چکے ہیں ، لوگوں کا جائز کام ہو جاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کر رہی ہے اور صدقہ جاریۂ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے - حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کر سکتے ہیں - مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے - اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے -

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا ، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی
فون نمبر: 3225 6532 (021)

اطلاع

ملک بھر سے جو لوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر و ترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہئیں، ان کے لئے ''آن لائن بینکنگ'' کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کروا سکتے ہیں، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب کبھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تاکہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

1- **جامع مسجد گل زارِ حبیب**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699

2- **جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2619-5
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699

3- **مزار شریف مولانا اوکاڑوی**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-1344-9
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں۔)
گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون: 6532 3225 (021)

gulzarehabibtrust@gmail.com

خوش خبری

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کر لی گئی ہیں- ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاء اللہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کر سکیں گے کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں-

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں- تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں-

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈویژن)

53-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-فون: 1323 3452

اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کی از سرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا- ۱۹۸۰ء میں گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہُوا-

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے- ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں- اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے- مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزار مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے-

گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی-فون: 6532 3225 (021)

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گُل زارِ حبیب 010-2024-7)

(جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب 010-2619-5) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

Shaiekhul Hadees Hazrat Al Haaj Maulana Manzoor Ahmad Faiezee *(Allaah have mercy on him)* is considered as a noble personality of Maslak-e-Haqq Ahle Sunnat Wa Jamaa'at. He had moved from his town Ahmad pur Sharqiyah to Karachi as a Senior Teacher of Ahaadees in Jaami'atul Madinah of Da'wat-e-Islaami. "Maqaam-e-Rasool *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam),*" is his most memorable book. He was the friend and admirer of our Most respected Hazrat *Qiblah-e-Aalam* [Pivot of the World], Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)*. In 2000, this writing was sent by him to our Hazrat honourable Khateeb-e-Millat Dr. Allaamah Kaukab Noorani Okarvi *(May Allaah protect him)*. We are presenting its translation here for the viewing of our English readers.

Azeezul Qadr [the Most Respected Beloved], *Faseehul Asar* [the Eloquent of the Era], *Khateebud Dahr* [the Orator of the Era], *Muharriul Badr* [A shinning Moon among the stars of the writers], *Dar Wa'az Laasaani* [the incomparable speaker in giving discourse], Allaamah Maulana Kaukab Noorani *Alaieka Zillas Subhaani* [May the Shade of Allaah remain on you],

As Salaamu Alaiekum Wa Rahmatul Laahi Wa Barakaatuhu,

I was unable to come to the annual Urs of your most respected father ***[May Allaah bless his grave]***, *Sahbaan-e-Zaman* [the Orator of the Era], *Barakati Zil Manan* ***[the Blessing of Almighty Allaah]***, *Asmaan-e-Fasaahat o Balaaghat* Kay Naiyyar-e-A'zam [the greatest shining Sun of the sky of Eloquence and Conciseness], *Fan o Mulk e Khitaabat Kay Shahinshaah-e-Mu'azzam* [the respected Emperor of the Art and the kingdom of Oration], *Muhaafiz-e-Maslak-e-Ahle Sunnat* [the Protector of the true Path of Ahle Sunnat], *Nigahbaan-e-Deen o Millat* [the Saviour of Deen o Millat], *Aashiq-e-Rasool Wa Aale Batool* [the Lover of the Holy Prophet Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam and the Progeny of Hazrat Faatimah Allaah be pleased with her], *Parwaanah-e-Madinah* [the devoted Lover of Madinah], *Matla'e Budoorus Saafir* [the stunning full moon on the horizon], *Saahib-e-Tasaaneef-e-Naa'fi'ah* [the writer of the beneficial books], Hazrat Maulana Haafiz Muhammad Shafee Okarvi Khateeb-e-A'zam Pakistan ***[May Allaah's blessing be on him]***. *Fee Kulli Heeninw Wa Aan Bi Adadi Ma'loomaatil Mannaan Wa Adaamahu Laahu Fil jinaan Ma'as-Saiyyidil Insi Wal Jaan Alaiehi Salawaatul Laahi Wa Salaamul Hannaan* [Now and all the time, equal to the knowledge of Allaah, may Allaah keep him in Paradise with the Holy Prophet ***Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam]***. These few words are presented for the readers, and the viewers.

Husn-e-Suurat-o-Seerat Kay Maalik [the Owner of beauty and conduct], *Rashk-e-Haatim Dar Saakhaawat* [In generosity even envious for Haatim Taai], Hazrat Maulana Muhammad Shafee Saahib Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** was the most beloved orator of me and my respected father ***(Allaah have mercy on him)***. He would make you [tastefully] drink the over flowing drink of the love of the Holy Prophet ***[Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam]***. He was the *Behtareen Shaarih Salaam-e-Razaa,* [the most eloquent interpreter

of the Ahaadees mentioned in the *Salaam-e-Razaa*] with narration. He was a passionate lover of the Beauty of Mustafaa ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** and was also the one who would make others a loving devotee.

From the period of youth, we both stayed close to one another. At the 14th [fourteen] Annual Gathering of the Convocation of Anwaarul Uloom Multan, in the Baagh Laangay Khan, the *Dastaar Bandee* [the tying of the honouring Turban], of both of us was done together. On this day before *Dastaar Bandee* he wore my clothes and I wore his clothes. He took the incomparable book, "Maqaam-e-Rasool ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** and "Ta'aaruf Ibne Taimiyah" of this *Faqeer* [humble person]. Which are present in his library. He would say to me again and again, leave Ahmadpur Sharqiyah, Punjab, and come here in Karachi. This *Madrassah* [religious school], this Masjid, and this house is accessible to you. Sadly, at that time I was unable to fulfill his order. Now I have come though that power and youth is not there. He would also visit Ahmad pur Sharqiyah of this *Faqeer* [me]. Whenever this Faqeer would come to Karachi, I would stay at his house, even now his voice is echoing in my ears and heart.

Whenever he would call his son (Kaukab Noorani), then after seeing his luminous face I would feel very happy and delighted. He would take me to the shops [merchants for collecting donations] in Karachi to cooperate with my *Madrassah* of Ahmad pur Sharqiyah. His one Karaamat [miracle] is also written in the book of this Faqeer "Maqaam-e-Rasool ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***." *My khaaloo* [khaala's husband/maternal uncle] late Muhammad Haneef Saahib Faiezee, due to being influenced by the association of Deobandi's, had become distanced from the ideology of Murshid Khawaajah Faiez Muhammad Shah Jamaali ***(May Allaah's shade be on him)***. My respected father *Aarif-e-Bil Laah Ta'aalaa, Aashiq-e-Rasool, Parwaanah-e-Madinah Munawwarah, Ustaad-ul-Ulamaa-o-Mashaa'ikh Wal Makhaadeem* Maulana Muhammad Zareef Saahib Faiezee ***(Allaah have mercy on him)*** said to my *Khaaloo* [uncle], that come along to Multan Shareef, the Annual gathering of Anwaarul Uloom is taking place. Listen to the discourse of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee ***[Allaah have mercy on him].*** And attend the celebration of the *Dastaar Bandee* of Manzoor Ahmad Faiezee. He came and heard the most overpowering speech of the magical orator Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him].*** He became so enthralled in *Ishq-e-Rasool* [The Love of the Holy Prophet Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam], that in the *Salaat* [Namaaz] of Asr, when he was reading *As Salaamu Alaieka Aiyyuhan Nabee*, at that time he had the *Ziyaarat* [viewing] of the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***. The Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** was going towards the road from the northern door of Jaami'ah Anwaar-ul Uloom. He was pointing towards this venue of gathering in the Baagh Laangay Khan that come here, meaning the True [*Haqq*/correct path] is this way.

After that he became a staunch Sunni. This was the blessing of the

speech of your most respected father that he had the *Ziyaarat* [viewing] of the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** in Salaat and was also guided towards the Right Path. *Fal Hamdu Lil Laah* [All praise to Allaah] *Hareefaan Baadah Haa Khurdand o Raftand* [the others drank the full cups of love of the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** and left]. Now that he has gone to meet the *Mahboob-e-Haqeeqee* [Ultimate Beloved]. May the Almighty Allaah would also do my end on Ieemaan [Belief]. So that I [this Faqeer] would also meet the pious bondmen and would keep on listening to the speeches of respected Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** near the Beloved of Almighty Allaah ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***. *Aameen Bijaahi Saiyyidil Mursaleen* ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***.

By favourable chance, my respected father ***(Allaah have mercy on him)*** was visiting Karachi and was present at the residence of his disciple on the day of departing of the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***(Allaah have mercy on him)***. He along with me [his beloved son], Haafiz Muhammad Hasan Faiezee were also present at the funeral. May by the Graciousness of Almighty Allaah through him the *Gulistan* [Garden] of Khateeb-e-A'zam would remain flourished.

Hijr o Firaaq Kaa Maaraa
A lifeless due to distance and separation
Peerzaadah Muhammad Manzoor Ahmad Faiezee
Shaiekhul Hadees Jaami'atul Madinah, Karachi.

☆☆☆

Maulana Chaudhary Zakariya Khan use to come to Pakistan every year in the month of Ramadaan. We were waiting from a long time that sometimes the people of Bangladesh would also write their views and experiences about our *Qiblah-e-Aalam* [Pivot of the World] the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]***. In the year 2000, the respected Maulana Zakariya Khan sent us this very brief writing which we are translating and presenting to our readers.

Bismil Laahir Rahmaan Nir Raheem

Zikrash Bakhaier Yaadash Bakhaier

Revealing delightful memories with pleasant thoughts

In 1956, in East Pakistan the Anjuman Islaah-ul Muslameen was established. There were seven founding members of the organization, which were the respected people of the same state. The President of this Organization was Hazrat Allaamah Muftee Muhammad Waqaar-ud Deen Rizwee Pilibhit who was actually its founder. The names of the seven members were these, Hazrat Maulana Muftee Muhammad Idrees Rizwee, [I the writer of this letter] am Muhammad Zakariyah Khan Chaudhary [General Secretary], Al Haaj Suufi Abdus Subhaan Shaahidee, Al Haaj Saiyyid Muhammad Muqeet, Al Haaj Shah Mukhtar Ahmad Ansaari, Al Haaj Peshkaar Ahmad Ansaari. The founding President and the last two people mentioned in the end have passed away. Every year this *Anjuman* [Organization] invites three famous big scholars of Ahle Sunnat from West Pakistan on the occasion of Jashan-e-Eid-e-Meelaad-ur Rasool ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** and their selection is with consensus. In selection the steadfastness of the *Maslak* [correct path] and the status of knowledge is the basis. Every year in East Pakistan, a series of twelve days of gatherings of Eid-e-Meelaad-un-Nabee ***[Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam]*** were held in the famous port of Chittagong with a lot of caring supervision. There would be very large gatherings in Muslim Institute Hall and several central places.

Before the existence of Bangladesh, in East Pakistan this succession continued for many years under the management of this organization [Anjuman]. The respected scholars who came their names were these; *Mujaahid-e-Millat* Maulana Abdul Haamid Badaayuni ***(Allaah have mercy on him)***, Hakeem-ul Ummat Muftee Ahmad Yaar Khan Na'eemi ***(Allaah have mercy on him)***, Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)***, Hazrat Maulana Muhammad Abdus Salaam Baanadwee ***(Allaah have mercy on him)***, Hazrat Maulana Shah Muhammad Aariful Laah Qaadiree ***(Allaah have mercy on him)***, *Ghazaali-e-Zamaan* Hazrat Allaamah Saiyyid Ahmad Sa'eed Kaazimee ***(Allaah have mercy on him)***, Hazrat Maulana Muftee Muktaar Ahmad Na'eemi ***(Allaah***

have mercy on him), Allaamah Hasan-ud Deen Shaiekh-ul Fiqh Jaami'ah Islaamiyah Bahawalpur, Hazrat Maulana Shah Ahmad Noorani Siddeeqee ***(Allaah have mercy on him)***. Among all of these, only Hazrat Maulana Okarvi Saahib was invited six [6] times because the people of Bengal would also listen to him with the same desire and taste like the people of Sind and Punjab would listen.

Due to being the *Naazim* [Organizer] of the Anjuman I had somewhat more responsibilities. After confirming the dates of the gatherings, the connection with all these respected scholars and then their confirmations, and later all the details of traveling and the arrangements all these things I had to confirm. When these respected Scholars would reach the Dhaka Airport, then I would take them to the residence of late Shah Mukhtaar Ahmad Ansaari. After resting there for a short while, from Chittagong Mail would bring them to Chittagong. The taking care of the respected Scholars and most of the matter regarding services were my responsibility. Most of the times the respected Hazrat Maulana Okarvi and Hazrat Allaamah Muftee Ahmad Yaar Khan would come in the end of Rabee-ul Aakhir. Since in the sacred Rabee-ul Awwal these respected people would be extremely busy due to numerous programs.

Here also Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Saahib ***[Allaah have mercy on him]*** was the most popular and successful orator. A *[Noorani]* luminous and educational speech in heart captivating voice, would enlighten were so sweet and the hearts of the people. His style and articulation effective that it would cast an effect on everyone. He would very easily inscribe each word in the hearts. In a gathering of Dhaka Nawaab Baari [area] the speech of *Hakeem-ul Ummat* Hazrat Muftee Ahmad Yaar Khan Na'eemi started. In the crowd some conspiring Deobandi Wahhaabi people also came and sat. During the speech of Muftee Saahib they stared questioning and objecting and created a chaos. The volunteers and the management could not control the crowd and the conspirers ruined the gathering. The crowd dispersed. At the same time all of a sudden, the respected Hazrat Allaamah Maulana Okarvi Saahib ***[Allaah have mercy on him]*** came in the vicinity of the gathering and controlled the mike. After reading the *Khutbah Masnoonah*, he read the *Na'at Shareef*, called the *Loori* [Lullaby] of the Holy Prophet (***Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** which is also written by him. Don't know what was the magic in his voice and style that those people who were leaving they came back in the vicinity of the gathering. All the people became enthralled and the respected Allaamah Maulana Okarvi Saahib ***[Allaah have mercy on him]*** did the speech for three hours. Till the end the people remained calm and listened to the speech and they all became his great admirers.

A similar incident took place in Chittagong, Hazrat Muftee Saahib was giving a speech. It was his first speech at that place. The crowd started dispersing, even though Muftee Saahib was giving a very good speech in

very easy words but most of the people of the vicinity of the gathering were leaving. Hazrat Muftee Saahib himself announced that, "Now first listen to the Loori Shareef from the Khateeb-e-A'zam then listen to his speech. The people of Chittagong, might have not heard this voice before." Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** recited the loori for the first time in Chittagong. And like in the gathering of Dhaka, this also happened in Chittagong, all the people returned to the vicinity of the gathering after listening to the magical voice of Hazrat Allaamah Maulana Okarvi ***[Allaah have mercy on him]***. And the speech continued for three and a half hours. The *Loori Shareef* which was read and written by the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]***, from last forty years even till today, the scholars and the general public everyone hear it and read it devotedly. This can be called the most popular *Na'at Shareef* of this place. In which ever gathering Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** would come, there the people would keep getting up and would say, get his speech started. Therefore; we would take him last in the vicinity of the gathering so that the speech of the rest of the respected guest Scholars would take place before. And while waiting for the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** the people would listen to other speeches.

The nature of the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** was very simple and temperament was very pleasant. I had developed a friendship with him. He was such a gracious and kind person that whoever would meet him he would become his devotee. I would write a letter to him after keeping a date of the gathering then he would not only reply me formally. Rather he would write in a friendly way. He would not even make me feel that he is such a great personality. And we are only servants in front of him rather he would give respect to his every devotee and follower. Most of the respected Scholars don't even give the reply of the letters. Maybe they might have not even considered me worthy of it that they should give the reply of the letter.

Once over here, I took the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** to see the biggest paper Mill of Asia. I also took him to see the Steel Mill of Chittagong and the seaside. He would also be very happy only on such little service. He would not do any demand for food, drink or lodging. He was a very simple, cheerful and a very great pious person. His face was very *Noorani* [luminous] and conduct was very virtuous. He was a person who would remain cheerful and active. He would meet everyone pleasantly with good manners and would not hurt anyone's heart. But concerning the true Sunni *Maslak* [Path] he would not give any concession to anyone. He would greatly respect his elders. I had his several letters safe with me but after the forming of Bangladesh, a lot of possessions from our house was burn in the anarchy [chaos]. A lot was taken away from us. He had also bestowed me his books even they were gone in my belongings.

Once he sent me an invitation. I became very happy but due to some

reason I could not go. After sometimes I met him so he started saying that I did not give you return ticket for travelling maybe due to that you did not come to my invitation. I told him that it was a great honour for me that the respected Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** had invited me but due to some excuse of mine I could not come.

When [1962] there was an assassination attack on the respected Hazrat Maulana Okarvi Saahib ***[Allaah have mercy on him]***, then few months after it, he came to East Pakistan. Shayr-e-Bangaala Hazrat Maulana Saiyyid Azeez-ul Haqq use to call Khateeb-e-A'zam Pakistan, the *Ghaazi* [A Surviving warrior of faith] and *Mujaahid* [A holy Soldier] of Ahle Sunnat. Also, in religious gatherings he would stand with him and say that a Sunni *Aalim-e-Haqq* [A True Scholar], *Waliyyul Laah* [A Friend of Allaah] and *Aashiq-e-Rasool* [the lover of the Holy Prophet ***[Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam]*** is like this. Without any doubt the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** has given many sacrifices for *Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Path of Ahle Sunnat] and have done many un-comparable services for the religion and the path. He was also the *Mujaddid* [Reviver] and the Mujahid [Saviour] of the Maslak-e-Ahle Sunnat [The Path of Ahle Sunnat]. Besides, an orator like him might have hardly ever existed. He has also established the Jamaa'at Ahle Sunnat here and his books and speeches were also a wealth for the Scholars of here. The Bengali translation of his four to five books have also been published. I still go to Pakistan in the month of Ramadaan every year. I pay a visit to his memorial Jaame Masjid Gulzaar-e-Habeeb and Jaami'ah Islaamiyah Gulzaar-e-Habeeb. His, these memorials are also exemplary.

In 1999, for the first time his respected son the honourable Dr. Allaamah Kaukab Noorani Okarvi ***(Allaah may continue his grace)*** was invited in the Chittagong City Sunni Conference. After the establishing of Bangladesh, this gathering of Amaan Baazaar Sunni Conference in the city Chittagong can be called a historic gathering. Since thousands of people has only came to see and hear the son of the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]*** and they heard his heart captivating speech enthusiastically until Fajr [Salaat]. The speech of the son of the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam ***[Allaah have mercy on him]***, the honourable Hazrat Dr. Allaamah Kaukab Noorani Okarvi *[May his grace continue]* and many of his habits and characteristics are just like his father. May Almighty Allaah elevate the status of the respected Hazrat Allaamah Maulana Okarvi ***[Allaah have mercy on him]*** and would let his son do more service of the Maslak-e-Ahle Sunnat. *Aameen*

Muhammad Zakariyaa Khan Chaudhary
Sultaan pur, Rozan Tagaanag, Bangladesh

☆☆☆

Mufakkir-e-Islaam Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Qamar-uz-Zamaan A'zamee holds a very prominent status in the world of Ahle Sunnat. It has been heard several times from his tongue that in Pakistan, Hazrat Khateeb-e-A'zam Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** has done unique service of Maslak-e-Haqq Ahle Sunnat Wa Jamaa'at. If he was not there then the voice of the True message would have not reached the masses. We are very grateful to Hazrat Mufakkir-e-Islaam that he has pen down his love and devotion. We have received this writing through Al Hajj Shaiekh Muhammad Irfaan Naqshbandi which we have translated. Now it is presented for the viewing of our English reader.

Khateeb-e-A'zam Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi

(Allaah have mercy on him)

After migrating from India to England, the personalities by whom I was deeply impressed amid them the personality of Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** is very prominent. Where along with his unmatched oration, the people of Indo Pak Subcontinent and Africa etc., have been blessed with the identity of true *Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Path of Ahle Sunnat], and also the abundant wealth of the love of the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***. At the same time the group of the Scholars also view his discourses extremely valuable.

In his personality the feature that was very prominent is this that he had delivered the *Maslak* [path] of Imaam Ahle Sunnat, Mujaddid-e-Waqt, A'laa Hazrat Faazil-e-Barelvi ***(Allaah have mercy on him)***, his love for the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***, and his awareness and sensitivity to Millions of Muslim. Moreover, gave them the identification of *Aqeedah* [true belief]. Furthermore, he took them from irreligiousness and deviation and directed them to the correct path.

His way of oration was so heart captivating that for the whole night the people would benefit from his speeches. They would not get fed up at any point. Rather at every instance their desire of hearing would demand, *"Haseen Tar Hai Khitaabat, Daraaz Tar Farmaa"* [His speech is very beautiful make it even longer]. For years the people would be desirous from head to toe to listen to his one speech].

Along with giving speeches the respected Allaamah Maulana Okarvi ***[Allaah have mercy on him]*** was a unique man of his own style and was also an elegant writer. His writings too like his speeches are very educative yet very easy to understand. Along with the power of talking with references and arguments his style of writing was so attractive that anyone who would begin a book he would remain sunken in it till the end. *Zikr-e-Jameel,*

mission. Then on this the hardship of imprisonment and lockup were increased on him. But even after this not even a shake was felt in his firm steadfastness. Anyhow, in every way the famous respected Allaamah was a great leader and a soldier [religious savior]. Who for more or less half a century, have done the religious and visionary leadership of the Muslim Ummah. May Almighty Allaah the One who is the only Worthy of Worship elevate his grades in Jannatul Firdous [The Superior Paradise]. *Aameen* for the sake of *Saiyyidul Mursaleen* [the Chief of all the Prophets] our Grand Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)***.

Humble like dust,
Muhammad Qamar-uz Zamaan Khan A'zamee
General Secretary World Islaamic Mission
Resident of Manchester, England.

☆☆☆

Raah-e-Haqq, Dars-e-Tauheed, Sawaab-ul-Ibaadaat and Shaam-e-Karbalaa etc., are excellent examples of this thing.

The respected Allaamah Maulana Okarvi ***[Allaah have mercy on him]*** was not only an orator and writer rather was also a great soldier of Islaam [a religious hero who strive for religious cause]. In every religious and national movement rising in his era, his role was of a leader and a soldier [religious savior]. In the overpowering environment of Socialism, he took part in election only in reference to the religion and *Maslak* [path]. And was elected as the member of the National Assembly. In the session of the National Assembly he would only give the impression of literary grace and honoring the religion. Which was his most distinct honour. His most powerful personality, very attractive face, brilliantly radiant eyes and balanced way of talking would impress every person. His single personality has accomplished such great endeavors that sometimes even great organizations cannot do such work.

By the fear of his extreme popularity and by the dominance of truth [Haqq] through him, the irreligious [bad belief] people attempted an assassination attack on him. His neck and head etc., were immensely wounded. He stayed in the hospital for months. But after regaining his health he again became busy in fulfilling the divine duty of establishing the true as truth and falsify the false. And he kept fulfilling this Divine duty till the last breadth of his life. Without any doubt he is the best example of this, *"Aaeen-e-Jawaan Mardaan Haq Goee-o-Baybaakee,"* [The rule of the brave people is speaking truth fearlessly].

In the field of oration, writing and compiling, organizing movements or maneuvering the people, the construction of Masaajid and Madaaris, the respected Hazrat Allaamah Maulana Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** has done very prominent work. The respected Hazrat Allaamah Maulana Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** was a brilliant example of boldness and bravery, magnanimity and courage, zealous for the honour of religion, speaking the truth and fearlessness.

In 1952-53, in the violation of protecting the Honour of the Holy Prophet ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** *[Naamoos-e-Mustafaa]* and for the involvement in the Movement of protecting the belief of *Khatm-e-Nabuuwat* [the Finality of the Prophethood] he was sent to the prison. During this time two of his young sons also died. The in-charge of the jail requested that he may appeal for an apology (it will be kept a secret). So, he will be released on the same day. The honorable Hazrat Maulana ***(Allaah have mercy on him)*** replied that I have taken part in this movement for the protection of *Namoos-e-Mustafaa* ***(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*** and for the safeguard of the belief of *Khatm-e-Nabuuwat* [The Finality of the Prophethood]. This is not possible that after hearing the devastating news of my children I would ask for an apology against my Aqeedah [True belief] and

These goals indicate that, since a long time they are very much present in our society, and we need to identify and learn to protect ourselves and our society from the effects of this kind of war. We must acknowledge it as a dangerous reality, and understand how it is penetrating through very common techniques in our lives. Through political, social, religious, economic, culturaletc., uncertainties, our power of judgement is compromised. It is not only targeting the infrastructure and business systems of a country, but also the individuals, especially young boys and girls as they are the future of the country. The minds and hearts of innocent people are being moulded and manipulated; perceptions, opinions, decisions, beliefs, are carefully sculpted through common ways. Like for example creating religious ambiguity through conflicting opinions of illiterate preachers; making learned scholars and preachers disputed; making laws of the country contradictory; conflicting political talk shows on TV;political unrest; fluctuating prices of fuel and other produces; magnifying news which dishonours the name of the country by news channels; eradicating patriotism by false depiction of the county; modernising the society towards indecency; disrespectful slogans being displayed by women in the name of feminism; wrong portrayal of women and her dignity in media; creating gap between generations through smart phones,effecting the attachment between relationships;fake news, views, surveys being circulated on social media……. The list is long, really long but we need to identify our weaknesses, and learn to protect and decide for ourselves what is best for us and our society.The basic aim of this trap is to make an individual hollow from inside so that the enemy can play with your conscience.

A sense of unrest surrounds us as we become victim of this vicious form of warfare, hybrid warfare, a silent war we are fighting not against the enemies but with ourselves, our own systems, our own countrymen, our own country. Therefore, it is time to wake up and recognise our real enemy, and honourably stand for our religion, our people and our county.

References:

https://en.wikipedia.org/wiki/Hybrid_warfare

https://www.forces.net/news/what-hybrid-warfare

In today's world it has become extremely essential to learn and understand about Hybrid warfare. A simple and common definition of Hybrid is; composed of different elements. And Hybrid warfare is described as a war that includes more than one form or mode of war.

A more detailed definition of Hybrid warfare:

Hybrid warfare is a military strategy which employs political warfare and blends conventional warfare, irregular warfare and cyberwarfarewith other influencing methods, such as fake news, diplomacy, lawfare and foreign electoral intervention. By combining kinetic operations with subversive efforts, the aggressor intends to avoid attribution or retribution. Hybrid warfare can be used to describe the flexible and complex dynamics of the battlespace requiring a highly adaptable and resilient response. There are a variety of terms used to refer to the hybrid war concept: hybrid war, hybrid threats, hybrid influencing or hybrid adversary (as well as non-linear war, non-traditional war or special war).[Wikipedia]

Most popularly used definition is by Frank Hoffman. According to him hybrid warfare is *"any adversary that simultaneously and adaptively employs a fused mix of conventional weapons, irregular tactics, terrorism and criminal activities in the battle space to obtain their political objectives."* This type of war is most definitely changing the rules of the games, now war is fought on both physical and conceptual battlegrounds indicating that that the real war is the war to influence the hearts and minds of your enemy. Basically non-military means are used to achieve warlike ends. In such a war, population of a country is the main target of the enemy, be it a physical or psychological attack or a combination of both.

The goals of these Hybrid wars are a combination of activities which involve economic manipulation, use of proxies and insurgencies, funding terror groups within a country, using cyber warfare to cause civil unrest or attack vital infrastructure.It can also include spreading disinformation, commonly known today as 'fake news', to destabilize a population's thought process. The battlefield for such a war would include TV lounges, sitting and common rooms, population centres in the enemy country and the international community.Technological advancements are inviting more threats as information sharing increases. This form of modern warfare can be used to destabilise the enemies.

Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat[Reviver of the true Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool* *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*[Lover of the Holy Prophet], *Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batuul* [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah be pleased with them)*], *Mahbuub-e-Auliyaa* [Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him and may his grace continue)*** has announce this with special permission that,

"If a person has any true need then he should read *two Rak'aat Nafl (Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah be pleased with them)* ful fill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr*I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desire does fulfill. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of *Sadaqah-e-Jaariyah* [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties by this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

Gulzar-e-Habib Trust
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532
Account # 010-2024-7, Branch Code #0699
United Bank imited
Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com

Appeal

In 1973, *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* Established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* in Doli-Khaata Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes *(Masjid* and *Madrassah)*, please help yourself and also your associates for assistance (friends and family). May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam).*

Gulzar-e-Habib Trust
Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib
010-2024-7, Branch Code # 0699
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib
010-2619-5, Branch code # 0699
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi
010-1344-9, Branch code # 0699

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.